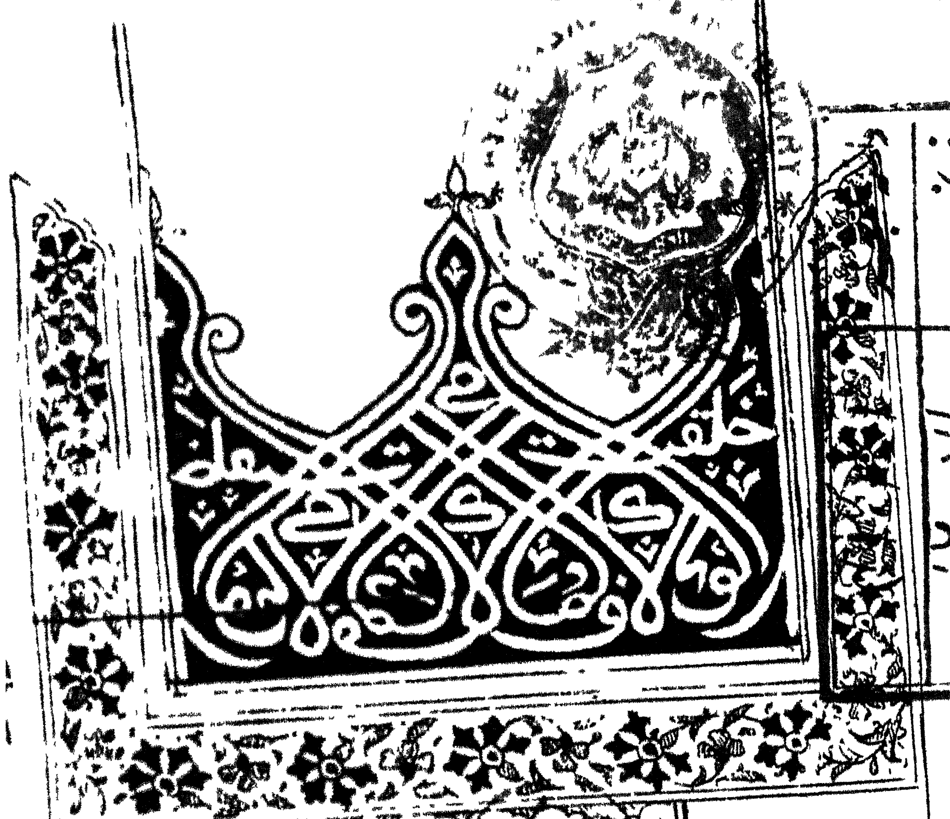
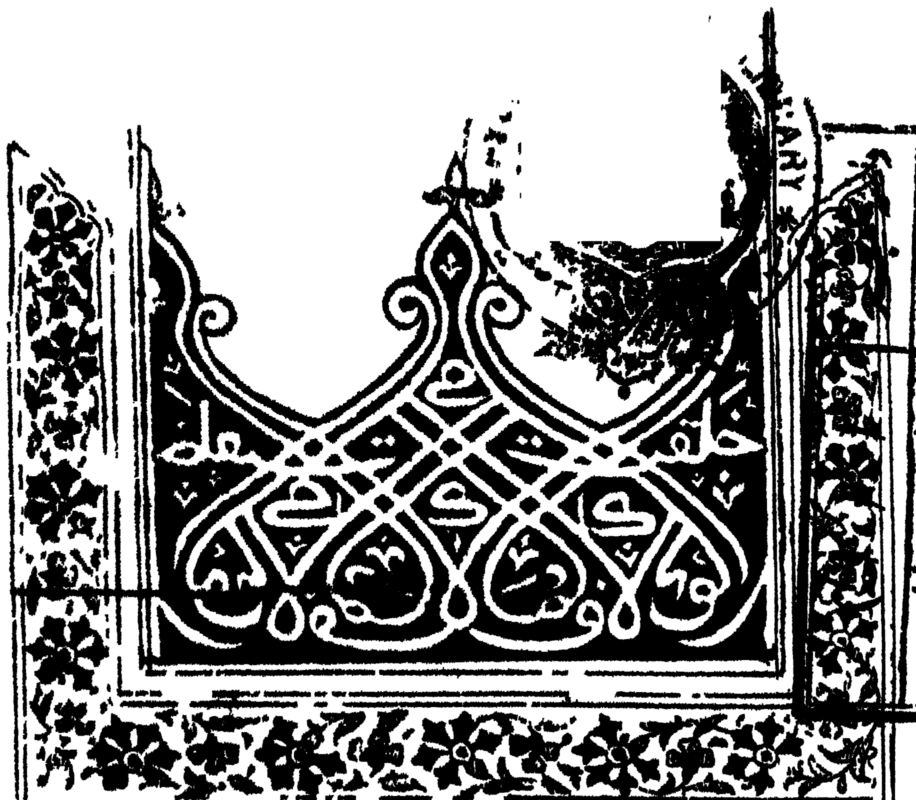
ومن يتوكل على الله فهو حسبه





بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لیے کہ ہمکو توفیق دین ذکر کی اور دارو تاثیر
اپنی فکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین ... آل اپنی پر اور انکی
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر
اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا الٰہ العالمین بعد اسکے اضعف
العباد محمد قطب الدین غفر الله له ولوالدیه بھائی مسلمانو کی خدمت مین التماس کرتا ہی
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاون فرمائی ہوئی سرور عالم صلی الله
علیہ وسلم کی کو لایق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکھین تو
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاون وغیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک
رسول مقبول صلی الله علیہ وسلم کی سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیرون ہو بس مومن کو
چاہئی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ الله تعالیٰ فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کو کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی
اپنی فکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر
اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا الٰہ العالمین و اما بعد بندہ ضعیف
العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہائی مسلمانو نکی خدمت مین التماس کرتا ہی
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی کو لائق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکہین تو
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیرون ہوس پس مومن کو
چاہیی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا

پیہ وہی اچھی واسطی اوسکی کہ امید رکہتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لیئی اس عاجز نی
واسطی نفع بہائی مسلمانونکی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحونکی
لکہا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کی سی اور اوٗ
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی سی مین لکہی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور
اصل مطلب اوسکی لکہی اور اور حاشیہ ہی کہ خوب تہین اوسمین درج کین اور علامت فائدہ کی حرف
ف کا لکہا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جای کذا ذکر کر نام اوس کتاب کا یا کتاب والیکا
لکہا کہ جس سی وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکہا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون
اور کار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بہی لکہی اور وجہ او
حدیثون کی لکہنی کی یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کی ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت اچہی
طرح مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ اصل عبادت مین تین چیزین
ہین ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتہہ پرہیزگارون کی ہی اور دوسری اصلاح
عمل کی اور وہ بہی پرہیزگارونکی لیئی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور
کہو بات درست سنوار دیگا خدا تمہاری لیئی عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لیئی گناہ تمہاری اور
تیسری قبول عمل اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیئی ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی
قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس بندہ عبادت کرنیوالا ان تین چیزون پر ہووا
اول توفیق چاہیئی تا عمل کری بعد اوسکی سنوارنا چاہیئی تا عمل نی نقصان ہووے بعد ازان قبول چاہیئی تا ضائع
نہ جاوی عمل اور انہین تین چیزون کی لیئی ہی تضرع اور سوال سید العابدین کا رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ
مِنَّا یعنی ای رب ہمارے توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل

ہماری یاد رہیہ تینون باتین تقوی کی میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سی بہی سمجہا جاتا ہی اور مصنف نی بہی اسپر اشارہ کیا ہی اور اب دعامین پس اسی لئی آخیر مین ایسی حدیثین بہت کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سی اور اونکی تاثیر سی آدمی پرہیزگار ہوجاوی پس چاہیی یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق دی اس کتاب کی دعاؤنکی پڑہنی کی دی وہ بعد اتمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکے مطالعہ اوسکا بہی اپنی پر لازم کری اور اہل علم خیال اسکا نکرین کہ ہندی عبارت کو دیکہکر کیا کرینگے بلکہ بعد دیکہنی سبکے حب عجائب غرائب اسکی معلوم ہونگی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت برائی ہر امر کی اسمین موجود ہی آپ اپنی ہزار کام چہوڑکر مشغول ہوینگے اپنی کو اسمین غنیمت اور یہ ہووے سمجہینگے کسو سطح کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اسمین عقدہ کشائی اوسکے نہو اور زیادہ خوبی یہہ ہی کہ جب بہت سی کتابین دیکہینگے تب اتنی مطالب معلوم کرینگے اسمین بے محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نی کہ حیا و عاقبت کی ہین تاریخ اس شرح کی اتمام کی ظفر جلیل ہے اور یہی نام اسکا رکہا گیا یعنی اسپر عمل کرنی سی آدمی مطلب یاب و فتحیاب دارین کا ہوتا ہی اور بعد طیار ہونیکی اول سی آخر تلک بخدمت مخدومی مکرمی شاہ ادی مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفہا کی عرض سے اور انداہ کرم سیم کی باوجود بے استعدادی میریکی پسند فرمائی پس بعد اسکی یہی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماویں تو سوسی تحقیق کرکر بناوین کہ بندہ بہرحال تقصیروار ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ آمین رب العالمین اور جسکو اللہ تعالے توفیق دی اسکے مدارج دینی مین تصور نکری کہ حدیث شریف مین آیا ہی الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ یعنی جو اچہی بات کا رستہ بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مثل ثواب کرنے والی اوسکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین کو اور سب مسلمانون کو اس سی بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سی بخشش ہے اور ہماری گناہون پہ

خیال نفرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور وہ کام کروا
ہمسی کہ جسمین تو راضی ہووے آمین یا معبود العالمین آور سند کتاب حصن حصین کے یہی کہ پڑہی
یہہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بشاہ حاجی حراری الدہلوی
غفر اللہ لہم نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحق رحمہ اللہ سی اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سی اور اونکو شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری سی
اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سی اور اونکو مولف کتاب
ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی سی آور احوال اس کتاب کے مولف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نی بستان المحدثین مین یہہ لکہا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن محمد شیرازی ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی
ہین پہر شیرازی اور مشہور ساتہہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اونکے ہان فرزند نہ ہوا سبب جسکو کی آب زمزم پیا اور دعا اولاد کی اسلئے کی حق تعالی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتی کی رات مین بعد نماز
تراویح کی ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مقدسہ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور وہین نشو ونما
پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا اوسمین مہارت کلی پیدا کی
اور مصر مین مدرسہ بنایا اوس کا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہرون روم مین داخل ہوئی
اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع علم انسی پہونچا خصوصا
سیاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح وبلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بادشاہ ساتہہ انکی [illegible]

کعبی کی مشرف ہوئی اور آخر شیراز مین اقامت پائی اور اوقات اونکی [illegible]

ساتھہ ان تین شغلون کی قرائت قرآن کی پڑہانا حدیثون کا [illegible] اونکی اوقات

مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طالبان علم و طالب شرابت کی اونپر ہجوم رکہتی تہی

اور بیہہ اوراد و عبادات بہی کرتی تہی اور بیہہ اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب بیٹہہ کر نہ

لکہہ سکی اور سفر حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہرگز [illegible] وقت

ہنوتا اور تین روزی ہر ہفتی کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی بہت نافع مین النشر فی القراءات العشر

بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون کی اونمین بعض لوگ [illegible] سنہ

آٹہہ سو تینتیس مین وفات پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ دیباچہ [illegible] تمام ہوا

اور متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی بمنہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بخشش کرنے والی مہربان کی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِلِقَائِہٖ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی ملاقات خدا کی [illegible]

ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ

اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب میری سے

وَصَلَّی عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَقِیْرُ اِلَیْہِ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ

الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّجِیْبَہٗ مِنَ النَّقُوْمِ الْعَالِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الْجَزَرِیُّ الشَّافِعِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ وَبِذُرِّیَّتِہٖ یا اللہ بہت رحمت بہیج [illegible] سردار خلق

کی کہ نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام بہیج کہتا ہی محتاج

بندہ ضعیف مسکین چہوڑنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی کی

ہے کہ خلاصی دی اوسکو قوم ظالموں سے محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہے مہربانی
کری اللہ بسبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسکیکی ف مصنف نے اپنی کو فقیر کہا بحسب اس آیۃ کے
واللہ الغنی وانتم الفقراء یعنی اللہ تو انگر ہے اور تم محتاج اور مسکین کہا موجب اس حدیث کے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ٭ یعنے یا اللہ زندہ رکھ مجکو
مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں میں اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہے اس آیت
پر خلق الانسان ضعیفا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا میں اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نے
گہیر کہا تہا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہے جسمیں مصنف رہتا تہا ٭ اما بعد فحمد اللہ الذی
جَعَلَ الدُّعَاءَ لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہِ الْاَتْقِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ وَاِنَّ ھٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِیْنَ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَسِلَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ خِزَانَۃِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ وَالْھَیْکَلَ الْعَظِیْمَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ
وَلْیُحْرَزِ الْمَسْکُوْنَ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ لِلْمَامُوْنِیْنَ بِہٖ لِتَشَافِیْہِ النَّصِیْحَۃَ ای پر سبب ہے
تعریف حق اکی جسنی گردانا دعا کو واسطی پہیرنی تقدیر کی اور بہیجی بہیجانی رحمت خاص اور سلام
اوپر محمد کی کہ سردار نبیوں کی ہیں اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہیں
پس تحقیق یہ قلعہ محکم کلام سردار رسولوں کی سے ہے اور یہ ہتیار مومنوں کا خزانہ نبی امانتدار کے
سے ہے اور یہ تعویذ بڑا قول رسول بزرگ کیسے ہے اور یہ تعویذ محفوظ کلام بچائی گئی گناہوں نذر کی گئی کہ رکھے
جرچکی ہیں اسمیں بعضی ف تقدیریں دو ہیں ایک معلق دوسری مبرم یعنی قطعی تقدیر معلق تو دعا
دوا سے بدلی جاتی ہے اور تقدیر مبرم کسی چیز سے نہیں بدلی جاتی یہاں معلق ہی مراد ہے اور کلام محفوظ
کسیکے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سے ہے کہ امن میں رہتے گناہوں سے اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتاب کی
تصنیف کرنی میں خیر خواہی مسلمانوں کی کی ہے کہ اسکو فائدہ ونکی ہو اَخْرَجْتُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ
الصَّحِیْحَۃِ اَبْوَزْتُہٗ عُدَّۃً عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَجَرَّدْتُہٗ جُنَّۃً مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ ٭ اور کا

یعنی اسکو حدیثون صحیح سی ظاہر کیا یعنی اسکو درحالی کہ سامان ہی نزدیک ہر شخص کی اور خالص کیا یعنی
اسکو درحالی کہ اسپر کہ بچاتی ہی برے آدمیون اور ربنون کی سی **ف** یعنی اس کتاب کی حدیثون کو
بچنی کی بری بلاؤن سی اور حدیثون مین ہی کہ اونیون عامین نہین ہین جہات یا یعنی تحصنت بہ فیما
دہم من المصیبۃ واعتصمت بہ من کل ظالم یا خذہ من التہاکم لتصیبۃ ہر دو کلام کیا یعنی بانہ بچکی
ہیچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سی اور بچاؤ کیا یعنی ہر ظالم سی سبب اس چیز کی کہ جمع کیا اس
کتاب فی تیعوان پہنچی والمک سی **ف** یعنی نشانہ پہونچاو تیر سی دعائین اس کتاب کے مین
کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانی پر ایسی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اسلی کہ رسول مقبول کی زبانی ہین نہ
احتمال خطا کا نہین ہیس انکا زمانہ کیمون تا تیر کری + وقعت تیغرا لا تقولا لیشعیغی قد تقوع ا د
من ضعیق ولم یکتشی بہ قیبۃ + تعبات کہ سہامات اللیالی + وانت مجوز ان
تکوت لہ مصیبۃ + اور کہا یعنی شعر خبردار ہو کہ تم اوس شخص کو کہ تحقیق تو تنگ ہا برکے
اوپر تا تو سنے میری کی اور نہ ڈرا انگلیان اپنی سی چہپا کی یعنی دو ہتلی اوسکی تیر راتون مین اور امید
رکہتا ہو نہین یہہ کہ ہو دین تیر اوسکو پہونچنی والی **ف** + رقیب اسم ہتلیان کو کہتے ہین
جس سی کوئی چیز پوشیدہ ہو یہہ صفت پروردگار کی ہین پانی جاتی ہی جیسا کہ قول اللہ تعالی کی
ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یوخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار + یعنی اللہ تعالی کو
غافل نجان ظالمونکی عملون سی لیکن تاخیر دیتا ہی انکو اوس دن کے لیے کہ پہرا دینگے آنکہین کہ دیکہا
ہی آہ مراد تیرونسی دعائین پچہلی رات کی ہین کہ بہت قبول ہوتے ہین یعنی دعائین رات کی بمنزلہ
تیرون کی ہین اوسکے وقوع کی نہی کہین یعنی اسئل اللہ العظیم ان ینفع بہ وان یجعل عمی کل
مسلم بسببہ علی انہ مع اقتصارہ واختصارہ لم یجمع حدیثا ضعیفا فی بابہ الا
اشتہر ضعفہ وانی بہ + مانگتا ہون مین اللہ بڑی سی یہہ کہ نفع دی بسبب اس کتاب کی نبی سب
مسلمانونکو ہر حال مین اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان سی بسبب اسکی مانگتا ہون بنا بر ہیکی اگرچہ

اسنے باوجود کوتاہی اور چھوٹے ہونے اپنے کی نہین چھوڑی کوئی حدیث صحیح باب اپنے کی یعنے دعا وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائے اوسکو ✤ **ف** ✤ اقتصار کہتے ہین لفظ اور معنی کے تھوڑی ہونے کو اور اختصار کہتے ہین اوسکو کہ لفظ تھوڑے ہون اور معنے بہت

وَلَمَّا أَكْمَلْتُ تَرْتِيبَهُ وَتَهْذِيبَهُ طَلَبَنِي عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِينِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ عَلَى يَسَارِهِ وَكَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تُرِيدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ فَرَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيمَتَيْنِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيمَ ✤ اور جب پوری کی مینے ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا مجہے دشمن نے کہ نہین ممکن تہا کہ دفع کرے اوسکو کوئی مگر اللہ تو مین بہاگا مین اوس سے چہپکر اور حفاظت کیا مینے ساتہ اس قلعہ محکم کے یعنے ساتہ پڑہنے اور ہمیشہ وظیفہ کرنے اسکے کے پس دیکہا مینے سردار رسولون کے کو خواب مین محمد خاص بہیجے اللہ اوپر اونکے درود اور سلام اور مین حال یہ کہ بیٹہا ہوا تہا بائین طرف اونکے اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کیا چاہتا ہے تو پس عرض کی مینے اے رسول خدا کے دعا کرو اللہ تعالی سے میرے لیے اور سب مسلمانون کے لیے پس اوٹہائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتہہ بزرگ اپنے یعنے جیسے دستور دعا کا ہے اور مین دیکہتا ہون طرف دونو ہاتہون کی پس دعا کی پہر پہیرے دونو ہاتہہ منہہ بزرگ اپنے پر ✤ **ف** ✤ بیٹہنا بائین طرف اسلیے تہا کہ جانب دلکی ہے اور اشارہ ہے اسپر یعنی آسانی پر اور ادع اللہ لی وللمسلمین کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا ظلم کرنے والا سبب اوسکے

وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ فَدَفَعَ اللّٰهُ عَنِّي وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ بِبَرَكَةِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِي خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ بِحُرُوفٍ لِتَدُلَّ عَلَى ذٰلِكَ وَسَلَكْتُ فِيهَا أَخْصَرَ الْمَسَالِكِ ✤ اور رات جمعرات کی رات مین

پس بہاگا یمن انوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالی نی مجہسی اور مسلمانوں نی سبب برکت
اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہی روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق اشارہ کیا مینی
واسطی اون کتابون کی کہ روایت کین مینی اونسی یہہ حدیثین ساتھ حرفوں کی کہ دلالت کرین اون
کتابونپر علامتین ہین ان رمز کتابونکی بہت چہوٹین این فجعلت لکل منہ صحیح البخاری خ ومسلم

م وسنن ابی داود د والترمذی ت والنسائی س وابن ماجة القزوینی
ق وهذه الاربعة عه وهذه الستة ع وصحیح ابن حبان حب وصحیح المستدرک
للحاکم مس وابی عوانة عو وابن خزیمة [illegible] طا وسنن
الدارقطنی قط ومصنف ابن ابی شیبة مص ومسند الامام
احمد ا والبزار ر وابی یعلی الموصلی ص والدارمی می ومعجم الطبرانی
الکبیر ط والاوسط طس والصغیر صط والدعاء له طب ولابن
مردویة مر وللبیهقی ق والسنن الکبیر له سی وعمل الیوم واللیلة
لابن السنی ی

پس کی مینی نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داود کی
د اور ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چارون کی یعنی
ابو داود ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چہون کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داود
نسائی ابن ماجہ کی جنکو صحاح ستہ کہتی ہین ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم
کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی ستہ اور موطا کی طا اور سنن دار
قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نشانی مسند امام احمد کی ا اور بزار کی ر اور
ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس
اور معجم صغیر طبرانی کی صط اور نشانی کتاب دعا طبرانی کی طب اور کتاب دعا ابن مردویہ کی مر
اور کتاب دعا بیہقی کی ق اور نشانی سنن کبیر بیہقی کی سی اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلة

ابن سنی کی تہی تو قدم ذکر میں اسکا اللفظ اور پہلی لایا مین اشارہ اوسکا کہ واسطی اوسکی
لفظ ہی **ف** جہان اختلاف ہوتا ہی لفظو نمین تو رمز اوسکی پہلی لاتا ہی جسکی لفظ حدیث
کی روایت کی ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری مین بہی آئی ہی اور ترمذی مین بہی
اور لفظون مین فرق ہی اور راستی ترمذی کی لفظ روایت کئی ہین تو ت پہلی لاویگا اور اگر
لفظون مین اتفاق سبہے تو ترتیب مذکور سی لاویگا کذا قال الملا علی القاری وان کان الحدیث

موقوفا جعلت قبل رمزہ مو لیعلم انہ موقوف لما بعدہ من الکتب

وذلک قلیل حیث عدم اما صل او اختلف فیہ علی انی لم اجد ہذہ الرموز

الا لعالم یوما بنفسہ عن التقلید او لمتعلم یتعرف صحیح الکتب والمسانید

اور اگر ہو حدیث موقوف لکہا مین پہلی اشارہ اوسکی کی لفظو کا تو لہ جانا جاوی کہ تحقیق یہ حدیث
موقوف ہی اون کتابو نمین جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظو کی یعنی اگرچہ اور نمین مرفوع ہو لیکن انمین
موقوف ہی اور یہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین کہ نہ پائی گئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا
اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کی مینی یہ اشارے مگر واسطی اوس عالم کی کہ بلند رکہتا ہی نفس
اپنی کو تقلید سی یعنی بی پروای تقلید سی یا واسطی طالب علم کی کہ پہچانتا ہی صحیح کتابونکو اور مسندونکو
ف مراد موقوف سی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوس
حدیث کی پہلی علامت کی لئی رمز مو کی لکہی ہی اور مسندا ون کتابونکو کہتی ہین کہ جن مین حدیثین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی القاری ولا دعی الحقیقۃ

لا احتیاج الیہا لعموم الناس فیجعلما فی ارجو ان یکون جمیع ما فیہ صحیحا

فذاک الا لکتابا مو گرنہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارہ کی واسطی عام لوگونکی

پس جاننا چاہیے کہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں لکھنا یہ کہ جو وہ ہی ہے اس چیز کا کہ اس مختصر میں ہے جمع یعنی
ثابت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس دور ہوگا یہ یعنی عام لوگوں کی بیچ کہ اس میں حدیث موضوع
نہیں ہے وقد جمع بحمد اللہ تعالی ہذا المختصر اللطیف ما لم تجمعہ مجلدات من
التآلیف وقد انتہی ترجمانی من اللہ تعالی ان یجعل فی آخرہ [illegible] ینفع ما اغفل
من لفظ ما فیہ فی الشکل اور تحقیق جمع کیا ہے شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نے اوس چیز کو کہ
نہیں جمع کیا اوس کو بڑی کتابوں نے [illegible] تمام ترجمہ [illegible] امید رکھتی
ہیں ہم خدا تعالی سے یہ کہ کریں ہم بیچ آخر اوسکی کی ایک فصل کہ کھولتی [illegible] الفاظ
اوس چیز کے سے کہ اس میں مشکل ہو یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہیں اونکی معنی کھولدی جاویں
مصنف نے [illegible] وعدہ کی [illegible] لکھا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن الحصین رکھا [illegible] مرتبا
علی اعاجیب [illegible] والدعاء والذکر [illegible] آداب الدعاء والذکر واوقات الاجابۃ
واماکنہا [illegible] اسماء اللہ تعالی [illegible] الحسنی [illegible] فی الدنیا
الی [illegible] من جمیع ما [illegible] الیہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الذکر [illegible] فضلہ [illegible] الاوقات
[illegible]
[illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible]
ہی اور [illegible] کی بیچ فضیلت دعا کی اور ذکر کی پہر بیان آداب دعا کا ہی اور [illegible] ذکر کا
و [illegible] قبولیت کا اور جاگہوں قبولیت کا اور مکانوں قبولیت کا پہر بیان کیا ہم اعظم کا اور [illegible]
بیان اوں دعاؤں کا کہ پڑہی جاویں [illegible] صبح و شام تلک اور بیچ دراز کی زندگانی کی [illegible] یعنی اول عمر
سے آخر عمر تلک تمام اوس چیز میں کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور دعا یہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی [illegible] اور [illegible] ہے [illegible]

کے وقتوں سے یہہ بیان استغفار کا ہے جو مٹاتا ہے گناہوں کو یہہ بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتوں
اوسکے کا اور آیتوں کا یہہ بیان اون دعاؤں کا کہ صحیح ہوئی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ف
ای غیر مخصوص ساتھہ وقت کی لفظ کذلک کا فقط متعلق ہے ساتھہ دعا کی مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری رح نے
تشبیہ کیا ہے اور کہا کہ تینوں کی ساتھہ لگتا ہے یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعاء مذکورات کی لئے
نہیں ہے وقت مخصوص اوقات سے بلکہ لائق یہہ ہے کہ مواظبت کرے ان پر طالب جمیع حالات اور مقامات
میں اس لئے کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہے اس آیت سے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
یعنی اے ایمان والوں یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت میں معلوم ہوتا ہے
اس آیت سے اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سے
اور ایسے ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سے طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا
یعنی خوشوقتی ہے اوسکو کہ پاوے اعمال نامہ اپنے میں استغفار بہت۔ تَمَّتْ تَتِمَّۃٌ بِفَضْلِ الصَّلٰوۃِ
عَلٰی سَبِیْلِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِیْ ھَدَی اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَاَقَامَ
الْمَحَجَّۃَ وَلَمْ یَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ یہہ تمام کیا میں نے اسکو ساتھہ فضیلت درود کی اوپر سردار
خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکہائی اللہ تعالیٰ نے سبب اوسکی گمراہی سے اور بینا کیا اندہے پنے سے
پس روشن کی راہ سیدہی اور نہ چہوڑی کسی کی لئے حجت رحمت خاص بہیجے اللہ اوپر اوس اور سلام جب
کہ یاد کریں اوسکو یاد کرنے والے اور جب کہ غافل ہوویں ذکر اوسکی سے غافل ف مراد ہر وقت سے
اس لئے کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سے خالی نہیں بعضے محدثین نے اس درود شریف کو افضل درودوں کا
لکہا ہے کذا ذکرہ الحرز رح **فضل الدعاء** یہہ حدیثیں بیچ فضیلت دعا کی ہیں ف
معنی دعا کی ہیں طلب کرنا ادنیٰ کا اعلیٰ سے کسی چیز کو بطور عاجزی اور مسکینی کی اور دعا کرنے کے
بڑی فضیلت و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں کتنی جگہہ دعا کرنے پر رغبت دلائی ہے

اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعا کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول علما معتبر کسی مستحب ہونا
دعا کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکر العلی رح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو
العبادة ثم تلا وقال ربکم ادعونی الآیة مص عد حب مس !
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی بندگی پہر پڑہی یہ آیۃ اور کہا پروردگار تمہاری نے
دعا کرو مجہسی ساری آیۃ پڑہی نقل کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون نی یعنی ابو داود ترمذی نے
نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی **ف** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی سوا
کوئی چیز عبادت نہین یہ حصر مبالغۃ فرمایا معنی یہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جگہ
فرمایا الحج عرفة یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیۃ یون ہی وقال ربکم ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی اور فرمایا رب
تمہاری نی دعا کرو مجہسی تا قبول کرون مین دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتی ہین عبادت
میری سی یعنی دعا میری سی قریب ہی کہ داخل ہونگی دوزخ مین ذلیل ہو کر پس معلوم ہوا آیۃ سی کہ دعا باعث
اجر اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہووی عبادت ہی کذا ذکر المخرج رح من فتح لہ فی الدعاء منکم
فتحت لہ ابواب الاجابة مص جو کوئی کہ کہولا جاوی واسطی اوسکی دروازہ دعا کے
تم مین سی کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی قبولیت کی نقل کی ابن ابی شیبہ نی **ف**
یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کذا ذکر المخرج رح فتحت لہ ابواب الجنة یعنی کہولی جاتی
ہین واسطی اوسکی دروازی بہشت کی نقل کیے یہ حاکم نی **ف** اس روایت مین بدلے ابواب الاجابة کی ابواب
الجنة آیا ہی اور ذکر کرنی ان روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ دعا ہر حال خالی فائدہ سی نہین
یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی
تو جزا اوسکی ہاتہہ سی نہین جاتی بلکہ سبب کہلنی دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ
رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سی فان الآخرة خیر وابقی اسی لیے آیا ہی کہ بعضی آدمی کہ جنکی دعا یا خیر

کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاشکی کوئی دعا ہماری دنیا مین
نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورہ ذخیرہ ثواب کا پاتی کذا ذکرہ العلی رح فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ
وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ ت کھولی جاتی ہین اوسکی
لئی دروازی رحمت کی اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک
اوسکی اس سی کہ مانگی جاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد عافیت سی یہہ ہی کہ سلامتی ہو سب
آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی سی دین و دنیا مین کذا ذکرہ الفخر رح لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ
اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ق حب مس نہین پہیرتی تقدیر معلق کو
کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی
ف مراد تقدیر سی یہان بری چیزین ہین کہ جسکی اوترنی کو آدمی برا جانتا ہی پس سبب توفیق دعا کے
اللہ تعالی دور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونیکی ہوتی ہی اور لفظ بر کا عام
تر ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ تک یعنی و لیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو ہین ایک یہہ کہ جب برکت عمر کی ہو
ضایع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی
نی يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا ہی
اور صورت کمی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکہا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا
تو عمر اوسکی چالیس برسکی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا ساٹھ برسکی پس اگر وہ نوں کئی عمر ساٹھ برسکی ہوئی تو
یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور جو ایک کیا چالیس برسکی ہوئی یہہ کمی ہوئی کذا ذکرہ العلی رح لَا يُغْنِيْ
حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ
الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ت مس ط مس نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سی یعنی ڈرنا
اوترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا کو اوتری یعنی دفع ہوتی ہی یا صبر دیجاتا ہی

اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکہتی ہی اوسکو بہی دعا ، تو دکرتی ہی یا آسان کر دیتی ہے
اور بحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تلک نقل کی یہہ
حاکم بزازنی اور طبرانی نی ف لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلاکو نہین اوترنی دیتی پس دعا سبب
رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر تیر کو روکتی ہی لڑائی مین کذا ذکر العلی رح لیس شی اکرم
علی اللہ من الدعاء ت ف حب مس نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی
دعا سی یعنی عبادتون قولی مین پس نماز روزہ افضل ہی اوسپر نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم
نی من لم یسأل اللہ یغضب علیہ ت مص جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ
زبان حال کی یا قال کی از راہ بی پروائی کی تو غصہ ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے
ف غصہ اس لئی ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنی دعا نکی تکبر سی متکبرون مین گنا
گیا کذا ذکر العلی رح من لم یسأل اللہ غضب علیہ مص جو کوئی نہ دعا کری اللہ تعالی اوسپر
غصہ ہوتا ہی وہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یہلک
مع الدعاء احد حب مس نہ تہکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلئی کہ
بحقیق ہر گز نہین ہلاک ہوتا ساتہہ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی من سرہ ان یستجیب
اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء ت
جسکو خوش لگی یہہ کہ قبول کری اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کی پس چاہئی کہ بہت کری
دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ اللہ تعالی سی
التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتی ہے دعا کرتے
ہین اور فراخی مین اسراف کرتی ہین اور دعا چھوڑ دیتی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا و اذا
انعمنا علی الانسان اعرض و نأ بجانبہ و اذا مسہ الشر فذو دعاء عریض یعنی جب انعام
کرتی ہین ہم آدمی پر موںہہ پہیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی اس حساب دعا

دعار جو زمیکا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکرہ ثعلبی رح اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ک

وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٭ دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہے
اوسکو بلا سی اور غیر سی اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی دور ہوتی
تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والونکی جاتی ہین نقل کی یہہ حاکم نی ف نماز کو بہی
اور جاہی ستون دین کا فرمایا پس منافات نہین ہی اس لئی کہ ایک چہت کی کئی ستون
ہوتی ہین اور نماز بہی تو مشتمل ہے دعا پر کذا ذکرہ ثعلبی رح مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِقَوْمٍ مُبْتَلَيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ ٭
گذری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تہی یہہ یعنی حالت
چین مین کہ مانگتی خدا سی عافیت ویم نقل کی یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جنہی لازم کیا
دعا کو نرمی مین محفوظ رہا بلا سی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین پہنچی ہوتی ہے

بلا سزا اوسکی کذا ذکرہ ثعلبی رح مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ

اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَهَا وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ ٭ ا ٭ نہین کوئی مسلمان
کہ قایم کری مونہہ اپنا واسطی خدا تعالی کی دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہہ کہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی نقل کی یہہ احمد نی
ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچھہ گناہ اوسکی غرض کہ اللہ تعالی
ضایع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چہوڑنا نچاہیی اس لئی کہ کلام
اللہ مین آیا ہی عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٭ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور درواقع مین وہ تمہاری لئی بہتر ہوتی ہے
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قایم ہو حق بندگی کی غرض سی

اوسکو امر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اوپر کہ دعا بندی کی قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین روبرو سامنی کہڑا کر کر پوچہیگا کہ ای بندی میری حکم کیا تہا
مینی تجکو کہ دعا کر تو مجہسی اور مینی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نی دعا کی تہی کہیگا ہان ای
رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نی کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینی تیری لئی آیا فلانی دن
نہین دعا کی تہی تو نی کہ دور کر دون غم تیرا کہ اوترا تہا تجپر پس دور کر دیا مینی تجہسی پس عرض کریگا سچ ہی ای رب میری
پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینی دعا تیری دنیا مین اسیطرح فلانی فلانی روز پہر دعا کی تہی تو نی غم کی
اوترنی پر کہ دور کر دون اوسکو پس ندیکہا تو نی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرماویگا ذخیرہ رکہین مینی تیری لئی جنت مین بدلی اوسکی ایسی ایسی چیزین اسیطرح اور حاجت کو پوچہیگا
فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوس وقت کاشکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہہ اختصار ہی حدیث
بڑی کا ذکر کی یہہ ملا علی رح نی اور شیخ فخر الدین رح نی لکہا ہی کہ دعا بندی مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک
پروردگار کی لیکن بنا بر مصلحت کی کبہی دیتا ہی دنیا مین اور کبہی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لئی حاصل یہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوترنی بلا کی یا نزدیک خوف اوترنی کی بندہ ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جب وقت آوی **نظم** از دعا نبود مراد عاشقان + جز سخن گفتن بآن شیرین دہان + ای اخی دست از
دعا کردن مدار + با قبول و بار دویت چہ کار + گر اجابت کردشان فہو المراد + ورنہ بادیدار نقد آیند شاد +
ور کند رد لذت آن بیشتر + بہر تقریب سخن بار دگر + **الذکر** یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی **ف**
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالی کی فاذکرونی اذکرکم یعنی پس یاد کرو مجکو فضیلت ذکر
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عیینہ نی کہا ہی کہ خبر مجہی پہنچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا بندون اپنی کو ایک
چیز دی ہی مینی کہ اگر جبرئیل و میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فاذکرونی اذکرکم اور [illegible] العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جس وقت کہ پروردگار

کہ پروردگار تعالی مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کے ساتہہ حق کی اور لیوی نام خدا تعالی کا ساتہہ زبان و دل کی اور فضل یہہ ہی کی ذکر
دل اور زبان سی ہو اور اگر ایک سی ہو تو پس ساتہہ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور ابرار
ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفت کا صفات الہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال
اوسکی سی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور متفکر عظمت اور
جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفخر رح یَقُولُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ
اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ
فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ الْحَدِیْث خ م ت س ف فرماتا ہی اللہ تعالی
مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتہہ میری رکہتا ہی اور مین ساتہہ اوسکی ہون یعنی ساتہہ توفیق
و رحمت و مدد کی جب یاد کرتا ہی مجکو پس اگر یاد کری مجکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو
ذات اپنی مین اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اوس سے
فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف نزدیک
گمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوس سے
جو توقع رکہتا ہی مجسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکہی اور گمان
اچہا رکہی کہ بخشیگا مجکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا
حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ پر کہڑا رہیگا عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتہہ اچہا تہا
فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاو اوسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور پہر
امیدوار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بفائدہ اور مراد چپکی سی
ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑہنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی

کسی مخلوق اپنی پر یا جیسکی ہی دونگا ثواب اوسکو اونہی کسی اور پر نہین ہو ونچی کا یہہ حدیث دلیل ہی
اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی ہر زبانی چپکی کا اس لئی کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر خفی کو نہین سنتی ہین اوسکو
حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکہنی والی ستر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر یعنی
ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی پس دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملایکہ افضل ہین سب
انبیا اور بشر سی اور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہتا ہی اور آوی طرف میری ایک بالشت
نزدیکی ڈہونڈہتا ہون مین اور آوین طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہتا ہی ساتہہ میری ایک گز نزدیکی
ڈہونڈہتا ہون طرف اوسکی مقدار پہیلانی دو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس پیادہ دوڑتا آوی
مین طرف اوسکی تیزی و حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی بہی رجوع اودہر کرتا ہے وہانسی توجہ اور
التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا فی العلی و الحرز ع الا اخبرکم بخیر اعمالکم
وازکاها عند ملیککم وارفعها فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب
والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم
قالوا بلی قال ذکر اللہ ت ق مس ا + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین
تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ اونکی نزدیک بادشاہ تمہاری کی اور ساتہہ
بہت بلند اعمالکی درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی خرچ کرنی سونی چاندی
کیسی اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرون سی جہاد مین پس مارو
تم گردنین اونکی یعنی مار ڈالو تم بعضی اونکی کو اور مارین وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی یا بعضون کے کہا
اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نے وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم
احمد نی **ف** اچہا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ
شاقہ قسم خرچ کرنے سونے اور چاندی سی اور لڑنی کافرون کی وسیلی ہین طرف تقرب جناب الہی تعالی کی اور
ذکر مقصود اصلی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہمنشین اوسکا ہون جو یاد

یاد کرتا ہی مجھکو پس ذکر خلاصہ عبادات و طاعات کا ہوا اور افضل انواع ذکر کا قران شریف ہی چنانچہ
فضیلت اخیر کتاب میں آویگی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہی نری ذکر سی جیسکی اکثر حدیثوں سی
معلوم ہوتا ہی اس لئی کہ یہہ ذکر با معنی ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال العلی رح اور مشہور یہہ ہے
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل عبادت لازم سی ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنی والے
کی ذات پر ہو لیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اوس سی مستثنی ہی وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ کذا قال
الحرز رح مَا صَدَقَةٌ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی نہیں کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا سے نقل کی
یہہ طبرانی نی اوسط میں ف صدقہ اوس مال کو کہتی ہیں جسکی دینی میں امیدوار ثواب کا ہو
اللہ تعالی کی اس حدیث میں تسلی ہی فقرا صابرین کو کذا قال العلی رح اِنَّ اللّٰهَ مَلٰٓئِكَةً يَطُوفُونَ
فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا الحدیث
خ م ت * تحقیق اللہ کی لئی فرشتی ہیں یعنی سوای حفظہ کی مقصود انکا حلقی ذکر کی ہیں پھرتی
راہوں میں ڈھونڈتی ہیں ذکر کرنی والونکو یعنی تو کہ اونسی ملیں اور دعا کریں اونکی لئی پس جب پاتی ہیں یعنی
اونکی ایک جماعت کو کہ یاد کرتی ہیں اللہ عز وجل کو پکارتی ہیں آپس میں آؤ تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گھیر لیتی ہیں اونکو ساتھہ پروں اپنی کی آسمان دنیا تلک فرمایا آخر حدیث
تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف باقی حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتی جناب باریتعالی میں جاتی
ہیں تو پوچھتا ہی اونسی پروردگار عالم کا حال یہہ کہ وہ بہت جانتا ہی اونسی کیا کہتی ہیں بندی میری
ملائکہ جواب میں عرض کرتی ہیں کہ ساتھہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتی ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری اور
ساتھہ بزرگی کی یاد کرتی ہیں تجھکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی اونہوں نے مجھکو عرض کرتی
ہیں فرشتی قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا اونہوں نی تجھکو پس فرماتا ہی رب عزت کیا حال ہوا اگر دیکھیں
مجھکو کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھیں وہ تجھکو ہوویں وہ بہت کرنے والی عبادت تیری اور بہت

بیان کرین بزرگی تیری اور بہشت کرین تسبیح تیری پس فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجھسی عرض کرتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اونہون نے بہشت عرض کرتی ہین قسم ہے اللہ کی ای رب ہمارے نہین دیکھی اونہون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوسپر حرص کرنی والی اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ پس چیزسی پناہ مانگتی ہین عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اونہون نے اوسکو کہتی ہین فرشتی قسم ہے اللہ کی ای رب نہین دیکھا اونہون نے اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین اوسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوس سے بہاگنی والی اور بہت اوس سی ڈرنی والی فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مین نی بخش دی گناہ اونکی پس عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص آ بیٹھا ہی ذکر کرنی والون مین نہین ہی ذکر کرنی والا سوا اسکی نہین کہ آیا تھا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی وہ بیٹھنی والی ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوۃ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ **خ م** مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندی اور مردی کی ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکی اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہی اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھہ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ٭ کذا ذکر العلی والفخر ح لَایَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ ٭ **م ت ق** ٭

نہین بیٹہتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر گہیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون کو
ڈہونڈہتی پہرتی ہین اور ڈہانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اونپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو
اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی **ف** سکینہ
خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلسی نکل
جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی بہم پہونچاتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب
ہین کہ جنہون نے کہا تہا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت ای اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی تو کہ زمین
مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی اس لئی کہ باوجود موانع کی کہ نفس سے اور
شیطان اور علائق نہین غافل رہتی اوسکی ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ
الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَانْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا
مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ت ق حب مص** ایک شخص نے عرض کیا ای رسولخدا کی تحقیق
احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی ہین مجہپر پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ بہروسا کرون مین ساتہہ
اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ نی **ف** شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اوس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون سبکی
کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون اور تری زبان کی کنایہ
ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان
سی یا زبان قلبی مراد ہے کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی یا ایسی زبان کو فرمایا مبالغۃً یا مراد
بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون ہین کہ دل و زبان سی ہو پس یہہ نور علی نور ہی کذا ذکرہ العلی رح
اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ
اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **حب طب** کہا

معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی تھی میں اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی وقت رخصت کے یمن کو جاتا
کہ عرض کیا میں نے کونسا عمل بہت پیارا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرے تو
اوس حالت میں کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کے سے نقل کی یہہ ابن حبان نے بزار طبرانی نے **ف** تر ہونے
بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہونا ہے اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہے اور مدار
اوسکا حسن خاتمہ پر ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ نہیں کوئی بندہ کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہوا پھر مرا ہے پر مگر
داخل ہوگا بہشت میں اور اشارہ ہے اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات میں سبب ہوتا ہے حاصل ہونے
ذکر کا وقت مرنے کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُحْشَرُونَ یعنے
جسطرح جیتے رہوگے اسیطرح مروگے اور جسطرح مروگے اسیطرح اوٹھائے جاوگے کذا ذکرہ علی رح

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ
كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَأَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيهِ تَوْبَةً السِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ

بِالْعَلَانِيَةِ طب • کہا معاذ بن جبل نے عرض کیا میں نے یا رسول خدا کچھہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا لازم کر اوپر
اپنے تقوی اللہ کا جبتلک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھہ
کیے تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے اوسمیں یعنی بیچ حق اوس برائی کے
یا برائی کے لیے توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نقل کی یہہ طبرانی نے
ف یہہ عرض بھی وقت رخصت کے معاذ نے طرف یمن کی کی مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سے کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزوں سے اور احتراز مشابہت ہو اسے اور ارتکاب فواحش
سے ہے اور حقیقت میں تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفا کرنا عہدوں اوسکے کا ہے اور یہہ کئی قسم پر ہے
تقوی عوام کا یہہ ہے کہ فرمانبرداری احکام الہی کی کرے اور بچے منع چیزوں سے اور تقوی خواص کا موافقت
بندے کی ہے ساتھ پروردگار کے اوس چیز میں کہ مقصود ہے اوسکی حق میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے
کہ متقی وہ ہے جو بچے ہے کسی سے سوائے ایزد سبحانہ کے اور بیشک کی تر ہے آدمی یا ذکرتا نزدیک ہر درخت

ہر درخت وتیھر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالی
کی یعنی جو چیز دیکھی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی
شریک اوسکا نہین آور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کریگا
پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ بہی ظاہر کری تب یونہی ہی اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ
کی بغیر دلیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا توبہ مین
ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکرہ العلی والفخر رح مَا عَمِلَ آدِمِیٌّ عَمَلًا اَنْجَا
لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت
نجات دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کی یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی
ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چہٹکارا نہین کروانی کا یہہ سب پر
افضل ہی قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا
اَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ قَالَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط
عرض کیا صحابیون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ مارے ساتہہ
تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِہَادُ کو حَتّٰی یَنْقَطِعَ تک تین بار
نقل کی یہہ طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سی اور جس جہاد مین ذکر ہی ہو نری ذکر سی افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہی
اور نری عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیگا ساتہہ ایک عمل کی بیشک نہین کہ وہ
افضل ہوگا نری ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی وَلَا اَنْ یَّضْرِبَ
بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بہہ ذکر پر افضل نہین پس
ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئے پس حنفی نے کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث

کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہ بدل نقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلَّا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِهٖ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ الا کا زائد ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہوئی اِن ساتہہ حدیث کی جسکو ترمذی نی روایت کی ہی اور ساتہہ حدیث اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
آخر تک کی اور ساتہہ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکہتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر اور ذکر
اخرج لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حَجْرِهٖ دَرَاهِمُ یَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰهَ کَانَ الذَّاکِرُ
لِلّٰهِ اَفْضَلُ ط ◆ اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہمین ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنی اور ذکر
ذکرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہمین نہ بانٹتا ہو گا تو ذکر کرنی والا خاص واسطی
اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی ف اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
بہی اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندیکو افضل ہی ہر چیز سی کذا ذکر العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ◆ ت
جب گذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ جنت کے
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف معنی یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بہی اونکی ساتہہ یاد کرو یا سنو ذکر اونکی متابعةً اس لئی
کہ وہ باغ جنت مین ہی اب بہی اور آئندہ کو بہی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بہی معنی کہی ہین کہ ایک جنت دنیا مین جیسی حلقی ذکر کی اور دوسری عقبی مین اور
میوہ کہاؤ یعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہووی حاصل ہونی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید
اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکہا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجدین مراد ہین اونہون نی حمل
کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون دوسرا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم
باغون جنت پر چرو تم ابو ہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابو ہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا ہی
فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہا ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ

یہان مطلق حلقی مراد ہین او حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور نووی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ
ہی اسپر کہ جیسا ذکر تسبیح ہی حلقی مین بیٹہنا ذکر کی لئی بہی مستحب ہی کذا ذکر العلی و الفخر ر ح یقول
اللہ عز و جل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم فقیل من اہل الکرم
یا رسول اللہ قال اہل مجالس الذکر فی المساجد **حب طص**
فرماتا ہی اللہ غالب و بزرگ قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ
کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کہ جن پر اللہ تعالی انعام و بخشش کریگا عرض کی صحابہ نی کون
ہین صاحب بزرگی کی ای رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلسون ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان
طبرانی ابو یعلی نی **ف** من المساجد بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فی ہی بجائی من کے یعنی وہ
مجلس الی ذکر کی کہ واقع ہی مسجد مین جیسی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوئی ہین ساتہہ ذکر
خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجدون سے
کذا ذکر العلی ر ح ما من آدمی الا لقلبہ بیتان فی احدہما الملک و فی الآخر الشیطان
فاذا ذکر اللہ خنس و اذا لم یذکر اللہ وضع الشیطان منقارہ فی قلبہ و
وسوس لہ **مص** + نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطی دل اوسکی کی دو مکان ہین ایک مین اونمین
سی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچھی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بُری سوچ
او غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی پیچھی ہٹ جاتا ہے شیطان
اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب [illegible] نفس کی الہام فرشتی کیسی رکہتا ہی شیطان مونہہ اپنا
اوسکی دل مین اور وسوسی ڈالتا ہی وسکی لئی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** وسوسی ڈالتا ہی
کہ باعث ہوتی ہین غفلت کی پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کے ساتہہ
کذا ذکر العلی ر ح من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم
صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ و عمرۃ تامۃ تامۃ تامۃ + **ت** .

انقلب باجر حجة وعمرة ط + جو کوئی نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہی
اللہ کو یہان تک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ کراہت نماز کی نہ رہی پھر پڑھی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی ی عندشہ . حج کی یعنی بسبب قایم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری
پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدلی کاف تشبیہ کی یہہ آیا ہی بہتر ہا ہی ساتہہ ثواب حج اور عمرہ کی ف بیٹھا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اور ہر حالت ذکر کی برابر ہی کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھی رہنا افضل ہی مگر کہ کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لئی کھڑا ہوا یا نماز جنازی کی لئی یا حاضر ہونی مجلس درس کے لئی
اوس صورت مین فضیلت بیٹھی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑھی وہین بیٹھا رہی بلکہ جایز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لئی بیٹھی اس لئی کہ مقصود اصلی مشغول رہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ گھر مین
ہو یا دوکان مین مگر جسجای نماز پڑھی ہی اور مسجد مین بیٹھنا افضل ہی کذا ذکرہ علی رح ذاکر اللہ
فی الغافلین بمنزلة الصابر فی الفارین ط س + یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنی
والون کی یعنی اللہ کی یاد سی کہ مشغول ہون بیع شرا مین بازارون مین بیچ مرتبہ صبر کرنیوالی کی ہی یعنی
غازی مجاہد کی ہی بیچ بہاگتی والون کی یعنی لڑائی کفار کی سی نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین ف
اگرچہ بہاگنا جایز ہو تو بہی صبر کرنیکا بڑا درجہ ہی ان اللہ مع الصابرین کذا ذکرہ علی رح ما من قوم
یجلسون مجلسا ویتفرقون منه ولم يذكروا الله فيه الا كانما تفرقوا عن جيفة حمار و
كان عليهم حسرة يوم القيامة + مس د ت حب ن + نہین کوئی قوم کہ بیٹھین ایک مجلس
مین اور جدا ہوویں اوس سی اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گویا کہ جدا ہوئی مردار گدہی کی سی اور ہوگی
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نقل کی یہہ حاکم ابوداود ترمذی ابن حبان احمد نسائی نی ف
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر پر پس ذکر کرنیوالی مشابہ ہونگی کہانی والی

والی حلال کی اور تخصیص کرنی کی اسلئی ہی کہ برا حیوانات مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند
کہہ ہی مردی کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکرہ العلی ح وَمَا مَشٰی اَحَدٌ
مَمْشًی لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَةٌ وَمَا اَوٰی اَحَدٌ اِلٰی فِرَاشِہٖ لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ
فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَةٌ س ا حب + اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کری اللہ کو
اوسمین مگر کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا نقل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی ف اسلئی فرماتی تھی حضرت
صدیق اکبر جناکا نسکی گونگا ہوتا مین غیر ذکر خدا کی ہی کذا ذکرہ العلی ح اِنَّ الْجَبَلَ یُنَادِی الْجَبَلَ بِاسْمِہٖ اَیْ
فُلَانُ ہَلْ مَرَّ بِکَ اَحَدٌ ذَکَرَ اللّٰہَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الحدیث بتحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ دوسری کو
ساتھہ نام اوسکی کی یعنی جسکا نام مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانے یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجہپر کوئی
کہ یاد کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچہنی والا اخرجہ [illegible] نقل کی
یہہ طبرانی نی ف حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچھتا ہی
کہ آیا تجہپر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر اور
جو بندہ ایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑہتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبرو پروردگار اپنی کے
کی اور روتا ہی اوسپر جب مرتا ہی کذا ذکرہ العلی ح اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِکْرِ اللّٰہِ مس + بتحقیق اچھی بندی اللہ کی وہ ہین جو محافظت
کرتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنی سائی درختون اور دیوارون وغیرہ کی
واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور ڈوبنی
کا انتظار کرتے ہین حاصل یہہ ہی کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظایف مین مشغول رہتی
ہین اور ان چیزون پر پہچاننی وقتون کی لئی نگاہ رکھتی ہین کذا ذکرہ القری ح لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَہْلُ الْجَنَّةِ
اِلَّا عَلٰی سَاعَةٍ مَرَّتْ بِہِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہَا + طب + نہین حسرت

کرنی کی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین
نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی ف یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلے داخل ہونی کے جنت مین پس
لئی کہ بعد داخل ہونیکے حسرت کہان ہوگی سوا جین فرصت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ چپکا رہا اوسمین
پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہے
کہ دنیا ہی ساعت کہ اسمین طاعت نہ حاصل ہووی ندامت روز قیامت کذا ذکر العلی رح اَکْثِرُوْا
ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ حب ا ص ی بہت کرو یاد اللہ کی یہان تلک کہ
کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نی ف یعنی کہین بعضی جاہل و غافل
اوسکی حق مین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہوتی اصحاب ہمارے زمانہ مین تو لوگ کہتی کہ وہ
دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائے قیامت پر پس لائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری
اور ذکر بہت کرتا رہی اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوٰۃ کا کہ افضل بشر مین
ملاکہ احمق بعضی انبیا کو بہی دیوانہ کہتی تہی کذا ذکر العلی رح کاَلَدُّ یَا مُرَاتٍ یُرَاعِیْ التَّکْبِیْرَ وَ التَّقْدِیْسَ
وَ التَّھْلِیْلَ وَ اِنْ یَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ د ت
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تہی یہہ کہ نگہبانی کیجاوے تکبیر اور سبحان الملک القدوس اور
لا الٰہ الا اللہ اور یہہ کہ گنی جاوی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتہہ اونگلیون کے اس لئی کہ تحقیق
وہ پوچہی جاوینگے یعنی اعمال انگلیون والون سی طلب گواہی کی کیجاوینگی یعنی اللہ گواہی بلائیگا
تا گواہی دین عمل صاحب اپنی کی پر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نی ف نگہبانی کیجاوین یعنی پڑہی
جاوین ساتہہ گنتی کی جیسکہ آئی ہی حدیثون مین مثل سو اور تینتیس وغیرہا کی بعد نماز وغیرہ کے
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتہہ اونگلیون کے
کذا ذکر العلی و الفخر رح عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَ التَّقْدِیْسِ وَ التَّھْلِیْلِ وَ لَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ
الرَّحْمَۃَ حص لازم کرو اپنی پر ای عورتون تسبیح اور سبحان الملک القدوس اور لا الٰہ الا اللہ

اور نہ غافل ہو ذکر سے پس پہلائی جاوگی رحمت سے نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے **ف** نہیں ہے مراد رغبت دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہین کہ اگر چہوڑ دوگے ذکر کو بازر ہوگے رحمت سے اور محروم رہوگے ثواب سے فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یاد کرو مجہکو یاد کرونگا مین تمکو كَذٰلِكَ أَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی اسیطرح آئین تیرے پاس آیتین ہماری پس بہولا تو اونکو اور اسیطرح آج کی دن بہولایا جاویگا تو اپنی رحمت سے بسبب بہولنی ذکر کے کذا ذکرہ العلی ح رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ **س** کہا ابن عمر نے دیکہا مینی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گنتی تہی تسبیح کو ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ نسائی نے لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً ÷ **د** ÷ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو بعد نماز فجر کیسے آفتاب کی نکلنی تلک محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار شخص اولاد اسمعیل کیسے اور البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ ایک قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو نماز عصر کیسے آفتاب کی غروب ہونی تک محبوب تر ہے نزدیک میری اس سے کہ آزاد کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اولاد حضرت اسمعیل سے اس لیے فرمایا کہ افضل عرب کی ہین اور حسب نسب مین حضرت سے شرکت رکہتی ہین اور تخصیص ان دونو وقتون کی اسلیے ہی کہ فرشتے لکہنی والی اعمال کی جمع ہوتے ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ العلی ح سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **م ت** قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ **م** قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا **ت** آگی بڑہ گئے مفردون یعنی تنہا چلنی والے اور اسیکبار کہا صحابہ نے کون ہین مفردون ای رسول اللہ کی نقل کیا یہہ مسلم ترمذی نے یعنی سوال کی روایت کرنی مین دونو متفق ہین اور جواب مین مختلف

فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہہ جواب سلم نی حضرت
سی اور ترمذی نی یہہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کی یاد مین کہ دور کریگا
ذکر اونسی بوجہ اونکی یعنی گناہ پس دینگی قیامت کی دن ہلکی پہلکی **ف** ما المفردون سوال ہی صفت سی
کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کی لایق تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لئی جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہونچی تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئی بعضی
جہری ہوکر اونسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنی والون کو حضرت نی فرمایا کہ گہر قریب پہونچا جلد چلو
کہ بعضی جہری ہوکر آگی پہنچ گئی صحابہ نی صفت مفردونکی یعنی جہرون کی پوچہی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے
کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہین اس سی کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو سبقت کرنی والی نیکیون سے کو کہ وہ
وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لئی کذا ذکرہ السید رح اور مراد کثرت سی مواظبت اور
ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو ہی جاوی تو جلدی ذکر کر مشغول ہووے اور
ابن عباس نی کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ ذکر کرنے کی نمازون کی بعد اور صبح شام
سوتے بیٹہتی وغیرہا کی جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکرہ الطیبی رح اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيٰى
ابْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَذَكَرَ
الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ
خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ
كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ت حب ص تحقیق اللہ
تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی زکریا کیکو ساتہہ پانچ باتونکی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ
اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتہہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتہہ اونکی اور ذکر فرمایا
حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی سارے بیان فرمائی یہان تلک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون مین تمکو
یہہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کی ہی کہ نکلا دشمن پیچہی اوسکی

اوسکی وہ ڈرتا ہوا اپنی تا اوسکو پکڑلی بیان تلک کہ جب پاوی اوسکو تحقیق پس بچایا جان اپنی کو اون دشمنون سی
اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطانسی مگر ساتہہ ذکر اللہ تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی
ف کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کی بعد قول اَن تَعمَلوا بِہا کی یہہ ہی وَ اِنَّہ کَانَ یُبطِی بِہا
آخر تلک اختصار کی لئی فقط معنی بیان ہوتے ہین تحقیق یحیی تہی کہ تاخیر کرتی تہی ساتہہ اون پانچ باتونکی پس کہا اونسی حضرت
عیسی نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تجکو ساتہہ پانچ باتونکی تاکہ عمل کری تو اونپر اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین اونپر
پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرونمین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون مین اگر سبقت کری تو مجہپر ساتہہ باتونکی
تو خسف کیا جاؤن مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاؤن مین پس جمع کیا یحیی نی لوگونکو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بیٹہی
لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحیی نی تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتہہ پانچ باتونکی کہ عمل کرونمین اونپر اول پانچ باتونکی
یہہ ہی کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتہہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی کہ شریک
کرتا ہی ساتہہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص مال اپنی سی ساتہہ سونیکی یا چاندی کے
پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گہر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر کمائی طرف میری پس ہو غلام کہ عمل کرتا
اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک کے اپنی پس کونسا تم مین کا خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہووے غلام اوسکا ایسا اور دوسری
بات یہہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا تمکو ساتہہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو
اور طرف پس تحقیق اللہ تعالے قایم کرتا ہی مونہہ اپنا واسطے مونہہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک
کہ نہ التفات کرے اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو ساتہہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی
کے ہے جماعت مین کہ ساتہہ اوسکے ایک تہیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتے
ہین یا خوش کرتے ہے اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو روزہ سے کے بہت خوشبو
دار ہے نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی سے آور چوتہی یہہ کہ حکم کیا اللہ نے تمکو
ساتہہ صدقی کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کے ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتہہ
اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور آگی کیا اوسکو تو کہ مارین گردن آدمی کی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتہہ

قلیل اور کثیر کی یعنی سارا مال پس بہ لادیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے تمکو کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین حکم کرتا ہون تمکو ساتہہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو ساتہہ اونکی یعنی ساتہہ سننی اور اطاعت کرنی حاکم کی اور ساتہہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی بقدر ایک بالشت کی پس تحقیق نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جو شخص پکارنی پکار جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سی ہے پس عرض کیا ایک شخص نے اے رسول خدا کی اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتہہ پکارنی اللہ تعالی کی نام رکہا اللہ تعالی نے تمہارا مسلمان مومن اے بندون اللہ کی یہہ ترمذی مین ہے اور روایت کیا نسائی نے کچہہ اسی کذا ذکر العلی رح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تہی کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارنا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اسسی منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور کسیکو مدد اوسکی بہی نکرنے چاہئے بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاو کذا ذکر السید لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الجنات العلی حب ص قسم ہے اللہ کی البتہ یاد کرتے ہیں اللہ کو ایک قوم دنیا مین اوپر بچہونون بچہائی ہوئی کی داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نے ف کہا مصنف نے یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا چین والون کو منع نہ کرنی نعمت اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ بہی ثواب پاوینگی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی جنات علی مین کذا ذکر العلی ان الذین لا تزال السنتهم رطبة من ذکر الله یدخلون الجنة وهم یضحکون مو ص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ رہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی سی داخل ہونگی بہشت مین اور حال یہ ہی کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے

آداب الدعاء

یہہ بیان آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی ہین

ہین کہ کرنا اوسکا اچھا ہو قول مین اور فعل مین مِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُوْنَ رُكْنًا وَاَنْ يَكُوْنَ شَرْطًا
وَاَنْ يَكُوْنَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَّاْمُوْرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا ✤ بعضی اون مین سے
وہ ہین جو پہنچی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمون کی حکمون سی یعنی
مستحبات اور چیزون منع کی گئی سی جیسی مکروہات اور سوا اسکی یعنی وہ سب چیزین سی کہ کرنا اوسکا بہتر ہو
ترک اوسکے سی **ف** رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ اوسکی اندر داخل ہو
اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرأت وغیرہا رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین
وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ ✤ **م ت** اور وہ
آداب دعا کی بچنا حرام سی ہے کھانی مین اور پیتی مین اور پہنی مین اور کسب کرنی مین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے
ف یہہ آداب شرط دعا کی ہین اور لفظ حدیث کی نہین مذکور ہوئی ہین بلکہ مطلب اور حاصل
حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سی سب جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین
ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تک کذا ذکرہ الحرز الامین ✤ وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ✤ **مس** اور خالص کر
دعا کرنے واسطی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکری اور
ریا نکری یہہ رکن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی
جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتے ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنی والے ہوتی ہین اللہ کے لئی
دین کو یعنی دعا کو کذا ذکرہ العلی رحمہ اللہ وَتَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ ✤
م ت د ✤ اور پہلے کرنا عمل اچھی کا یعنی دعا کی پہلے کچہہ نیک کام کری مثل نماز صدقہ وغیرہا کی اور یاد
کرنا عمل اچھی کا نزدیک سختی کی یعنی کچہہ اپنی نیکی یاد کر کر دعا کری جیسی کہ قصہ غار والون کا مشہور ہی اور
اِس کتاب کی خاتمہ مین بہی مذکور ہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابوداؤد نی وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ ✤
عد حب مس اور ستہرائی یعنی میل کچیل سے اور پاکی یعنی نجاست سی نقل کی یہہ چارون نے
اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوْءُ **ع** وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ **ع** وَالصَّلٰوةُ ✤ **عه**

حصبس اور آداب دعا سے ہی وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین ہی اور مونہہ کرنا قبلہ کی طرف یہہ بہی
صحاح ستہ مین ہی اور نماز پڑہنی نقل کی یہہ چارون نے اور ابن حبان حاکم نے **ف** مراد یہہ ہی کہ دعا
کہ مانگتا ہی بعد نماز کی واقع ہو کہ نماز پہلے پڑہنی قبیلہ تقدیم عمل صالح کیسی ہے وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ ح
اور بیٹہنا دوزانو نقل کے یہہ ابو عوانہ نے وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ع اور
تعریف کرنے اوپر خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کی نقل کے یہہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ **د ت س حصبس** اور درود بہیجنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم
نے وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ **ت مس** اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکہی نقل کے
یہہ ترمذی حاکم نے **ف** منیۃ المصلی مین لکہا ہی کہ اگر ہاتہہ کہلی نہین رکہہ سکتا تو اس قدر کرے
کہ ایک ہاتہہ دوسری پر نہ رکہی کذا ذکرہ الفخر وَرَفْعُهُمَا **ع** وَاَنْ يَكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ
الْمَنْكِبَيْنِ **د مس** اور اوٹہانا دونو ہاتہون کا طرف آسمان کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین
اور یہہ کہ ہووے اوٹہانا دونون ہاتہون کا برابر مونڈہون کی نقل کے یہہ ابو داود احمد حاکم نے **ف**
اوٹہانا ہاتہونکا برابر سینہ کی بہی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹہانی مین
جو امر مشکل پیش آوے کذا ذکرہ الفخر اور مطلق اوٹہانا ہاتہون کا مستحب نہین ہی اس لئے کہ نہین مستحب
ہی تکبیر اس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتہہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹہانا ہی مثل حالت طواف
مین کذا ذکرہ علی وَكَشْفُهُمَا **ق** اور کہولنا دونو ہاتہونکا یعنی آستین وغیرہ سے یہہ موقوف
ہی **ف** موقوف خطابی یہہ ہی کہ شراح حدیث سے ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف صحابی
پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتہہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سے نہین ہے کذا ذکرہ الفخر
وَالتَّاَدُّبُ **م د ت س** اور آداب پکڑنا نقل کے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے
ف یعنی اچہی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا اسکی کی ظاہر

ظاہر اور باطن قولاً اور فعلاً یا ادب کری اگرچہ بتکلف ہو کذا ذکرا لفخر والعلی وَالْخُشُوعُ صو مص
اور فروتنی کرنے دلسی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف مراد خشوع سی سکون باطن کا ہی
کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکرا لعلی وَالتَّمَسْکُنُ مَعَ الْخُضُوعِ ت ÷ اور ظاہر کرنا مسکینی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَاَنْ لَا یَرْفَعَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّمَآءِ
م س ÷ اور یہہ کہ اوٹھاوی دعا کرنی والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نی
ف کہا مصنف نی کہ نماز کی حالت میں مراد ہے اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوی نماز میں
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ یَّسْاَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِاَسْمَآءِہِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہِ الْعُلٰی ÷
حب مس ÷ اور یہہ کہ دعا کری اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ ناموں اوسکی کہ اچھی ہیں اور صفتوں
اوسکی کہ بڑی ہیں نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اسلئی کہ اسماء
حسنی شامل ہیں صفات کو یا پہلی سی مراد اسماء علمی ہیں اور دوسری سی وصفی کذا قال العلی وَاَنْ
یَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَکَلُّفَہٗ ÷ خ ÷ اور یہہ کہ پرہیز کری قافیہ بندی سی اور تکلف کرنے سجع کی سی
نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ بھی عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہہ ہی کہ تکلف کر قافیہ بندی
منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکہتا ہی اور اگر از خود بمقتضای طبیعت شگفتہ کی قافیہ سجع ظاہر ہو مضائقہ
نہیں خوب ہی جیسی دعا سرور عالم میں ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ
لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ کذا ذکرا لعلی وَاَنْ لَّا یَتَکَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَنْغَامِ مو
اور یہہ کہ نہ تکلف کری گانیکا ساتھہ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موقوفاً
یہہ بھی خلاف تسامح سی نہیں کذا ذکرا لفخر وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآءِہٖ ÷ ج
ر مس ÷ اور یہہ کہ وسیلہ پکڑی طرف اللہ تعالی کی ساتھہ نبیوں اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار
حاکم نی ف حدیث عمر کی سی کہ استسقا میں ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کیسی

کرانہی کی حال مین بی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کیسی یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
اَنْ تَغْفِرَ لِیْ کہا مؤلف نی کہ وسیلہ کرنا مستحبات سی ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ
خ ✤ اور وسیلہ پکڑے ساتہہ نیکونکی یعنی سوا انبیا کی صدیقون کا اور علماء کا اور شہدا
کا نقل کے یہہ بخاری نی ف صالح وہ ہی کہ قایم ہو ساتہہ ادا کرنی کمال حق اللہ تعالی کے
جیسی قایم ہوتا ہی ساتہہ ادا کرنی حق بندونکی کذا ذکرہ العلی وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع اور پست کرنا آواز کا
نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف یہہ کمال ادب ہے کہ علی کی آگی آہستہ کلام کری وہ جانتا ہی چپکی پکار کی
بات کو آیۃ اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنی رب سی گڑگڑا کر
اور چپکی اور بعضی سلف سی منقول ہی کہ چپکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکہتی ہی پکار کر دعا کرنی پر کذا
ذکرہ العلی والفخر وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع ✤ اور اقرار کرنا ساتہہ گناہ کی نقل کی یہہ صحاح ستہ
مین وَاخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَاثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ
لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً اِلٰی غَیْرِہٖ ✤ د س ✤ اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ روایت کی گئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لئی کہ تحقیق اونہون نی نہین چہوڑی ہی کوی حاجت یعنی بیچ باب دعا کے
اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی نی ف اولی یہہ ہی کہ وہ دعائین پڑہی جو ور
عالم سی ثابت ہوی ہین ہر حال مین کہتی ہین ملا علی قاری کہ جمع کی ہین مینی وہ دعائین کہ منقول ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور مقید کسی وقت اور حالت مین نہین نام رکہا مینی اوسکا حزب الاعظم وورد الافخم
نہین شک ہی کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤن سی کہ بعضی مشائخ کبار نی جمع کی ہین مثل حزب البحر کے اور
اسماء اربعینیہ کے اور اوراد کبرویہ کی اور زینیہ کی چہ جای دعاء سیفی اور قداح اور مثال انکی کی کہ
نہین پہچانی جاتی ہی اصل انکی وَتَخَیُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ ✤ د ✤ اور اختیار کرنا جمع کرنی والیون کا
دعا سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی وہ دعائین اختیار کری کہ جامع ہون یعنی لفظ ہتوڑی
ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیۃ تک کی دَاٰنْ یُّبْدِیْہَا بِنَفْسِہٖ

وَاَنْ يَّدْعُوْا لِوَالِدَيْهِ وَلِاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ م یہہ کہ شروع کری ساتہہ نفس اپنی کی اور یہہ کہ دعا
کری واسطی ماں باپ اپنی کی اور بہائیوں اپنی مومنین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف شروع کری ساتہہ نفس
اپنی کی یعنی اول دعا اپنی لئی کری پہر جسکے لئی چاہی کری مثل اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ کی وَاَنْ لَّا يَخُصَّ نَفْسَهٗ
بِالدُّعَاءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا د ت ق اور یہہ کہ نہ خاص کری نفس اپنے کو ساتہہ دعا کی اگر ہووے
امام نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یہہ ادب منہیات سی ہی معنی یہہ ہین کہ اگر امام لوگونکا
دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کی کہ امام دعا کری اور مقتدی آمین کہتی رہین جیسی کہ مذہب شافعی ہی پس
اس صورت مین اگر اپنی نفس کو دعا مین خاص کری تو خیانت ہی لیکن جب سجدہ مین یا تشہد مین اور
غیر انکی مین امام اپنی نفس کے لئے دعا کری تو خیانت نہین ہی چنانچہ ثابت ہوئی ہی سرور عالم سی کذا فی
المنیۃ اور اگر امام نی اپنی لئی بہی دعا کی اور پہی مقتدیون کو بہی شریک کرلیا تو خاص کرنا اپنی نفس کا
نہوگا لیکن اگر نری اپنی لئی ہی دعا کرتا رہی تو شاید دعا مین تخصیص ہو یہہ منع ہی کذا قال استادی وَاَنْ
يَّسْئَلَ بِعَزْمٍ ع ÷ اور یہہ کہ سوال کری ساتہہ قصد کی یہہ صحاح ستہ مین ہی ف یعنی دعا کری مثلاً
اِغْفِرْلِيْ وَاَعْطِنِيْ یعنی بخش مجکو اور دی مجکو اور نہ کہی اگر چاہی تو دی اور چاہی تو نہ دی کذا قال العلی رح
وَاَنْ يَّدْعُوْا بِرَغْبَةٍ حب عو ÷ اور یہہ کہ دعا کری ساتہہ رغبت کی یعنی ساتہہ نہایت خواہش
کی نبی پروائی سی نقل کی یہہ ابن حبان ابو عوانہ نی وَاَنْ يُّخْرِجَهَا مِنْ قَلْبِهٖ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ
وَاَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَيُحْسِنَ رَجَاءَهٗ ÷ مس ÷ اور یہہ کہ نکالی دعا دل اپنی سی ساتہہ کوشش
اور کوشش کے اور یہہ کہ حاضر کری دل اپنی کو اور اچہی رکہی امید اپنی نقل کی یہہ حاکم نی ف لفظ
حدیث کی یہہ ہین اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ
لَاهٍ یعنی دعا کرو اللہ سی یقین کر کر ساتہہ قبولیت کی اسلئی کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل
کہیلنی والی سی اور قبولیت دعا مین نظر اپنی گناہون پر نکری بلکہ نظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار اپنی کی کری کہ
شیطان نی زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلی رح [illegible]

خ م + اور یہہ کہ مکرر کری دعاکو یعنی ایک مجلس مین یاکئی مجلسون مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نے

وَ اَقَلُّہٗ اَلتَّثْلِیْثُ د ی + اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کی یہہ ابوداود و ابن سنی نے

ف ابن مسعود سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ قَل دعا کا تین بار ہو

اور اوسط پانچ بار اور اکمل ساتہہ بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُلِحَّ فِیْہِ س مس عو + اور یہہ

کہ مبالغہ کری دعا مین نقل کی یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ نی ف یعنی مداومت کری اور بسیار اوکد و بار بار

الحاح کری کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ

تعالی دوست رکہتا ہی مبالغہ کرنی والون کو دعا مین کذا ذکرہ الحصن وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَۃِ

رَحِمٍ م ت + اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتہہ گناہ کی اور نہ کاٹنی ناتی کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے

ف ساتہہ گناہ کی یعنی ساتہہ ایسی چیز کی کہ اوسکی سبب سی گناہ مین پڑی جیسی کہ دعا کرے

یا اللہ مجہسی روپی دی کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکی ایسی دعا نکری کہ کمال بی ادبی ہی اور

ساتہہ کاٹنی ناتی کی کہ فلانی ناتی دار سی مجہسی جدا ای ہوجاوی اور مین نہ سلوک کرون اوس ہی سکو تخصیص

بعد تعمیم کہتی ہین اسلئی کہ قطع رحم گناہ مین داخل تہا پہر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کی لئی کذا ذکرہ علی

وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ س + اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتہہ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت

کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی مثلاً یعنی قد دراز دعا نکری کہ ٹہنگنا ہوجاون اور

سوا اسکی بہت چیزین ہین کذا ذکرہ علی وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ

مَا فِیْ مَعْنَاہُ خ + اور یہہ کہ نہ تجاوز کری حد سی دعا مین ساتہہ اسطرح کی دعا کری ساتہہ محال کی

یعنی مانند طلب نبوت کی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی محال کی ہو نقل کے یہہ بخاری نے ف یعنی

محال کی ہو یعنی مثلاً نہ دعا کری آسمان کی اوتر آنی سے اور زمین کی چڑہ جانی کی اور حیات ہی مانگنی

اور جوانی پہر آنی کی دعا کرنی ہی قبیلہ محال اور مافی معناہ کیسی ہی اسلئی کہ تحیز ہونا ہر امر مقصد کا محال ہے

کذا ذکرہ علی وَاَنْ لَّا یَتَحَجَّرَ خ د س ق + اور یہہ کہ نہ تنگ کری رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری

ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نی **ف** یعنی یون نہ کہی ای اللہ مجکو بخش مری ہو اگر تو چاہی بلکہ یقین کے ساتھ کہی بخش اسکے کہ کہنی میں
اللہ کی رحمت مین تنگی کرنا ہوتی ہی کذا ذکرہ العلی **وَاِنْ يَّسْاَلَ حَاجَاتِهٖ كُلَّهَا** **ت حب** اور
یہہ کہ مانگی خدا ہی سب حاجتین اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگی ہر ایک
تم مین سی پروردگار اپنی سی تمام حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی اوس ہی تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوی اور
نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہوی اوسکی کذا ذکرہ الفخر **تَاْمِيْنُ الدَّاعِيْ وَالْمُسْتَمِعِ** **خ م د**
س اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی پیچھی فراغ کی نقل کیا یہہ بخاری مسلم ابو داؤد
نسائی نی **ف** حدیث واسطے کہی ہی کہ جس جمع ہو ایک گروہ کہ بعض دعا کرین اور بعضی آمین کہین مگر کہ
قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی کذا ذکرہ الفخر **وَمَسْحُ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ** **د حب**
ق س اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتھہ دونون ہاتہون اپنی کی پیچھی ساتھ الہنا ہاتہہ کی مانند متکبرون
کی پیچھی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی **ف** ہاتہہ سیر کرنے
مین اصلی کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتہہ پر پہونچی ہی مونہہ پر پہونچی اور بجز اعضاء کذا ذکرہ الفخر **وَاَنْ لَا يَسْتَعْجِلَ**
بِاَنْ يَّسْتَبْطِئَ الْاِجَابَةَ اَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ **خ م د س**
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کری ساتھ اس طرح کی کہ دیر جانی قبولیت کو یا نہ کہی کہ دعا کی مین پس نہ قبول
کی میری نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی **ق** فرق دونون مین یہہ ہی کہ اول کہنا
مقام امید مین ہی اور دوسرا مقام ناامیدی مین کذا ذکرہ العلی

آداب الذکر

یہہ مین آداب ذکر کی کہ لازم او مستحب ہی کہ رعایت اونکی وقت ذکر کی **قَالَ الْعُلَمَاءُ وَيَنْبَغِيْ اَنْ**
يَكُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ نَظِيْفًا خَالِيًا کہا ہی عالمون حدیث کی نی لائق ہی یہہ
کہ ہووی جگہہ کہ جسمین یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو پاکیزہ خالی **ف** پاکیزہ ہو کوڑی کرکٹ میل کچیل سی پس نجاست
سی بطریق اولی پاک چاہی کہ اسمین تعظیم پروردگار کی ہی اس لئی مستحسن ہی کہ ذکر مکانون بزرگ مین
کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہیے کہ مجلس ذکر کو ساتھہ خوشبو کی معطر رکھی کہ محل حضور ملائکہ کا

ہی اور خالی ہو ایسی چیزون سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست
محبت دنیا کی سی اور خالی ہو رہنی غیرون کی سی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکر العلے والفخر
وَاَنْ یَکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلَی اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ + اور یہہ کہ ہووی ذکر کرنی والا اوپر کامل تر صفتون
بھلی کی **ف** یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل بچنی کے حرام سی اور طہارت اور اخلاص
اور باوضو ہونا اور دو زانو بیٹھنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کامل تر اسلئے کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہی
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ یَکُوْنَ فَمُہٗ نَظِیْفًا + اور یہہ کہ ہووی مونہہ
اوسکا پاک **ف** نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جھوٹ اور غیبت و تمام بُری باتون سی
کذا ذکر العلے وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ + اور اگر ہووی مونہہ مین تغیر سبب جب رہنی کی
یا کہانی سونیکے دور کری اوسکو ساتہہ مسواک کی **ف** اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتہہ توبہ
کی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ + اور اگر ہو بیٹھا کسی جگہہ متوجہ ہووے
قبلہ کی طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کیطرف مونہہ کرنا شرط نہین اور چاہئی کہ ذکر کو موقوف
بیٹھنی پر نہ رکھی اور اوسکی یاد سی غافل نرہی خواہ کہڑا ہو یا بیٹھا ہو اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا چت
لیٹا ہو تو بہی رو بقبلہ ہووے کہ وارد ہوا ہے خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ یعنی بہتر مجلس رو بقبلہ ہی
کذا ذکر العلے مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَوَقَارٍ + فروتنی کرنی والا ہو یعنی دل سی ذلیل جاننی والا ہو
یعنی فروتنی ظاہر مین کری اگرچہ دونو باتین بتکلف حاصل ہون ساتہہ آہستگی اور خاطر جمعی کی **ف**
آنکہہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کی رک جاتے ہین اور وہ باعث ہوتا ہے
کہلنی حواس باطن کا **بیت** چشم بند و لب ببند و گوش بند + گر نبینی نور حق بر ما بخند + کذا ذکر الفخر وَحُضُوْرُ
قَلْبٍ اور ساتہہ حضور دل کی **ف** ذکر حضوری دل سی افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ہی
ساتہہ رب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتہہ تفاوت مرتبہ کی یَتَدَبَّرُ مَا یَذْکُرُ وَیَتَعَقَّلُ
مَعْنَاہُ فکر کری اور تامل کری اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجہی معنی اوسکی **ف**

جَهِلَ شَيْئًا يُبَيِّنُ مَعْنَاهُ ۔ پس اگر نہ جانی کچھہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کری معنی
اوسکی **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ذکر قلیل ساتہہ حضور کے بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتہہ جہل و سستی کی کذا ذکرہ علی
وَلَا يَحْرِصُ عَلَى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ ۔ اور نہ حرص کری اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی کی
ف کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادای ذکر کو ساتہہ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کے ہی اس لئی کہ مرغوب
حضور ہی ساتہہ محبوب کے کذا ذکرہ علی فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبُّوا اَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس وسطی
اسکی یعنی وسطی تدبر اور سمجھنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکھا ہی عالمون نی یہہ کہ دراز کری آواز اپنی ساتہہ
قول لا الہ الا اللہ کے **ف** دراز کرے آواز یعنی جہان مد جائز ہی یا تمنّد الف لا کی لیکن نہ زیادہ
کری اوپر مقدار پانچ الف کی اور نہین جائز ہی وقف اوپر لفظ الہ کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا بہر جانا چاہئی
کہ درازگی ذکر ہی چلانا نہین سمجھا جاتا ہی کہ چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما ہمارے نی کہ آواز بلند کرنی
حرام ہی مسجد مین اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو کذا ذکرہ علی وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوعٍ وَاجِبًا كَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا
لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى يَتَلَفَّظَ بِهٖ وَيُسْمِعَ نَفْسَهُ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی شرع مین
فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچھہ اوس سے یہان تلک کہ بولی ساتہہ اوسکی اور سناوی نفس
اپنی کو **ف** یہہ تمام حکم بیچ اوس ذکر کی ہین کہ شارع نی حکم کیا ہی کہ پڑہا جاوی زبان سی جیسی
قرأت نماز کے اور التحیات وغیرہا پس یہہ معنی نہین ہین کہ جو یاد کری اللہ کو دل مین بغیر بولنی
زبان کے نہین ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر دل کی بلکہ ذکر دل کا
افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ ہی
جو بقدر کفایت کی ہو کذا ذکرہ علی وَاَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِيْمَا شُرِعَ بِغَيْرِهٖ ۔ اور بہترین ذکر کا
قرآن پڑہنا ہی مگر بیچ اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر ساتہہ غیر قرآن کی **ف** وہان قرآن پڑہنا
بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع ہین یہان تسبیحات پس اس جگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہی کذا ذکرہ علی
وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ بَلْ كُلُّ مُطِيْعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ

فهو ذاکر اور بعضون نے فضیلت ذکر کی مخصوص کی یعنی لا اله الا الله کی اور سبحان الله کی اور الله اکبر کی بلکہ
تابعدار واسطے الله تعالی کی ہی کسی کام میں پس وہ ذکر کرنی والا ہی خلاف ہی بعضون سعد بن جبیر منقول ہی
ت ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی الله بلکہ ذکر آن است کہ رو یاد کنی وقت گناہ کذا ذکرہ النووی و اذا
وَأَيْقَظَ الْعَبْدُ بِهِ الْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِي الْأَوْقَاتِ
وَالْأَحْوَالِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ تَعَالَى كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ كہا ہی
علماون نی اور جب ہمیشگی کرتا ہی بندہ اوپر ذکرون کی کہ روایت کی گئی ہی نبی صلی الله علیہ وسلم سے صبح کو اور شام
کو اور بیچ حالتون کی اور وقتون مختلف کی رات کو اور دنکو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والی مردون میں خدا تعالی کو
اور عورتون بہت ذکر کرنی والیون سے ف یعنی جس مرد و عورت نی ذکرون نقل کی سے ہمیشگی کی وہ
ذَاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ سی کہ فضیلت اوسکی پہلی گذری اور الله تعالی نی اونکی حق میں فرمایا اعد الله
لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا یعنی طیار کی الله نی اونکی لیے بخشش اور اجر بڑا کذا ذکرہ العلی وینبغی لمن کان له
وِرْدٌ وَفَاتَهُ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِيبَ صَلَاةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فَاتَهُ أَنْ يَتَدَارَكَهُ
وَيَأْتِيَ بِهِ إِذَا تَمَكَّنَ اور لایق ہی واسطے اوس شخص کے کہ ہو اوسکی لیے وظیفہ بیچ ایک وقت کی رات
یا دن سے یا پیچھی نماز کی یا سوا اسکی یعنی جمعہ میں یا مہینی میں یا سال میں پس فوت کری اوسکو یعنی عذر یا بلا عذر
تو لایق ہی کہ تدارک کری اوسکا و بجا لاوے اوسکو جب کہ ممکن ہو اوسکو ف یعنی قادر ہو اوسپر فرمایا
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نی کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کی اور ظہر کی ادا کرلی تو لکھا
جاتا ہی گویا کہ رات ہی کو پڑہا تہا کذا ذکرہ العلی وَلَا يُهْمِلُهُ نَعْتًا دَ الْمُلَازَمَةَ عَلَيْهِ وَلَا
يَتَسَاهَلُ فِي قَضَائِهِ اور نہ چھوڑی اوسکو بالکل تو کہ عادت کری رہی ملازمت کی یعنی مداومت
اور محافظت کی ورد پر اور نہ سستی کری بیچ قضا اوسکی کی اوقات الاجابة لَيْلَةُ الْقَدْرِ
ت س ق مس یہ بیان ہی وقتون قبولیت دعا کا یعنی ان وقتون میں دعا جلد
قبول ہوتی ہی اونمین سے ایک لیلة القدر ہی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی ف ظاہر یہی

ایک قوم سے نقل کی ہی کہ اوس رات مین درخت سجدہ کرتی ہین اور اوس شب مین بیدار رہنی کا ثواب آیا ہی اور مختار یہہ ہی کہ معتبر جاگتی رہنا اکثر رات کا ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور اگر ساری رات جاگی اور موجب ملال و خلل کا ادا فرائض و سنتون موکدہ مین نہو تو افضل ہی والا بقدر کہ توفیق قیام کی یاوی مقصود حاصل ہی کذا ذکر الفخر وَيَوْمُ عَرَفَةَ ؛ ت اور دن عرفہ کا یعنی نوین تاریخ ذیحجہ کے نقل کی یہہ ترمذی نی وَشَهْرُ رَمَضَانَ ؛ ل اور مہینا رمضان کا نقل کی یہہ بزار نی وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ؛ ت مص اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے حاکم نی وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س ق حب مص اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی وَنِصْفُ اللَّيْلِ ؛ ط اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نے اَلثَّانِيْ ؛ ا ص آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی ف یس سبب روایت اول کی ٹہیک اوسی رات وقت قبولیت کا ہی اور سبب دوسری روایت کی تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ؛ ا ص اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ؛ ا اور تہائی رات اخیر نقل کی یہہ احمد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہر شب جب اخیر تہائی رات ہوتی ہی تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہی آسمان دنیا پر یعنی ساتھ رحمت اور فضل کی تجلی فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ کون ہی کہ سوال کری مجہسی تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین اسیطرح صبح تلک فرماتا ہی کذا ذکر الفخر وَجَوْفُهُ ؛ د ت س مس طر اور درمیان تہائی رات اخیر کا یعنی شروع چہتی حصہ کا نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی وَوَقْتُ السَّحَرِ ؛ ع اور وقت سحر کا نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف بعضون نے کہا کہ سحر کہتی ہین وسوقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نے چہٹی حصہ اخر کو کہا ہی بعضی مشایخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون بہشت کا کہ اللہ تعالی نے دنیا مین رکہا ہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ کو میسر ہوتی ہی بیت ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ ؛ از یمن دعای شب و ورد سحری بود ؛ کذا ذکر الفخر وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ اَرْجَى اَخْلَافِ دَمِيْهَا مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ فِيْ خُطْبَةِ الْاُوْلٰى اِلٰى اَنْ يَقْضِيَ الصَّلٰوةَ

ص د + اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین سی ساعت جمعہ مین امید
قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی بین بیٹھنی امام کے سی منبر پر خطبہ کی لئی تمام ہونی نماز تلک
نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نی **ف** ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد بیٹھنی امام کیسی بیٹھنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلے اور طیبی نی بیٹھنی سی بیٹھنا درمیان دونون
خطبونکی مراد رکہا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى السَّلَامِ
مِنْهَا + **ت ق** + اور جسوقت سی کہ قایم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ ترمذی
ابن ماجہ نی وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُصَلِّيْ **خ م س ق** + اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کہڑا ہوا نماز
پڑہتا ہو نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی **ف** ترجمہ ساری حدیث کا یون ہی فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین موافقت کرتا اوسکے مسلمان حال یہہ کہ وہ
کہڑا ہوا مانگتا ہو اللہ سی خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ قلیل فرماتے
تہی ساعت کذا قال العلے وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ + **مو ت** + اور کہا
بعضون نے پیچہی عصر کی غروب آفتاب تلک نقل کے یہہ موقوفاً ترمذی نی وَقِيْلَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ **د س مو ط ا د ت س م س** + اور کہا بعضون نے آخر ساعت دن جمعہ کے
نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی نی مرفوعاً اور موقوفاً موطا مالک ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے
وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ + اور کہا بعضون نے
بعد طلوع صبح صادق کی پہلے نکلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نی پیچہی نکلنی آفتاب کے وَذَهَبَ
اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رض اِلٰى اَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِشِبْرٍ اِلٰى ذِرَاعٍ + اور گئی ہین ابو ذر
غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچہی ڈہلنی آفتاب کی ہی تہوڑا سا ایک ہاتہہ تلک قُلْتُ
وَالَّذِيْ اَعْتَقِدُهُ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰى اَنْ يَقُوْلَ
اٰمِيْنَ جَمْعًا بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا

بشبر
ایک بالشت

بَیَّنْتُہٗ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَوْضِعِ ٭ کہا مصنف نی اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون
مین یہہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنی امام کی الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنی امام کی آمین کو جمع کرنی کر
درمیان حدیثون کے وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ بیان کیا مینی اوسکو بیچ غیر اس جگہہ
کے ف کہا فخر الدین شارح نی کہ مصنف نی منہیہ مین تین حدیثین روایت کے ہین اور اوسی
یہہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ مین نی اور غیر میرے نی جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا ہے
کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتے ہی پھر مصنف واسطی ترجیح قول اول کے امام نووی سی تائید لایا
اور کہا فَقَالَ النَّوَوِیُّ رَحِمَہُ وَالصَّحِیْحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ غَیْرُہٗ مَا ثَبَتَ
فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ ٭ اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نی
شرح مسلم مین اور صحیح بلکہ ٹہیک اور مناسب تر کہ درست نہین ہی سوا اوسکی وہ چیز ہی کہ ثابت ہوی صحیح مسلم مین حدیث
ابی موسی اشعری سی ف کہ روایت کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ ساعت ہی درمیان مین بیٹہنی امام کے
خطبی کی لئی منبر پر اخیر نماز تک اور صحیح مقابل مین ضعیف کی ہی اور صواب مقابلہ مین خطا کی کذا ذکر العلی اور اعمال روز جمعہ کی
یہہ ہین کہ جانے نہانی کی لئی اپنی گہر سی اور پہین لیوی اور ناخون کترا دی اور کہا دی اور خوشبو لگا دی
اور تیل ڈالی اور کنگہی کرے ڈاڑہی مین اور جو کچہہ میسر ہو صدقہ دیوے اور بعد زوال کی نہ حاضر
ہووی مجلس میر یا قوم اپنی سے اور مشغول ذکر اور دعا مین رہنی غروب تلک کہ بجب صحیح
قول کے ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہی اور بعد نماز جمعہ کے ملاقات کری بہائی
مسلمانون سی اور عیادت کری بیمارون کے اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری
اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کرے ساتہہ کسب حلال کی اور کہی
سات بار شب جمعہ اور دن جمعہ مین اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ
اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ اَمْسَیْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اور جو کوئی عادت کرتا ہے اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکہا جاتا ہے منافق اوس کتاب میں
کہ نہ محو کی جاتی ہے اور نہ بدلی جاتی ہے یعنی لوح محفوظ میں اور مہر کر دیتا ہے اللہ تعالے اوپر دل
اوسکی اور نہیں قبول کی جاتی ہے طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا احادیث
صحاح سے کذا فی وظائف النبی **أحوال الإجابة** یہہ بیان ہے حالتوں قبولیت
دعا کا **فصل** مصنف نے دعا کرنے والے کا اور وقت ظرف ہے واسطے دعا کرنے والے کے
پس ظاہر ہوا اس سے فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ
کی کذا ذکر العلی عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ **د مس** نزدیک اذان کہنے کے واسطے نماز کے
نقل کی یہہ ابو داؤد و حاکم نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں
ہیں کہ رد نہیں کی جاتیں درگاہ عزت وکبریا سے ایک اون دو چیزوں میں سے دعا ہے
نزدیک اذان کی کذا ذکر الفخر وَبَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ **د ت س حب**
اور درمیان اذان و تکبیر کی نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف**
کہا میرک شاہ رح نے کہ زیادہ کیا ترمذی نے کہ عرض کی صحابہ نے پس کیا کہیں ہم یا رسول اللہ
یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان میں فرمایا سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی مانگو اللہ تعالی
سے عافیت دنیا و آخرت میں اور عام ہے کہ دعا متصل اذان کی کرے یا فاصلہ سے مگر بہتر یہی ہے کہ
متصل کرے کذا ذکر العلی والفخر **ح** وَبَعْدَ الْحَيْعَلَتَيْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ
مس اور پیچھے حی علی الصلوة حی علی الفلاح کی واسطے اوس شخص کی کہ اوتری اوس پر
غم یا سختی نقل کی یہہ حاکم نے **ف** کرب کہتے ہیں فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتے ہیں عذاب
اور محنت کو اور احتمال رکہتا ہے کہ او شک راوی کا ہو دے یعنی حضرت نے لفظ کرب کا فرمایا
یا شدت کا کذا ذکر العلی وَعِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **حب ط مو ط**
اور نزدیک صف جنگ کی اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی نے

مرفوعاً اور موقوفاً موطا مین وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ؛ د اور نزدیک
ملنی لڑائی والون کی بعضی اونکی بعضو نکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی جب مسلمان
کافرون پر حملہ کر کر ملجاوین اور زخم پر زخم لگنی لگین وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ؛
ت س اور پیچھی نمازون فرض کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی ف کیونکہ وہ
افضل وقت ہی اوسمین بہت امید قبولیت کی ہے اور یہہ وقت متصل فرض کی ہی
بعد سلام کی اور اگر بعد سنتون کی ہووی کی اور ذکر ماثور کی مراد رکھین امید ہی کہ یہی حکم ہو کذا ذکر
الفخر والعلی وَفِي السُّجُودِ ؛ م د س اور بیچ سجدہ کی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی
ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ حالت سجود کی بندہ پروردگار اپنی سی بہت نزدیک ہوتا ہے
پس اس وقت مین بہت کرو کذا ذکر الفخر وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ؛ ت اور پیچھی پڑھنی قرآن کے
نقل کی یہہ ترمذی نی وَلَا سِيَّمَا الْخَتْمِ ؛ ط مو ص اور خصوصاً پیچھی ختم قرآن کی یعنی اوس وقت
مین بہت امید قبولیت کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نی خُصُوصًا مِنَ الْقَارِئِ
ت ط خصوصاً پڑھنی والی سی یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتی ہی پڑھنی والی سی نقل کی یہہ ترمذی
طبرانی نی وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ ؛ مس اور نزدیک پینی پانی زمزم کے نقل کی یہہ حاکم نے
وَبِحُضُورِ الْمَيِّتِ ؛ م عنہ اور نزدیک حاضر ہونی کی پاس ہونی کی یعنی قریب المرگ کی
یا مردی کی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتی ہین اور یہہ ترجمہ اوسکا
کہ لفظ حضور کو زیر پڑھین اور جب پیش پڑھین گی معنی یہہ ہونگی کہ جملہ احوال اجابت سی حالت حضور کی
ہی اور قوی روایت پیش کی ہی اور اسی طرح اعراب ورضی لفظ صیاح اور اجتماع کی مین کذا ذکر العلی
وَصِيَاحِ الدِّيَكَةِ ؛ خ م ت س اور نزدیک آواز مرغون کے نقل کی یہہ بخاری مسلم
ترمذی نسائی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی
سی زیادتی کرم اوسکی کی وہ مرغ دیکھتا ہی فرشتونکو کذا ذکر العلی وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِينَ ؛ غ ؛ اور

نزدیک جمع ہونی مسلمانون کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف جس جگہہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ
اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہی کذا ذکرہ العلی وَفِی مَجَالِسِ الذِّکْرِ خ م ت
اور مجلسون ذکر مین نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف اسمین داخل ہین مجلسین علم کی اور تلاوت کے
کذا ذکرہ العلی وَعِنْدَ قَوْلِ الْاِمَامِ وَلَا الضَّالِّیْنَ م د س ق اور نزدیک کہنی امام
کی ولا الضالین یعنی سوقت بہی فرشتی آمین کہتی ہین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ م د س ق اور نزدیک آنکہہ بند کرنی میت کی یعنی بعد
جان نکلنی کی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ط مر اور نزدیک تکبیر نماز کی
نقل کی یہہ طبرانی ابن مردویہ نی وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ د ط مر اور نزدیک برسنی مینہ کی نقل کی یہہ
ابوداود طبرانی ابن مردویہ نی رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ فِی الْاُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ
طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَ ہٗ روایت کیا اسکو شافعی نی بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد
رکہتا ہون مین بہت علما متقدمین سی پانا قبولیت کا نزدیک اوترنی مینہ کی قلت وَعِنْدَ رُؤْیَةِ الْکَعْبَةِ ط کہا
مصنف رح نے کہتا ہون مین اور نزدیک دیکہنی کعبہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی ف جو دعا چاہے سو کری اور بعضون نے کہا ہے
یہہ پڑہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعا جامع ہی کذا ذکرہ العلی وَبَیْنَ
الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِکَ مُجَرَّبًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَہْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَیْہِ
الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ عَنِ الشَّیْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِیِّ اور درمیان دو نام بزرگ
اللہ تعالی کی سورہ انعام مین یاد رکہتی ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سی اور صریح بیان کیا اسپر یعنی
اسپر کہ دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبد الرزاق رسعنی نی تفسیر اپنی مین شیخ عماد مقدسی
سی ف نام اللہ تعالی کا سورہ انعام مین دوبار ایک جای مذکور ہوا ہی اس آیت مین
مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ
سی مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی [illegible] لاکہہ حدیثین مع متن و سند کی جانتا ہو کذا ذکرہ الفخر

أَمَاكِنُ الْإِجَابَةِ فَكَالْمَوَاضِعِ الشَّرِيفَةِ ۞ مکان قبولیت دعا کے مکان
بزرگ ہین یعنی مانند مساجد وغیرہ کی ف کاف فکالمواضع کا زائد ہی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی گئی
ہی وہ مکان بزرگ ہین چاہئی یون تھا کہ کہتا مصنف ہی المواضع الشریفة کذا قال العلی قَالَ الْحَسَنُ
الْبَصْرِيُّ فِي رِسَالَتِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى يُسْتَجَابُ هُنَاكَ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا
کہا حسن بصری رحمہ اللہ نی بیچ رسالہ اپنی کی کہ بھیجا تھا طرف اہل مکہ کی تحقیق دعا قبول کیجاتی ہی اس جگہہ
بیچ پندرہ جگہہ کی ف جب حضرت حسن بصری مکہ سی کوچ کرنی لگی طرف بصرہ کے تو نامہ لکھا اہل مکہ کو جس مین
وہ حدیثین لکھین کہ وارد ہین فضیلت ہمسایگی وہانکی کی اور یہہ بی لکھا ان الدعاء آخر تک اور پندرہ پر حصر نہین
کیا ہی بلکہ بعضی مواضع مذکور کئی ہین سوا انکی اور بہی ہین مثل رکن یمانی اور مابین رکنین وغیرہما کی کذا ذکرہ العلی
رح فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ ۞ بیچ جگہہ طواف کی یعنی جسکو مطاف کہتی ہین وقت طواف کی وہان
دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کی ف ملتزم اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ درمیان دروازہ کعبہ کے
اور حجر اسود کی ہی لوگ وہان چمٹتی ہین واسطی تبرک کی اسلئی ملتزم نام رکہا گیا مقدار اوسکی اتنی ہی کہ ایک
ہاتہہ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتہہ دروازہ کعبہ پر پہونچی کذا ذکرہ الفخر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ
وَعِنْدَ زَمْزَمَ ۞ اور نیچی پرنالہ کعبہ کی اور اندر کعبہ کی اور نزدیک زمزم کی ف یعنی وقت کہری ہونے
کی قریب چاہ زمزم کی یا وقت پینی پانی اوسکی کی کذا ذکرہ العلی وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعَى
وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلَاثِ ۞ اور صفا
اور مروہ پر اور بیچ جگہہ دوڑنیکی درمیان صفا مروہ کی اور پیچہی مقام ابراہیم کے یعنی بعد ادا کرنی دو رکعت
طواف کی اور عرفات مین یعنی دن عرفہ کی حالت احرام مین پیچھی زوال سی صبح تک اور مزدلفہ مین یعنی عید کے
رات مین آفتاب کی نکلنی سی پہلی تلک اور منی مین اور نزدیک جمرات تین کی یعنی وقت رمی کی ف
ظاہر یہہ ہی کہ تمام منی محل قبولیت کا ہی اسلئی کہ مکان حاجیون کا ہی خصوصاً وقت عبادت کی مسجد خیف مین
اور ملتزم مین یون دعا کری کہ بعد طواف کی پردہ کعبہ کا پکڑی اور رخسارہ اور مونہہ اپنا اوسپر رکہی اور

تمام بدن اوس سی لگاوی اور یہہ پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّي وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاَخْشَى

مِنْ عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ کذا ذکر العلی قُلْتُ وَاِنْ لَمْ يَجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي [illegible] صحيح عَلَى اَنَّا قَدْ رُوِّيْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِي الْمُلْتَزَمِ حَدِيْثًا

مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِيْقِ اَهْلِ مَكَّةَ * کہا مصنف نی کہتا ہون اور اگر نہ قبول کیجاوے دعا نزدیک قبر نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی لیکن کس جگہہ مین قبول کیجاوی یعنی سلفی کہ وہ افضل جگہون مین سی ہی وجود اسکی تحقیق ہم روایت

کی گئی ہین بیچ قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل مکہ کیسی ف حدیث مسلسل قسم حدیث سی کہ راوی

اسناد کی وقت روایت کے ایک حالت پر ہون جیسکہ سب نی قسم کہائی وقت روایت کے وغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا

یہہ ہی کہ ابن عباس نے روایت کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول

ہوتی ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتاہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتاہی اللہ تعالی دعا اوسکی اور کہا

ہر راوی نی راویون اس حدیث سی مصنف تک وقت روایت کی کہ قسم خدا کی دعا نہ کی مینی اللہ تعالی سے

ہرگز مگر کہ قبول کی اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکر الفخر اَلَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ یہہ بیان ہی اون لوگونکا

کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ خ م د اونمین سی ایک بیچارہ

ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نی ف یعنی غمزدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوائے اللہ

تعالی کی نہووی شیخ [illegible] ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نرکہتا تہا

اوسنی کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لئی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازی قبولیت کی

مضطر کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ [illegible] اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکو دوست کہتا ہی کذا ذکر الفخر

وَالْمَظْلُوْمُ م ص د ع اور مظلوم نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف روایت کی ابو ہریرہ نی تین آدمی

ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے

اور قبول کرتاہی [illegible] کی لئی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی

بزرگی کی کہ مدد کرونگا [illegible] اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر [illegible] کہ پیغمبر

مظلوم کی بددعا سی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ
فَاجِرًا ۱ مص اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کی یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ کَانَ
کَافِرًا ۱ حب اور اگرچہ ہووی مظلوم کافر نقل کی یہہ ابن حبان احمد نی ف اختلاف کیا ہی
علما حنفیہ رح نی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہیں فتوی اس پر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسیکہ ذکر کیا جنیدی
نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وَمَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ
اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہیں سنیگا کذا ذکر العلی دَعْوَۃُ الْوَالِدِ
دت ق اور باپ نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کی بیٹی کی حق مین
دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ
کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ کذا ذکر العلی وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ۲ ت ق حب اور بادشاہ عدل
کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ
خ م ق اور آدمی نیکبخت نقل کی یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندے
کی اوس طرح ادا کری جیسیکہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوس پر کذا ذکر الفخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ
بِوَالِدَیْہِ م اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتہہ ماں باپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
بر یہہ ہی کہ سلوک کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اونکی طلب کری کذا ذکر الفخر وَالْمُسَافِرُ
د ر ق اور مسافر نقل کی یہہ ابوداود بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج
اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی وَالصَّائِمُ حِیْنَ
یُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار جسوقت افطار کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان
نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد رکہیں
تو بہی جائز ہی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ م د مص اور مسلمان

تو بہی جایز ہی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ رِدَاءُ الْاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مدمص ؛ اور مسلمان
کہ دعا کری بہای مسلمان اپنی کی لئی پیٹ پیچہی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ نے ف
اس لئی کہ خالص ہوتی ہی ریا سی اور اگر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غایبانہ
کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہای اپنی کی لئی غایبانہ مستجاب ہے
نزدیک سر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی یہہ بہای اپنی کی لئی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہی
فرشتہ آمین اور تیری لئی بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ مَالَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ
اَوْ يَقُلْ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ مص ؛ اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری ساتہہ ارادہ ظلم کی یا کسی تریا
کا ٹنی ناتی کی یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی میں نی پس قبولیت کیا گیا میں نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی
مسلمان کی دعا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کری یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی میں نی قبول کی گئی
جب یہہ کہتا ہی نہیں قبول ہوتی کذا ذکر العلی اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ
عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ام ؛ تحقیق واسطی اللہ غالب و بزرگ کی بندی آزاد میں یعنی دوزخ کے
آگ سی ہر دن اور ہر رات میں واسطی ہر بندی کی اونمین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی وَاسْمُ اللّٰهِ اسم اعظم
تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ مس ؛ اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوے
اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطیں دعا کی پای جاویں اور جب مانگا جاتا ہی ساتہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت میں ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہی تجہکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنی والوں میں سی نقل کی
یہہ حاکم نی ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصۃً یا سب مومنوں کی لئی فرمایا
کیا نہیں سنتی ہو تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ یعنی یونس کو نجات
دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہیں ہم مومنوں کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الہی میں پوشیدہ ہی مثل لیلۃ

لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی نی فرمایا ہے
کہ شرط یہ ہی کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دل مین سوا اوسکی کوی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضہ
نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کری اوسکو اسم اعظم پس دکہایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہ ہے
ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ✤ ✤ اور بہت سی قول اولیاء اللہ کی اسمین وارد
ہوی ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہی بسبب خوف درازگی کتاب کے
اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نے لکھا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ
بزرگون نے نقل کی ہین آجاتی ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَالِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ
یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُغْنِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ
یَا حَیُّ وَ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ
یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ✤

کذا ذکر العلی والقرنوح د اسم اللہ تعالی الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ✤ عہ حبس ۱ ✤ اور نام اللہ
بزرگ کا ہر وہ جو جب مانگا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتہہ اوسکی قبول
کرتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ مین
گواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق توہی ہی اللہ نہین کوی معبود مگر تو ایک اور بی پروا
کہ نہین جنا یا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوی نقل سے کے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین فقط ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ

اللّٰہُ لَا اَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی آخِرِہٖ ؛ مص یا اسم اعظم یون آیا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسے بوسیلا اسکی کہ توہی ہی اللہ تنہا ابی پروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کے
ہیں نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ
بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عہ حب مس مص اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو
جب دعا کیا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اسی
دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بوسیلا اسکی کہ تیری لیئی ہی سب تعریف نہین
کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا آسمانون
اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی
نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ
العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن
حبان کی روایت مین اسی لئی رموز انکی اوپر لکہنی چاہئین اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ
زیادہ آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛ عہ حب مس ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی یہہ
چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ
اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؛ د ت ق مص اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی
ایک یہہ ہی معبود اور تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنے والا مہربان اور دوسری
آیۃ ابتدا سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبر گیری
کرنی والا جان کا نقل کی یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ

فِیْ سُوَرٍ اَلْبَقَرَۃِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ ؛ مس اور نام اللہ بزرگ کا تین سورتوں میں ہے سورۃ بقرہ میں اور آل عمران میں اور طہ میں نقل کی یہہ حاکم نے قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُہَا فَوَجَدْتُ

اَنَّہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّہُ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ جَمْعًا

بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ ؛ کہا قاسم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس ڈہونڈہا میں نے ان سورتوں کو پس پایا میں نے ان سورتوں میں کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہے کہا مصنف نے کہتا ہوں میں اور نزدیک میرے یہہ ہے کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم واسطے جمع کرنیکے درمیان دونوں حدیثوں کے ف حدیث اسماء کیسی کہ متن میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہے یعنے بقرہ اور آل عمران اور طہ میں اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ان سورتوں میں آیا ہے سورہ بقرہ اور آل عمران میں تو ظاہر ہے لیکن سورہ طہ میں اول میں اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی ہے اور آخر میں ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مصنف نے جمع کرنے اور توفیق دینے دونوں حدیثوں کی لئے یہہ نکالا کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے کذا ذکرہ الفخر ولما دیناہ فی کتاب الدعاء للواحدی

عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو واسطے اوس چیز کی ہے کہ روایت کی گئی ہم اوسکو بیچ کتاب الدعا کی کہ تصنیف واحدی کی ہے یونس بن عبد الاعلی سے اور اللہ تعالی بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بہی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے ؛

اَلْقَاسِمُ ہٰذَا ہُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ صَدُوْقٌ ؛ اور قاسم کہ ذکر کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہے کہ شامی تابعی یار ابو امامہ کا ہے صحابی کا ہے سچا ؛ وَاَسْمَاءُ اللّٰہِ تَعَالَی الْحُسْنَی

الَّتِیْ اَمَرَنَا بِالدُّعَاءِ بِہَا تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاہَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ؛ خ م

ت س ق مس حب لَا یَحْفَظُہَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ؛ خ اور نام اللہ بزرگ کے جو حکم کئے گئے ہیں ہم ساتھ پکار نے اللہ کے ساتھ اونکی ننانوے نام ہیں جو شخص یاد کرے اونکو

داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اونکو
کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کے یہہ بخاری نے **ف** حکم کئی گئے ہین ہم یعنے
اس آیت مین وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا یعنی اللہ کی سئے نام ہین اچھی پس پکارو
اوسکو ساتھہ اونکی آور کہا مصنف نی کہ اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ معنی احصاہا کے
پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکے یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت
مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا ہے پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکے
اور عمل معانی اونکی پر کیا اور بعضون نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود مین اور
اس حدیث مین حصر اسما حسنی کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور
ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامونکی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کے ہین کہ سوا
اوسکے کوئی نہین جانتا اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوی نہین جانتا اور ہزار
نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اونمین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو
زبور مین اور سو کلام اللہ مین اونمین سی ننانوین ۹۹ لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ
اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سی منقول ہی کہ ڈہونڈہی مین نی اسما باری تعالی کی قرآن مین
ایک سو تیران پائی مین نی ولیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر و غفور اور غفار کی اور مانند اونکی

پس بعد دور کرنے مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکرہ علی القمر ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہے اور
یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کر سکتے ہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً اور اور نام اطلاق
کرتے ہین اگرچہ بمجاز ہووین پس یہہ بزرگتر سب نامون کا ہوا اور معا سنے تمام نامونکی
چاہئی کہ متصف ہووی بندہ ساتھہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنے مین حاصل کری چنانچہ نصیب
بندہ کا شرح اونکی بیان ہوگا اور یہہ نام تعلق کی لئی ہی نہ تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لئی اور نصیب بندے کا اس نام سی

نام سی تا لگی ہی یعنی لگاوکری اوس سی مثل لگاو تجہ کی ساتہہ مانگی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکہی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتہہ غیر اوسکی کی نہ رکہی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری اَلرَّحْمٰنُ
اَلرَّحِیْمُ بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان خلق پر
ہو اور سبھون پر نظر ساتہہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دنیی والا
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈہونڈہی اور دفع کرنے بُری چیز مین سعی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی بر لائی بلا غرض اور بغیر عوض اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسیکی
قبضہ قدرت مین ہی اور وہی بی نیاز ہی سب سی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ
درگاہ اوسکی کا اور گدا اگلی اوسکے کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سی
کری اور واجب ہی کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسیکی اور بی نیاز ہووی سب سی
بالکل اور ظاہر کری احتیاج اپنی اسی اور ڈر اور امید نہ رکہی اسی اور تصرف کری ملک نفس اور دل
اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کری انکو طاعت حق پر اور
حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ سی کسی نی وصیت چاہی فرمایا
بادشاہ دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لئی کہ بادشاہی اور
ملک رانی آزادی اور بی نیازی مین ہی اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون
سی اور نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادونکو حظون
بشریت سی اَلسَّلَامُ سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووے اخلاق
بُرون سی اور کامون ناکارہ سی اَلْمُؤْمِنُ امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت
مین نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی بُرائی اور غیر کی بُرائی سی
اَلْمُهَیْمِنُ نگہبان ہر چیز کا ساتہہ کمال قدرت کی اور مطلع خلق پر ساتہہ رزقون اور احوالون
کے نصیب بندی کا یہہ ہے کہ غالب ہووے اوپر اوصاف اپنی کے اَلْعَزِیْزُ

غالب حکم مین اور بلی بہ تاکہ کوئی اوسپر غلبہ نپاوی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس اور ہوا اور شیطان پر
اور متحمل ہووی علم او عمل اور عرفان مین اَلْجَبَّارُ درست کرنیوالا کاموں بگڑی ہوئیکا اور بزرگ کہ اور نگ کسی کا گرد کبریائی تک نپہنچی
اوسکی نہیں پہنچتا نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری او نفس
پر غالب ہوکر ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اَلْمُتَكَبِّرُ بزرگ اور بی نیاز خاص و عام
سی اور برتر اس سی کہ پاوی قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ایسا ساتہہ بندگی کی
موصوف ہووی کہ سوای اللہ کی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم ہون اَلْخَالِقُ اندازہ کرنیوالا خلق کا
موافق مشیت اور حکمت کی اَلْبَارِئُ پیدا کرنیوالا خلق کا اَلْمُصَوِّرُ صورت اور ہیئت دینیوالا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سی بعضون نی یہہ کہا ہی کہ جب اوای وظایف سی
فارغ ہو تو کچھہ کسب کا کام کری کہ اوس سی وجہ معیشت کی اپنی واسطی پیدا کری خصوصاً کسا او
کام کہ اثر اوسکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگون کو اوس سی فایدہ پہونچی مثلاً کلام اللہ لکہہ جاوی و غیر
ذلک اَلْغَفَّارُ بخشنی والا گناہ بندون کا اور ڈھانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا کہ ظاہر
اَلْقَهَّارُ غالب کہ تمام عالم نیچی قدرت اوسکی کی عاجز او مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب آوی
بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین اَلْوَهَّابُ بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ
کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ کی لیی بی غرض و بی عوض اَلرَّزَّاقُ روزی پیدا کرنی والا اور پہونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نفع پہونچاوی خلق کو ساتہہ قوتون روحانی اور جسمانی
کی اَلْفَتَّاحُ کہولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ کہولی مشکلات خلق کی اَلْعَلِيمُ
جاننی والا پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتہہ … علم کی مشغول ہوکر …
کثرت علم کا ہووی اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا او قبض کرنیوالا روح …
فراخ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب بندیکا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندہ کا
ساتہہ خوف الہی کی اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت اور فضل و استغنا الہی کی اَلْخَافِضُ …

پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اوٹھانی والا مومنون کا نزدیک اپنی بسبب تجلی
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتھ عداوت اہل باطل کی اور بلند کری حق کو ساتھ محبت
اہل حق کی المُعِزُّ المُذِلُّ عزت دینی والا بندون کو اور جہان مین اور خوار کرنی والا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکھی اونکو کہ جنکو عزیز کیا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکھی اونکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی السَّمِیعُ البَصِیرُ سننی والا دیکھنے والا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ سب کہنی اور دیکھنی اور سننی خلاف شرع سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی الحَکَمُ حاکم ٹہرنیوالا بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومات جھگڑون
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور جانبداری العَدْلُ انصاف کرنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات خلق مین اللَّطِیفُ باریک بین کدورت
تو دیکھ اوسکی نزدیک یکسان ہی بندگی کرنی والا بندون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کی ساتھ لطف اور نرمی الخَبِیرُ آگاہ ساتھ سب چیزون سکے
اور اندر دل کی باتون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سب کامون دین و دنیا کی خبردار باریک بین ہووے
الحَلِیمُ صبر و بار کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور
وقار کری ساتھ عذاب زیردستون کی العَظِیمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات مین جدا و ما نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکھی اور دنیا کی ای سر نہ جہکاوی اور ملک کو من کو عظمت الہی کی
مقابلی مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بڑی ہی اوس ہی قدر اوسکی الغَفُورُ بہت
بہت بخشنے والا نصیب بندیکا وہی ہی جو غفار کی بیان مین گذرا الشَّکُورُ قدردان اور دینی والا
ثواب بڑے کا عمل تہوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہے کہ شکر کرے واجب
تعالی کا اس طرح کا سب نعمتین اوسی کی طرف سے جانکر ہر
عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی العَلِیُّ بلند رتبہ نصیب بندیکا

یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین تاہم خبس اپنی سی زائد ہووی اَلْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندے کا وہی ہی جو اعلی مین گذرا اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکہنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی اَلْمُقِیْتُ قوت دینی والا نصیب بندے کا یہہ ہی کہ بہوکون کو کہانا کہلاوی اور غافلونکو
راہ بتاوی اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندونسی و زقیامت کی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووے نفس اپنی سی اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر
نصیب بندے کا یہہ ہی کہ نفس اپنے کو ساتہہ صفتون کمال کی آراستہ کری اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گناہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کے
حاصل کرنی مین اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکہنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل اور نفس کے دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکہتی والا اوسکا ہی اَلْمُجِیْبُ قبول کرنی والا دعا بیچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر و نواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتہہ نرمی کی اَلْوَاسِعُ علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہووی اَلْحَکِیْمُ
استوار کار اور دانا ساتہہ حقائق اسرار کے نصیب بندی کا یہہ ہی کہ محکم کری کام اپنی اَلْوَدُوْدُ دوست
رکہنی والا فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوا باریتعالی کے
کسی چیز کو دوست نہ رکہی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب بندی کا اسم عظیم مین معلوم
ہوا اَلْبَاعِثُ اوٹہانی والا اور زندہ کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا اون غافلون کا
خواب غفلت سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری دلون مردہ کو ساتہہ سکہانی علم کی کہ سبب
حیات ابدی کا ہی اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندیکا اسم خبیر و علیم مین بیان ہوا

ہوا الحق ثابت ساتھہ شہنشاہی کی اور لایق ساتھہ خدائی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ماسوا اللہ کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتھہ متابعت حق کی کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصف ہووے
ساتھہ معنی حقانیت کی الوکیل کارساز بندون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزونکی
کام مین کوشش کری اور روا حاجت انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی القوی المتین قوت
والا استوار سب امور مین نصیب بندی کا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووے
اور دین مین سخت و چست ہووے اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوی الولی مددگار
اور دوست رکھنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہہ ہے کہ دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کرے تایید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین الحمید تعریف کرنی والا ذات و صفات اپنی کا
یا تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتون کمال کے
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی المحصی گھیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی
نزدیک اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ شمار کری اعمال اپنی کو پہلے اسکی کہ گنی جاوین
اور کوشش کری اسمین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی المبدی المعید پیدا کرنی والا
پہلے بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری پیدا کرنی نیکیون مین اور اعادہ
کری یعنی ادا کری جو اوس سی رہ گیا ہی اور قصور ہوا ہی المحیی زندہ کرنی والا دلونکا ساتھہ نور ایمان کے
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری خلق کو ساتھہ فایدہ
دینی کی علم سی اور دلکو ساتھہ معرفت الہی کی الممیت مارنی والا بدنون کا اور دلکا ساتھہ خواب غفلت اور
نادانی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو الحی زندہ سب سے
پہلے اور سب سی بعد بھی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ زندہ ہووے ساتھہ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کری جان
اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی القیوم قایم رہنی والا ذات و صفات مین اور خبرگیری کرنی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی پروا ہو ماسوای اللہ سی اور سنواری امور بندونکی الواجد

غنی اور بی پروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ یہ حاصل کرنی کمال ضروریکی بہت سعی کری
اَلمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا یہی ہی جو بیچ گذرا اَلوَاجِدُ اَلاَحَدُ یکا صفات مین اور ذات مین نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ یکا ہووی بندگی بیچ جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتہہ فضائل کی کہ ہم جنس اپنے
ویسی نہوں اَلصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بی نیاز ہووکر
خلق سی اور سعی کری کارسازی نیازمندون اور برلانے حاجت حاجتمندون کی اَلقَادِرُ اَلمُقتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنے
والا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ قادر ہووے اوپر بازرکہنی نفس کے خواہشوں اور لذتوں اَلمُقَدِّمُ اَلمُؤَخِّرُ آگی کرنی والا دوستوں کا ساتہہ اپنی
رحمت کے اور پیچہی ڈالنی والا دشمنوں کا الطاف اپنی سی نصیب بندیکا ان دونون رسم مقدس ہی یہہ ہی کہ
آگی کری اپنی تئین ساتہہ سبقت کرنی نیکیون کی اور اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین اور پیچہی ڈالی نفس
اور شیطان اور مردودون درگاہ کی تئین اَلاَوَّلُ اَلآخِرُ پہلی سب سے پیچہی سب سی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتون مین اور بجالانی اوامر مین اور جان خرچ کری اللہ کی لئی تا حیات ابدی
پاوی اَلظَّاهِرُ اَلبَاطِنُ آشکار باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی
کی پوشیدہ وہم وخیال سی باعتبار کنہ ذات کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ باعتبار بشریت کی ظاہر ہووے
اور اس جہت سی کہ متصف ہی ساتہہ صفات ملائکہ کی پہچاننا اوسکا مشکل ہی اَلوَالِی کارساز اور مالک
نصیب بندی کا مثل نصیب الوکیل کی ہی اَلمُتَعَالِی بہت بلند نصیب بندیکا وہی ہے جو العلی کہا تئین اگر اپنی کرنیوالا
کہ ہو مانگی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نیکی کری ماباپکی حقمین اوستاد اور مشایخ
اور اقارب اور تمام حق والونکی حقمین اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قبول کری عذر خلق کا
اگرچہ کئی بار ہو اَلمُنتَقِمُ بدلا لینی والا کافرون اور سرکشون سی ساتہہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بدلا لیوے بڑی
دشمنوں سی کہ نفس وشیطان ہین اَلعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا وہی ہی جو غفور مین گذرا
اَلرَّؤُفُ مہربان نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کی ہی مَالِکُ المُلکِ خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا
ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ حاصل کری اپنی نفس کیلئے بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہی

اَلْمُقْسِطُ عدل کرنی والا نصیب بندی کا اسم العدل مین گذرا اَلْجَامِعُ جمع کرنی والا لوگونکا قیامت
مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم وعمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ سکے
اور جمع کری وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور
جمعیت مع اللہ کی **بیت** جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ۔ ترسیم کہ پراگندہ شوی مات
شوی ۔ اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ بی پروا ہر چیز سی بی پروا کرنی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا یہہ ہے
کہ استغنا حاصل کری ماسوا اللہ سی اَلْمَانِعُ باز رکہنی والا ہلاک ونقصان کا بندون سی دین ودنیا
مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس وطبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی اَلضَّآرُّ النَّافِعُ ضرر پہونچانی
والا اور فائدہ پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا ظاہر ہی اَلنُّوْرُ روشن کرنی والا زمین و اسمان کا
ساتہہ ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی اَلْهَادِیُ راہ دکہانی والا نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب
بندیکا بیان ہوچکا اَلْبَاقِیُ ہمیشہ رہنی والا اَلْوَارِثُ باقی بعد فنای موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور
صدقہ جاریہ وغیرہا کی اَلرَّشِیْدُ رہنمای عالم کا نصیب بندی کا ظاہر ہی اَلصَّبُوْرُ **ت ق س**
بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنی گنہگارون کی نصیب بندی کا ظاہر ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسماء حسنی کا شرح شیخ عبد الحق اور شیخ فخرالدین رح
کیسی یا اللہ عمل نصیب کر ہم سبکو اسپر وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ۔ **ت** اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا تہا
یا ذوالجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی یہہ ترمذی نی اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا

ثلثاً قال له الملك ان ارحم الراحمين قد اقبل عليك فسل ❊ مس تحقیق واسطی
اللہ کی فرشتہ ہی متعین ساتھ اوس شخص کی کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجہہ پر یعنی ساتھ قصد قبولیت اور عنایت کے
پس مانگ جو چاہی نقل کی یہہ حاکم نی ومر برجل وهو يقول يا ارحم الراحمين فقال له سل
قد نظر الله اليك مس ❊ اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال
مین کہ وہ کہتا تہا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت وعنایت کی کی اللہ تعالی نی
طرف تیرے نقل کی یہہ حاکم نی من سأل الله الجنة ثلث مرات قالت الجنة اللهم
ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من
النار ت س ق حب مس جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اسکو بہشت مین اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی آگ سی تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو
آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی من دعا بهؤلاء الكلمات الخمس لم
يسأل الله شيئاً الا اعطاه لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ط مس ❊ جو کوئی دعا کری
اور یاد کری اللہ تعالی کو ساتہہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگی اللہ تعالی سی کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت ہے
اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون
سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف
دوسرا کلمہ مصنف نی له الملك کو لکہا ہی اور ملا علی قاری رح نی وله الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہے
الحمد لله على اجابة الدعاء یہہ بیان ہی الحمد للہ کہنی کا قبولیت دعا پر ما يمنع احدكم
اذا عرف الاجابة من نفسه فشفي من مرض او قدم من سفر ان يقول الحمد لله

الَّذِی بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ مس ی ٭ کون ہی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو کہ جب پہنچانی قبولیت نفس نبی ہی یعنی شفا پانی بیمار کی ئی یا سفر کسیکی یا اپنی آنی کی لئی دعا کرتا تہا پس شفا دیا جاوی بیار یسی یا آدی سفر ہی سسی کہ کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی ہی کہ بسبب غلبہ اور بزرگی اوسکیکی پوری ہوتی ہین کام اچہی یعنی حاجتین اچہی برآتی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی ف یعنی لایق نہین ہی کہ سبکے مراد برآدی بعد دعا کرنی سے وہ ان کلمات کی کہنی کو چہوڑے الَّذِی یُقَالُ فِی صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِہٖ یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی ہر روز کی صبح مین اور شام مین بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عہ حب مس مص ٭ صبح یا شام کی ہمنی ساتہہ نام اوس خدا کی کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتہہ ذکر کرنی نام اوسکیکی کوئی چیز یعنی قسم کہانی ہی ہو یا دشمن وغیرہ سی ہو زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ سننی والا اور جاننی والا ہر چیز کو ہی پڑہی اسکو تین بار نقل کی یہہ چاروں نے اور ابن حبان حاکم ابن شیبہ نی ف صبح کی پڑہنی مین بسم اللہ کی پہلے لفظ اصبحنا کا مقدر ہوگا یعنی صبح کی ہمنی اور شام کی پڑہنی مین لفظ امسینا کا یعنی شام کی ہمنی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہتا ہی تو اوس وقت مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا فی المشکوٰۃ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ٭ طس وفی المسائی فقط م ع طس می ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت می ی ٭ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی یعنی نود نہ نام اور کتابون اوتری ہوئی کی کہ پوری ہین یعنی بی نقصان برائی اوس چیز کی ہی کہ پیدا کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور بیچ شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور طبرانی نی اوسط مین اور دارمی ابن سنی نی یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتاب والون نی فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف روایت ہی معقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی منتقین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار

فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہے لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَنْ قَالَ لَہٗ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا اور صحیح مسلم مین
روایت کی سنہ ہے کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ
آج کی رات ایک بچھو کی کاٹنی سی کیا ایذا اوٹھائی یعنی فرمایا آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ
بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جب تک کہ کوچ کری کذا فی المشکوٰۃ وشرح القاری اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثلث مرات هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّہَادَۃِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی
سی یعنی ہانکی ہوئی سی دروازہ خدا سی پڑہی یہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی وہ ہی اللہ جو نہین
کوئی معبود دگروہ جاننی والا غیب کا یعنی جو بندونسی پوشیدہ ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وہ ہی خدا جو نہین کوئی معبود دگروہ بادشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیرہ کو
شریک ٹہراتی ہین وہ خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا اوسکی لئی اوسکی نام ہین
اچہی ساتھ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہے اور وہ غالب ہے
دانا نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو بیچ ان تین آیتون اخیر سورہ حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ اوسکی ستر
ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین شام تک اور اگر اوسدن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی حصہ

پاتاہی کذا فی المشکوٰۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **دت س ے** قل ہو الله تین بار پڑہی او رقل اعوذ برب الفلق

تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی اس سے یعنی **ف** فرمایا رسول خدا صلی الله

علیہ وسلم نی کہ قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت

کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوٰۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ **دی** پس تسبیح کرو تم

الله کو جسوقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو

اور اوسی کی لیے سب تعریف ہی بیچ اسمانوں کی اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور

جسوقت کہ ظہر کرتی ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی الله زندہ کو مردے سے یعنی جانور کو انڈے سی اور حیوان کو نطفے سے

یا مومن کو کافر سی اور ذاکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مردے کو زندے سے یعنی انڈے کو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سے

اور کافر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہی پیچہے مرنی اوسکی یعنی

خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاؤگی تم یعنی قبروں سی نقل کی یہ ابوداؤد

اس سے یعنی نی **ف** مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی الله کی بری باتوں سی یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا کا

عطف کیا گیا ہی حین پر اور وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی بیچ کی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت

صلی الله علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ تک پاتا ہی ثواب

اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو

پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات میں کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ **ط** پڑہی الله لا اله الا ہو الحی القیوم مراد رکہتا ہوں آیۃ

الکرسی نقل کی یہ طبرانی نی وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَةُ مِنْ اَوَّلِ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اِلٰى قَوْلِهٖ

اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ حب ات ی * اور پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی قول
اوسکے الیہ المصیر تلک نقل کی یہہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی ف ساری آیت یون ہے
حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ آیا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص یہہ دونو آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کی کذا فی المشکوۃ اَصْبَحْنَا اَمْسَیْنَا وَاَمْسٰی
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ ھَا
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ
وَسُوْءِ الْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ مدت س مص
صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ ہی کی لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا
نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اسدن مین
واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسدن کی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی
سی کہ اسدن مین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کیسی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب سی
کہ آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی ف
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ وغیرہا کی اوپر کی لفظوں کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ
پڑہین گی اور شام کی وظیفہ مین اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ سب جاگہ اسیطرح سمجہہ اور دن کی وظیفہ مین ہذا الیوم
اور رات کی وظیفہ مین ہذہ اللیلۃ اور دنکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہا اور برائی رات دن اور ما بعد

بعد اونکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کری دین و دنیا مین اور باز رکہی خدمت مولی کیسی اور برائی بڑہاپی
کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی اور بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح نہو سکی پس پناہ مانگی ہے
بڑہاپی کی برائی سی والا نفس بڑہاپی کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکی
اور اچہی ہون عمل اوسکی کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ
الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ٭ م ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی عضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کیسی اور فتنہ دنیا
کیسی یعنی فتنہ مین پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی عقبی اور ہولی سی اور عذاب
قبر کیسی نقل کی یہہ مسلم نی اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ
فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ
٭ د ٭ اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نے واسطی اللہ کی پروردگار ہی سارے جہانکا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی
بہلائی اسدن کی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پر مدد کری تو اسدن مین اور روشنی اوسکی
اور برکت اوسکی یعنی ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی
کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی پیچہی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ٭ ف ٭ فتح رات دن کی یہہ ہے
کہ اللہ تعالی مراد بر لاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور خبردار کرنا اللہ تعالی کا ہی
بندی کو کہ دیکہی اوس سی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک
کہ خاتمہ بخیر ہو کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَ
اِلَيْكَ النُّشُوْرُ ٭ والمصير ٭ عه مص ا عو ٭ یا اللہ بسبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور بسبب مدد
تیری کی شام کی ہمنی اور بسبب تیری جیتی ہین ہم اور بسبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹہنا ہی بعد مرنیکی
نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نی ٭ ف ٭ شام کی وظیفہ مین اوٹہا پڑہی یعنی بک
امسینا وبک اصبحنا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی والیہ النشور اور شام مین

والیہ المصیر اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابو عوانہ نی مگر ملا علی قاری نی اس قول
شبہہ کیا ہی اور کہا عکس یہی اسکی ثابت ہوا ہی واللہ اعلم اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی
واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لیی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف
اوسکی اوٹھنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ دت س حب مس مص یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون
اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی گواہی دیتا ہون مین یہہ
کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی خواہش نفس کی سی جو
خلاف ہدایت کے ہو اور برائی شیطان کیسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک اور کفر مین ڈالنی اوسکی سی نقل کے
یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف عرض کیا حضرت ابو بکر رضی نی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمائی کوئی دعا کہ پڑہون مین صبح و شام فرمایا یہہ دعا پڑہ اور بعضی روایت مین یہہ زیادہ
آیا ہی وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰۤى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ اور پناہ مانگتی ہین ہم اس سی کہ حاصل
کرین ہم اوپر نفسون اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کہینچین برائی کو طرف مسلمان کی یعنی نسبت کرین
برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوس سی یا ضرر پہونچاوین کسیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ طس ت یا اللہ تحقیق مینی صبح کی اوس
حالت مین کہ گواہ کرتا ہون مین تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانی والون عرش تیریکو اور تمام
فرشتون تیریکو اور تمام مخلوق تیریکو ساتھہ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندے
تیری ہین اور رسول تیری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ترمذی نی ف اشہدک گواہ کرتا ہون

تجکو اپنی اقرار پر ساتھ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کی پس ثابت کرنا اسلام کا اور اقرار گواہی کا ہر صبح و شام اور غرض نفس اپنی سی بیہہ ہی کہ مین غافلون سی نہین ہون آور اوٹھانی والی عرش کے آٹھہ فرشتی ہین کہ درمیان کان اور کندہی انکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت مین سات ہزار برس کا آور جو کوئی پڑہی اسکو بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ رات دن کی کذا قال العلی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ

اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ:

دت س ۞ یا اللہ تحقیق نبی صبح کی اس حال مین کہ گواہ کرتا ہون تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانی والون عرش تیری کو اور فرشتون تیریکو اور تمام مخلوق تیریکو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری پڑہی یہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنی یہہ دعا ایکبار پڑہی چوتہائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اسکو آگ سی اور جسنی دو بار پڑہی آزاد کرتا ہی دو تہائی اسکو آگ سی اور جسنی تین بار پڑہی تین چوتہائی اور جسنی چار بار پڑہی اسکو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی آگ سی تمام کذا قال العلی اسکو مسلم نی روایت کیا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

اَللّٰهُمَّ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ

اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ: دق س حب ص مص ۞ یا اللہ مانگتا ہون مین تجسی سلامتی سب آفات و بلیات دنیا ظاہر و باطن سی بیچ دنیا اور آخرت مین یعنی بیچ امور دنیا اور آخرت مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی معافی گناہون کا اور عافیت دین اپنی مین اور دنیا اپنی مین اور اہل اپنی مین یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنی مین یا اللہ ڈہانک عیب میری کو اور بیڈر کر خوف میری کو یعنی خوف کی چیزون سی مجکو امن مین رکھہ یا اللہ حفاظت کر میری آگی میری سی اور پیچھی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بزرگی تیری کی اس سی کہ دہسایا جاؤن زمین مین نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نسائی ابن حبان

حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مراد پہلی عافیت سی نہ ہونا عذاب کا ہی اور دوسری سی یہ بات ہی
اور کہا مصنف نی کہ معنی عافیت کی ہین سلامتی پس دین مین سلامتی ہو بچنی سی اور دنیا مین سلامتی ہو بیماریون
اور بلاؤن سی اور عورت اوسکو کہتی ہین کہ شرم کری آدمی اور برا جانی جب وہ ظاہر ہو جاوی اور یہ طرفین
اسکی بیان کئین کہ جو بلا آتی ہی انہین طرفون سی آتی ہی آو نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہوڑتی ان
کلمات کی پڑہنی کو صبح اور شام مین کذا ذکرہ علی و الحصن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ح س ق مص
ی ✣ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لی سلطنت ہی اور اسیکی لی
تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کیا
ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور لفظ یحیی سی لا یموت تلک فقط ابن سنی نی روایت
کیا ہی ف فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف مین یہ آئی ہی کہ جس شخص نی صبح کو پڑہا ہوتا ہی
ثواب برابر آزاد کرنی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل سی ہووی اور دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور دس
درجی بلند ہوتی ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سی شام تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی یہی ثواب پاتا ہی
اور صبح تلک شیطان سی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نی اور ایک شخص نی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش ایسی یہ حدیث روایت کرتی ہی
فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاش کذا فی المشکوٰۃ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَنَبِيًّا عہ مص آ ف راضی ہوئی ہم ساتہہ اللہ کی از روی رب
ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی اللہ کی رب ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتہہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی رسالت اونکی کی نقل کیا چارون نی
اور حاکم احمد طبرانی نی ف اکثر نسخون مین بعد لفظ رسولا کی لفظ نبیا کا ہی ساتہہ روایت احمد اور طبرانی کی
مستحب ہی کہ دونو کو جمع کرلی کذا قال النووی رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

نَبِیًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ مص ی ۔ راضی ہوا مین ساتھہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھہ
اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتھہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی پڑہی یہہ تین بار
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو
تین تین بار یہہ دعا پڑہی حق ہو اللہ تعالی پر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کے دن کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ

مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

دس صب ی ۔ یا اللہ جس چیز نے صبح کی ساتھہ میری کسی نعمت سی یا ساتھہ کسی کے مخلوق
تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہے مجھکو یا کسی اور کو
مخلوق ہی پس وہ خاص تیری ہی عنایت سی ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیرے ہی لئی تعریف ہی اور تیری ہی لئی
شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سی مقابلہ مین اس نعمت کی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی ابن
حبان ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح کو یہہ دعا پڑہی شکر اوس
دنکا ادا کیا اور جسنی شام کو پڑہی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت مین آیا ہی
کہ حضرت داود علیہ السلام نی کہا خداوندا نعمتین تیری مجھپر بہت ہوئین شکر اونکا کیونکر ادا کرون
حکم ہوا ای داود جب جانا تو نی کہ جو نعمت تیری پاس ہی میری ہی طرف سی ہی شکر اوسکا ادا کیا تو نے

کذا قال نخ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ دس ی ۔ یا اللہ سلامتی دی مجھکو بدن میری مین یعنی
تمام اعضا سی کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دی مجھکو سماعت میری مین یعنی بہرا نہ ہوجاؤن یا اوس چیز کی
سننی سی کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانی بجانی کی یا اللہ سلامتی دی مجھکو بینائی میری
مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجھی سی عافیت مانگتی ہین بغیر تیری کسی سی پڑہی اسکو تین بار یا اللہ تحقیق میں پناہ
مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سی اور محتاجگی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب

تو کیسی نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پناہ نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجہسی یہہ تین بار نقل کی یہہ ابوداود
ابن سنی نے **ف** مراد سلامتی بینائی سے سلامتی ہی اندہی پن سی یا نہ دیکہنی نشانیوں قدرت کیسی یا
نظر کرنی سی طرف حرام چیزون کے مانند عورت اجنبی اور لڑکے کی اور کہیلی تماشی کے اور مراد
کفر سی یا کفر مشہور ہے اور محتاجگی سی محتاجگی دل کی کہ آدمی کو بی صبر کر کر گلہ تقدیر کا اور اللہ تعالی کا کرتی
ہی یا کفر سی کفران نعمت اور محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کے یا کم ہونا مال کا ساتہہ نہونی قناعت کے
اور نہونے صبر کے اور کثرت حرص کے کذا ذکر علی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا **ف** پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکے
نہین ہے قوت بندی کو حرکت اور سکون پر مگر ساتہہ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نچاہا
نہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہر چیز کو از روی جاننی کے یعنی
وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن سنی نی **ف** جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا
یعنی برابر ہے کہ بندہ چاہے یا نہ چاہی اور یہی معنی ہین اس آیتہ کی وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ یعنی
نہین چاہتی ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہی اللہ اور حدیث قدسی مین ہی تُرِيدُ وَأُرِيدُ وَلَا يَكُونُ إِلَّا مَا أُرِيدُ فَمَنْ
رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ یعنی اے بندی ارادہ
کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی
ہوا یعنی میرے ارادے پر پس اوسکے لئی خوشنودی میری ہی اور جو خفا ہوا میرے ارادے پس اوسکی لئی
خفگی میری ہی اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنی یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکر علی
أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اط

فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ؛ س ؛ فِی الصَّبَاحِ فَقَط ٭ صبح کے ہمنے اوپر پیدائش اسلام کے
اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ کی اور اوپر دین نبی اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اوپر ملت باپ اپنے ابراہیم کے کہ وہ توحید کرنے والے تہے اور تابعدار تہے اور نہیں تہے مشرکوں سے نقل کی
یہہ احمد طبرانی نے بیچ صبح اور شام کی اور نقل کی نسائی نے بیچ صبح کی فقط **ف** یعنی عبارت اَصْبَحْنَا عَلٰی
فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صبح شام کا پڑہنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح میں اور
یا حی یا قیوم جدی عبارت چلی پہلے عبارت سے اسکو علاقہ نہیں ایسا ہی کہا مصنف نے اور پڑہی حضرت نے
یہہ دعا تا لوگ سنکر سیکہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت بہی نبی اوپر ایمان لانیکے حکم کی گئی تہی جیسی کہ
جواب اذان میں آیا ہی کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا تہا
حضرت جواب دیتے تہی اَنَا اَنَا یعنی میں بہی گواہی دیتا ہوں کذا ذکرہ بعضے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ؛ س مس مستدرک ٭ ای زندہ
ای ہمیشہ رہنے والے بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہوں میں اور مدد چاہتا ہوں ہر چیز میں سنوار دے اصلی
میرے تمام حال میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک پلک مارنے یعنی نہ محروم رکہہ نعمت امداد
سے نقل کی یہہ نسائی حاکم بزار نے **ف** ٭ حضرت علی رض روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں لڑائی
کا فروں سے کی پہر حاضر ہوا حضرت کی پاس دیکہا میں نے کہ سجدہ میں یا حی یا قیوم پڑہ رہے تہے پہر گیا میں
اور لڑا میں پہر آکر دیکہا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدے میں پڑہتے تہے پس فتح دی اللہ تعالی نے انکو
کذا ذکرہ بعضے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ؛ خ س ٭ یا اللہ تو رب میرا ہے
نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اوپر عہد تیرے کی ہوں اور وعدے
تیرے کی ہوں یعنی عہد اور وعدہ کہ تجہہ سے ایمان لانے کا اور خالص عبادت کرنیکا دن میثاق کی کیا ہے اور میں

مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کی یعنی یہہ اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہین ادا ہوتا اقرار
کرتا ہون مین واسطی تیرے ساتہہ نعمت تیری کی کہ اوپر میرے ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہہ گناہ اپنی کے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی سی
یعنی بخش گناہ میرے نقل کی یہہ بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ **دی** یا اللہ تو رب
میرا ہے نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدی
تیری پر بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے برائی کردار اپنی کیسی اقرار کرتا ہون مین ساتہہ نعمت
تیری کی کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتہہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو
نقل کی یہہ ابوداود و ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ
وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ
تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ
بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ
عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ
مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ **طب** یا اللہ تو ہی لایق تری ساتہہ ذکر کی اوس کسی کی یاد کیا جاوی یعنی
ذکر تیرا لایق تری ہر مذکور سی اور تو لایق تری ساتہہ عبادت کی اوس کسی کی عبادت کیا جای یعنی سوا تیری

تیری عبادت کی عبادت سبب ہونی حایل ہوے نوبت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جاے
اوس سے تاہی اور تو ہی بہت مہربان اوس سے نہ مالک یعنی مالکون مجازی سے تو زیادہ مہربان ہے
اور تو نے بخشی اوس سے کہ مانگا جاتا ہی اور فراخ تری عطامین اوس سے کہ دیتا ہی پادشاہ وہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی بہتر سے ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت کیا
جاتا ہی تو مگر ساتہہ توفیق اپنی کی اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتہہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سی یعنی تمہارہ
نحن اقرب الیہ من حبل الورید پیدا ہوا تو نزدیک ہر نگہبان سی حایل ہوا تو نزدیک نفسون کی اور پکڑی تو نے
بال پیشانیون کی یعنی سب تیری قبضہ قدرت مین ہین اور رکہا تو نے عملون کو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین تو نے عمر
لوح محفوظ مین اور دل سب سبب تیری تجلیات کی ہوئی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری ظاہر ہی حلال
وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نے اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نے اور کام
وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نے یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہین اور سب مخلوق
پیدا کیے تیری ہی اور سب بندے تیری ہین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا ہون مین تجہسی ساتہ
وسیلہ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہو گئی سبب اوسکی آسمان اور زمین اور مانگتا ہون ساتہہ وسیلہ
ہر حق کے کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا اور ساتہہ
وسیلہ حق مانگنی والون سے کہ بخشی یعنی ازراہ کرم اور وعدہ تیری کی جو حق رکہتی ہین وہ لا تجہ پر کہ کا
حق ہی یہ کہ معاف کری تو مجہکو اس مین یا اس رات مین یعنی صبح سے وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہ کہ امان دی تجکو آگ سی ساتہہ قدرت اپنی کی
نقل کی یہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی
یہہ دعا لکہی جاتی ہین اوسکی نیکی دس نیکیان اور دور کی جاتی ہین دس برائیان اور ثواب ملتا ہی
دس غلام آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالی شیطان سی کہ تا او کو اصلی آور یہ جو کہا نہین

نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھہ علم اپنے کی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر بسبب ارادہ اور امر اللہ تعالی کے اور معصیت بسبب ارادہ کی ہی نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی پس نہین طاقت رکہتی ہین یہہ کہ ایمان لاوین یا کفر کرین مگر ساتھہ ارادہ تیرے کی حاصل یہہ ہے کہ مالک ہے دلون کا پہیرا ہی جدہر چاہتا ہی حَسْبِيَ

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ی

کفایت ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مینی یعنی نہ غیر اوسکی پر بس نا امید رکہتا ہون اور نہ ڈرتا ہون کسی سی مگر اوسی سی اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی پڑہی یہہ سات بار نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** حدیث شریف مین ایا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہہ ایت سات سات بار پڑہی تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکیو اور بعضی مشائخ شاذلیہ رح نے کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو سوا اسکے اور ورد نہ ہو تو یہہ کافی ہی کذا ذکرہ العلی اور اللہ تعالی نے بہی انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسکے پڑہنی کو اس ایۃ مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ آخر تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ا ط

نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکے لئی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی اسکو دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ م د ت س مس حب عو پاک ہی اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کی پڑہی یہہ سو بار نقل کے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے **ف** حدیث شریف مین ایا ہے کہ جسنے صبح شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار پڑہا تو نہین لاتی کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس چیزسی کہ لا دیگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑہی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑہی یعنی ابن وہ افضل اس سی ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کی گئی سی زیادہ بہی پڑہیگا تو یہہ بہی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا

جب اسپر گنتی اوس قبیلہ کی نہین ہی کہ اس سی زیادہ پڑہنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سی زیادہ
اعضا کو دہونا منع ہی کذا قال العلے اور اسیطرح شیخ فخر الدین رح نے بسم اللہ الذی لا یضر کی بیان مین قول
مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عکس اسکی کہتی ہین واللہ علم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ **ت** سبحان اللہ سو بار پڑہی
الحمد للہ سو بار لا آلہ الا اللہ اکبر سو بار نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑہی ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنی والے کی اور جو صبح شام کو
سو سو بار الحمد للہ پڑہی ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گہوڑی جہاد کی لئی دئی یا فرمایا اس مضمون کے
جگہہ یہہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑہی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنیوالی
کہ وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیسی ہون اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑہی نہین ہوگا کوئی بہتر
عمل مین اوسدن اس شخص سی لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑہی تہی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑہی یعنی
وہ افضل اس سی ہوگا کذا فی المشکوۃ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ
ط اور درود بہیجی اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کے یہہ طبرانی نی **ف** فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صبح شام کو دس بار مجہپر درود بہیجی پاوے گی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے
اور فرمایا کہ جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کی بعد پہلے بات کرنیکے درود بہیجتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین
اوسکے جلدی دیتا ہی تیس حاجتین سو مین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین اوسکے
جلدی دیتا ہی تیس حاجتین سو مین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہے اور بعد نماز مغرب کی بہی ایسا ہی
ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف فی الجنۃ مناسب اس مقام کے ایک درود لکہا جاتا ہے اگرچہ یہ حدیث ہے لیکن نسائی
دارقطنی نے قواعد مین ابن بجار نے اپنی تاریخ مین حضرت ابو بکر سی روایت کی ہی کہا انہون نے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہا تہا کہ
ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا آنحضرت نے جواب دیا اور خوش ہو کر اپنے پہلو مین بٹہایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کے اوٹہا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابو بکر یہہ شخص ہے کہ ہر دن کی جاتی ہین عمل اسکے سبب مانند عمل سب روی زمین

والون کی عرض کیا مینی کیا ہی سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی جبرائیل درود دس بار بہیجتا ہی کہ مانند
درود سب خلق کی ہوتا ہی پوچہا مینی وہ کیا ہی فرمایا یہہ ہی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ
خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر حضرت محمد کی کہ نبی ہین بقدر گنتی اونکی کہ درود بہیجی ہیں اوپر مخلوق تیری سی
اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی کہ نبی ہین جیسکہ لایق ہی ہمکو کہ درود بہیجین اوپر اور رحمت خاص بہیج اوپر
محمد کی جو نبی ہین جیسکہ حکم کیا تونی ہمکو یہہ کہ درود بہیجین ہم اوپر کذا فی در المنثور وَاِنِ ابْتُلِیَ بِهَمٍّ
اَوْدَیْنٍ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ
وَاَعُوْذُبِکَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ د
اور اگر مبتلا کیا جاوی کوئی غم مین یا قرض مین پس کہی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر سی
اور غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے عاجز ہونی سی یعنی کمال کی حاصل کرنے مین اور کاہلی سی یعنی اعمال
مین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی یعنی ڈرو دشمن سی کہ باز رہی لڑائی دشمن سی اور بخیلی سی اور
پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بوجہہ قرض سی اور قہر آدمیون سی یعنی قہر بادشاہون اور غلبہ
ظالمون اور جور بد عیتون کی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک
شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ بہت سی غم اور قرض لاحق ہوئی ہین مجہکو فرمایا
کہ کیا نہ سکہا دون مین تجہکو ایک کلام کہ جب پڑہی تو اوسکو اللہ تعالی دور کری غم تیرا اور ادا
کری تجہسی قرض تیرا اوسنی عرض کیا فرمائی فرمایا صبح شام یہہ پڑہا کر وہ شخص روایت کرتا ہی کہ پڑہی
مینی یہہ دعا پس اللہ تعالی نی دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوئی حدیث کہا مصنف نی کہ عجز
ترک کرنا اوس چیز کا ہی کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور پناہ غلبہ قرض سی اسلئی ہی کہ حدیث شریف مین
آیا ہی اَلدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ یعنی قرض عیب دین کا ہی اور فرمایا ہی لَا هَمَّ اِلَّا هَمُّ الدَّیْنِ وَلَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ الْعَیْنِ
یعنی قرض کی غم برابر کوئی غم نہین اور آنکہہ کی درد برابر کوئی درد نہین تمام ہوا علاقہ حدیث پہلی کا ایک

بیان ادای قرض کا

روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دن جمعہ کی ستر بار پڑہا اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ
عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ نہین گذرینگی اوسپر دو جمعہ کہ غنی کردیگا اوسکو اللہ تعالی کذا ذکر
الثعلبی عن الفردوس اِلٰی ھٰھُنَا یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِیْعًا وَلٰکِنْ یُقَالُ فِی الْمَسَاءِ مَکَانَ
اَصْبَحَ اَمْسٰی وَمَکَانَ ھٰذَا الْیَوْمِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃُ وَمَکَانَ التَّذْکِیْرِ التَّاْنِیْثُ وَمَکَانَ
النُّشُوْرِ الْمَصِیْرُ کَتَبْنَاہُ بِالْحُمْرَۃِ فَوْقَ کُلِّ کَلِمَۃٍ ۞ یہان تلک پڑہا جاوی بیچ صبح اور
شام کی دونو کی لیکن پڑہا جاوی شام کی وظیفہ مین جگہہ اصبح کی لفظ امسی کا اور جگہہ اصبحت کی امسیت
اور جگہہ اصبحنا کی امسینا اور جگہہ ہذا الیوم کی ہذہ اللیلۃ اور جگہہ مذکر کی مونث یعنی ہ کی جگہہ ہا اور جگہہ
[تنبیہ فقط شام کو] نشور کی مصیر جیسی کہ لکہا ہی اوسکو ساتہہ سرخی کی اوپر ہر کلمہ کی وَیُزَادُ فِی الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَیْنَا
وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ
اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ ط ۞ اور زیادہ کی جاوی شام مین فقط یعنی نہ صبح مین
یہہ دعا شام کی ہمنی اور شام کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لیی ہی پناہ مانگتا ہون مین
ساتہہ اللہ کی جسنی تہام رکہا ہی یعنی محفوظ رکہا ہی آسمان کو اوس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ
حکم اوسکے کی برائی اوس چیز کی سی کہ اندازہ کیا اور پراگندہ کیا اور پیدا کیا نقل کی یہہ طبرانی نی
[تنبیہ فقط صبح کو] وَیُزَادُ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَ
اَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ حص
اور زیادہ کی جاوی صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہہ دعا صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور
بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات اور دن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی بیچ اونکی واسطی
اللہ ہی کی ہین کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکے کو
سبب مطلب پانی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتون سی مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی دنیا اور آخرت

کی ابی بیت مہربانون کی نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نی لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ

فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ

مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیْئَتُکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ مَا شِئْتَ کَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا یَکُوْنُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللّٰهُمَّ مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰی

مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ **ی مس اط** حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا
اللہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین پہر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بہلائی ہاتہون تیری
مین ہے یعنی تصرف اور قدرت تیرے مین ہے اور بہلائی ہمکو پہنچنے والی تجہسی ہے اور طرف
تیرے ہی رجوع کرنے والا حال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچھہ کہی مینی بات یا کہائی مینی قسم یا مانی مینی
کوئی نذر پس خواہش تیری آگی اسکی ہی جو چاہا تونے ہوا اور جو نہ چاہا تونی نہوگا اور نہین ہے
پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد تیرے کے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ جو کچھہ
کے مینی دعا پس جا لگی اوسکو کہ دعا کی تونے اوسپر اور لایق دعا کی کیا ہی اوسکو اور جو کچھہ کے مینی لعنت
پس گرا اوپر اوسکے کہ لعنت کی تونی اوسپر تو مالک میرا ہے دنیا اور آخرت مین مار مجہکو مسلمان اور ملا
مجہکو ساتہہ نیکبختون کے یعنی ساتہہ نبیون اور رسولون کی نقل کے ہے ابن سنی حاکم احمد طبرانے سنے
ف آیا ہی کہ اخیر کلام مرتے دم حضرت ابوبکر رض کا یہہ تہا رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کذا

ذکرہ بعضے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ

النَّظْرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی خوشنودی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت و بلا کے تقدیر جاری ہو اوسپر
راضی ہون اور ٹہنڈک عیش کے پیچہی مرنیکے اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیرے کی اور شوق طرف
ملنی تیرے کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والے ہو اور بغیر فتنہ گمراہ کرنے والے کے

ف معنی عیش کی زندگانی مین پس مراد ساتھ ٹھنڈک عیش کے بعد مرنی کی چاہنا زندگانی کا ہے
بعد مرنیکے کیونکہ یہانکی زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرت نی وہانکا
آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والے ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکری سلوک
میرے مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبھی شوق مین حالت سکر کی ہو کر خلاف
ادب کے باتین ہو جاتے ہین اور یہی مراد ہے۔ جملہ مابعد سی آدے غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج و بلا کہ سبب گمراہی میری کا

یا غیر میری کا ہو کر از ذکر یعنی وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ
خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُكَ وَكَفَى بِكَ
شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي تَكِلْنِي إِلَى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي
لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ **مس اط** اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری اس سی کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوے مجہ پر یا حاصل کرون مین
گناہ خطاء یا گناہ قصداً کہ نہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنی والے آسمانون اور زمین کے اے جاننے
والے پوشیدہ اور ظاہر کی اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ اس
زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی سب
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے تیری ہین اور رسول تیری اور گواہی

دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکھنا تجھکو حق ہی اور قیامت آنی والی
ہی نہین شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹھاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ تحقیق تو اگر سونپیگا مجھکو
طرف نفس میرے کی تو سونپیگا مجھکو طرف ناتوانی اور عیب اور قصد گناہ کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق مین
نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی یعنی انعام و احسان تیری کی پس بخش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا
گناہونکو کوئی مگر تو اور توبہ قبول کر میری یا توفیق دی مجھکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ
حاکم احمد طبرانی نی **ف** روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو بلا کر یہہ دعا تعلیم فرمائی
اور فرمایا کہ مواظبت کرنا اسپر آور مراد سونپنی سی طرف نفس کے یہان یہہ ہے کہ منقطع ہو بندی سی نظر عنایت رب کے پس
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہون سب تباہ ہون اور موجود سی
معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ
یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا ؞ مو ص ؞ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کی گناہ ہمارے
اسدن ہمارے مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو سبب گناہون ہمارے کی نقل کی یہہ ہو قوفا مسلم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا
هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ ؞ مو ط ی ؞ سب تعریف
ثابت ہی واسطی اللہ کی جسنی بخشا ہمکو یہہ دن اور درگذر کین اوسمین لغزشین ہمارے یعنی چوکا و برائیان اور نہ عذاب
کیا ہمکو ساتہہ آگ کی نقل کی یہہ موقوفا طبرانی ابن سنی نی ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ت ظہر نماز پڑہی
دو رکعت نفل کی یہہ ترمذی طبرانی نی **ف** نماز صبح کی پڑہ کر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول رہی
پہر دو رکعت پڑہ کر اوٹہی کہ اوسکو اشراق کہتی ہین ثواب حج اور عمری پورےکا پاویگا یہہ معنی مضمون حدیث کا
کہ مشکوۃ مین ہے عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِبْنَ اٰدَمَ اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ
ت د س ؞ روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خدا تعالی سی کی بیٹی آدم کی پڑہ میرے لئی چار رکعت
اول دن مین کفایت کرونگا مین تجھکو آخر دن کے تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نسائی نے **ف**
یعنی سب حاجتین تیری بر لاونگا اور جمعیت کرونگا دل تیرا اسلئی کہ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی اللہ

بیان سونے حفظ کا

اوسپر انعام فرماتا ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ جسنی صرف کی جوانی اپنے اللہ کے بندگی مین روا کرے گا اللہ تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور خیر عمر اوسکی کی اور ایسی ہی جو قایم رہا اوسکی بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا اللہ تعالی مہمات اوسکی کو عقبی مین اور یہہ ہی نماز اشراق کے ہی یا چاشت کی کذا ذکرہ بعضے اور وارد ہوا ہے کہ پڑہی اوسمین والشمس وضحہا اور والضحی اور آیۃ الکرسی اور قل یا قل ہو اللہ کذا فی وظایف النبی

مایقال فی النہار

یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی دنمین یعنی قید صبح کی نہین سا یہہ ہی دن مین جب چاہی پڑہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ÷ خ م ت س ق مص مَاتَیْ مَرَّۃٍ ÷ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور احمد دوسو بار پڑہنا اسکا روایت کیا ہی ف فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل اوسکا یہہ ہی جو کوئی دنکو یہہ کلمہ سو بار پڑہی ہوتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنیکا اور سو نیکیان لکہی جاتی ہین اور سو گناہ دور کئے جاتی ہین اور رہتا وہ بیچ پناہ کے رہتا ہی شیطان سے تمام دن شام تلک اور نہین لاتی کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اس سے مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کری اس سے کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ مد ت س مص ÷ پاک ہے اللہ اور تسبیح کرتا ہوں ساتہہ تعریف اوسکی پڑہی یہہ تسبیح سو بار نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یَرُدُّ عَنْہُ الشَّیَاطِیْنَ ÷ ع ی جو کوئی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی دنمین دس بار شیطان سے متعین کرتا ہی اللہ ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سے شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نی ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہی یا استعیذ باللہ یا التجی الی اللہ یا اعوذ باللہ یعنی سبکی پناہ مانگنی کی ہین مگر اول افضل ہی وہ پہلی پڑہنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کی اعوذ باللہ اولی ہے اور بعض علما حنفیہ نی استعیذ باللہ اختیار کیا ہی کذا قال الملی مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ

وظیفہ دن کا

يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَحَدَ الْعَدَدَيْنِ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ

لَهُمْ وَيُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ ط ٭ جو کوئی بخشش چاہی مومن مردونکی لئی اور مومن عورتونکی لئی ہر دین ستائیس باریا پچیس بار فرمایا ایک عدد دونکا ہوتا ہی ان لوگونمین سی کہ قبول کیجاتی ہی دعا انکی اور رزق دی جاتی ہین سبب برکت انکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدونمین سی ہوتا ہی نقل کی یہہ طبرانی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ راوی نی شک کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کی لئی لکہتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی کذا ذکرہ بعلی اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ م د يحط ت س حب عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ م ت س حب کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکہتا ہی یہہ کہ حاصل کری ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دور کی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نی اوس سی ہزار گناہ نقل کی یہہ تمام روایت سابقہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی ف او یحط مین لفظ او کا یا تنویع کی لئی ہی یعنی حسنات متقی کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا واسطی جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوس پر روایت ویحط کی کذا ذکرہ الفخر وَيَقُوْلُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ د ت مس اور چاہئی کہ کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت ہی پیش آنی کا تیری رات کی اور پیٹھہ پہیرنی کا اور تیری پکارنی والونکی آوازون کا یعنی موذنونکا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داود ترمذی حاکم نی مَا يُقَالُ فِى اللَّيْلِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اِلٰى خَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ ع وہ چیز کہ پڑہی جاتی رات مین یعنی خواہ اول مین ہو یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی امن الرسول ہی مراد رکہتا ہون وہ آیتین کہ آخر سورہ بقرہ کی ہین نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی رات مین

ف یعنی حسنات متقی کی [illegible]
یعنی [illegible] اور [illegible]

مین کفایت کرینگے اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگے ہر بُری چیز سی کذا فی المشکوٰۃ قُلْ ھُوَ اللہُ

اَحَدٌ ثُلُثٌ خ م س ٭ اور پڑہنا قل ہو اللہ کا بہی نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَقِرَاءَۃُ ثَلٰثِمِائَۃِ اٰیَۃٍ

صں وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ مس ٭ اور پڑہنا سو آیتونکا بہی نقل کے یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتونکا بہی

نقل کی یہہ حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنی پڑہین سو آیتین نہین لکہا گیا غافلین سی اور یہی مطلب دس آیتون کا

آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جسنی سو آیتین پڑہین انہین لکہا جاویگا اوسکی لئی ثواب

فرمان برداری کا کذا ذکرہ علی وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ اَرْبَعٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَ

اٰیَتَیْنِ بَعْدَھَا وَخَوَاتِیْمِھَا موط ٭ اور پڑہنا دس آیتونکا کہ چار آیتین اول البقرہ کیسی ہین یعنی مفلحون تلک

اور ایک آیت آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پیچہی آیۃ الکرسی کی ہین یعنی خالدون تلک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للہ ما فی

السموات سی آخر سورہ تلک نقل کی یہہ موقوفا طبرانی نی ف مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی یہہ ہے کہ جسنی یہہ پڑہین

نہین داخل ہویگا شیطان اوسکے گہر مین صبح تلک کذا ذکرہ علی وَقِرَاءَۃُ یٰسٓ حب ٭ اور پڑہنا

یس کا بہی نقل کی یہہ ابن حبان نی ف جو کوئی آخر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر تلک پڑہکے سووے تو قادر

تو جس وقت چاہی گا اوسی وقت اوٹہیگا کذا فی جامع الصغیر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ

الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ

وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ

بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ

فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

خ س ٭ یہہ چیز پڑہی جاتی ہی رات اور دن مین دونو مین سید الاستغفار ہی کہ وہ یہہ ہے یا اللہ تو پروردگار ہے

میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونی مجہکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کی ہون اور وعدے تیرے کی بقدر طاقت اپنی

بنا ہوا ہون پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برے کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون واسطی تیری ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجہہ پر ہی اور اقرار کرتا ہون

ساتہہ گناہون اپنی کی پس بخش واسطی میرے پس تحقیق نہین بخشتا ہی گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہے اس استغفار کو یعنی

اللہم انت کوتا الا انت دنکو درحالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ مضمون اسکی کی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی
پڑہے اسکو رات مین اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ اسکی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہہ بخاری نسائی نی
ف لفظ موقنا مین اشارہ اسپر ہے کہ مدار اس ثواب کا سمجہنی اور یقین کرنی معانی پر ہے اگرچہ نری لفظ بہی خالی
ثواب سے نہین کذا ذکرہ الفخر ح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَنْ قَالَهَا فِیْ
يَوْمٍ اَوْ فِیْ لَيْلَةٍ اَوْ فِیْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ
غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ س + نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لیے بادشاہت ہے اور اوسیکی لیے تعریف ہے نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور نہین ہے پہرنا گناہو سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی جو کوئی پڑہے یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ سے
الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوس دن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین بخشی
جاوین واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی دَعَا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ
فَقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللهِ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوْ
بِهِنَّ فِی اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا
يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس + بلایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہے یہہ کہ دے یعنی سکہاے تجکو کتنی کلمے
کہ اوترے ہین خدا کی طرف سے تو کہ رغبت کرے تو طرف اللہ کی بیچ مواظبت اونکی کی یعنی جو مداومت ان کلمات پر کریگا تو
محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیرے دل مین پیدا ہوگا اور دعا کرے تو ساتہہ اونکی رات مین اور دن مین وہ یہہ ہین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہو اور مانگتا ہون
ایمان بیچ اچہی خلق کی یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتہہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین
کہ پیچہے آوے اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجسے اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور

آخرت کی اور مانگتا ہوں بخشش تجہسی اور رضامندی تیری یعنی بسبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف
و اسطی رحمۃ اللہ نی نقل کیا ہی خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتہہ خلق کی اور رکہنا انکا محبت اور رأفت
مین کذا ذکر الفخر وَاِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ

وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ ٭ اور جب آوی گہر اپنی مین
پس چاہیئے کہ کہی اللّٰھم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی گہر مین پیٹی اور بہلائی
نکلنی کی یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچہی ہون اور سبب بہلائی کی ہون ساتہہ نام اللہ کی داخل ہوئی ہم اور ساتہہ نام
اللہ کی نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بہروسا کیا آنی اور نکلنی مین اور سب امور مین
پہر سلام کہی اوپر گہر والون اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اور ایک روایت بیہقی کی مین آیا ہی
کہ جب آؤ تم گہر مین سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گہر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتہہ سلام کی اور کہا ہی بعضی
علمانی کہ اگر گہر مین کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتہہ نیت ملایکہ کی کذا ذکر العلی اور روایت ہی
سہل بن سعد سی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا
کہ جب داخل ہووی تو گہر مین سلام علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد اوسکی سلام پر پہیج اور قل ہو اللہ
ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نی پس دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق بہان تلک کہ بانٹا اوسنی ہمسایون
قرابتون اپنی کی کذا ذکرہ المصنف فی الہنیۃ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ

الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ

الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ م د ق ٭ اور جب آوی
آدمی گہر اپنی مین یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ گہر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی
اور نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہین ہی جگہہ رات کی رہنی کی تمکو اور نہ کہانا رات کا
یعنی تمہارا حصہ ان گہر والون کی ہان کچہہ نہین ہی پس جب داخل ہووی اور نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گہر کی
کہتا ہی شیطان پائی تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پایا

تھی جگہہ رانکی رہنی کی اور کہا نا راحت کا یعنی پس جدا ہوں گہری اور گہر والونسی امید وار رہو شریک ہونیکے
گہر مین اور کہانے مین نقل کی یہہ مسلم ابوداود ف یعنی ابن ماجہ ابن سنی نی وَاِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا

صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ

وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ

وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ح جب ہووے سر شام پس منع کرو تم اپنی لڑکونکو باہر نکلنی سی یعنی گہر کی باہر نکلنی
اور کہیلنی پہرنی سی پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتی ہین اس وقت پس جب گذری ایک ساعت رات سی پس چہوڑ دو
انکو اور بند کر دروازہ اپنا اور یاد کر نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہہ وقت بند کرنی کے اور بجہا چراغ اپنا اور یاد کر نام اللہ
اور موہنہ باندہ مشک اپنی کا اور یاد کر نام خدا کا اور ڈہانک برتن اپنا اور یاد کر نام اللہ کا اور اگرچہ چوڑا وین
اوسکی لحاظ سے کچہہ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکہہ اگر ڈہکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف ایک روایت مین
آیا ہی کہ شیطان نہین کہولتا ہی دروازی بند کو پس اوپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجہا اسلیئی کہ ہیندا لگی
اور بعید اسراف سی ہے اور احتیاط ہی اسمین کہ مبادا چوہا بتی لیجاوی اور گہر جلاوی کذا ذکرہ العلی والنفح

عِنْدَ النَّوْمِ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہی جاوے اور کیجاوی نزدیک سونیکی اِذَا اَتَى فِرَاشَهُ
وَهُوَ طَاهِرٌ ح جب ارادہ کری کوئی اپنی بچہونی پر اونکا حال یہہ کہ وہ پاک ہو تو کری جو مذکور ہوتا ہی
پڑہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہی غرض مصنف کی اسسی ثابت
کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہی اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ ط س یا پس
چاہئی کہ پاک ہووے نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ع
یا پس چاہئی کہ وضو کری مانند وضو اپنی کی نماز کے لئی یعنی وضو کامل نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو طہارت کرتا ہی اسکی بدن کی ساتہ رات گذارتا ہی ساتہہ اوسکی فرشتہ جب یہہ کروٹ لیتا ہی فرشتہ
کہتا ہی اللّٰهم اغفر لہ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سی سوتا ہی اور اوسی شب مین
مرگیا شہید مرتا ہی کذا ذکرہ العلی اور لفظ او کا کلام مصنف سی ہی اوسطی تنویع روایت کی یعنی روایت مین

یون آیا ہی اور بعضی مین یون ثُمَّ یَأْتِی اِلیٰ فِرَاشِهِ فَیَنْفُضُهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ یَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّی وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِینَ ع مص ٭ پھر آوی طرف بچھونے
اپنی کی پس جھاڑی اوسکو ساتھ کونی کپڑی اپنی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تین بار پھر کہے باسمک ربی آخر تک
معنی یہہ ہین ساتھ نام تیری کی اے رب میری رکھا مینی پہلو اپنا اور ساتھ مدد تیری کی اوٹھاونگا اوسکو یعنی بچھونی سے
اگر بند کری تو جان میری یعنی قبض روح کری پس بخش اوسکو اور اگر چھوڑ دی تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھ اوس
طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھ اوسکی اپنی نیک بندوں کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی جیسکہ محفوظ رکھتا ہی تو نیک بندونکو گناہوں اور بد کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی ویسی میری نفس کو محفوظ رکہہ
اور مدد کر اور توفیق نیکی دے اور یہہ جو فرمایا کہ پھر کہی یعنی بعد رکھنی پہلو کی یا پہلو رکھنی کی پہلے اس صورت مین معنی
وَضَعْتُ جَنْبِی کے یہہ ہونگی کہ ارادہ کیا مینی پہلو رکھنی کا اور کروٹ لے وَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ م
سع ٭ اور چاہی کہ لیٹی اوپر داہنی پہلو اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے اور صحاح ستہ مین ف نیند ہی موت
کی ہی اسطرح کی لیٹنی سی تب موت کا یاد آتا ہی کذا ذکر العلی وَیَتَوَسَّدُ بِیَمِینِهِ ہ ٭ اَوْ یَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ
د ت س ٭ اور تکیہ کری داہنی ہاتھ اپنی کو نقل کی یہہ ابو داود نی یعنی رکھی ہاتھ کو نیچے گال اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود
ترمذی نسائی نے ثُمَّ یَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی وَاَخْسِئْ شَیْطَانِی وَ
فُكَّ رِهَانِی وَثَقِّلْ مِیزَانِی وَاجْعَلْنِی فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی د مس ٭ پھر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتھ نام
اللہ کی رکھا مینی پہلو اپنا یا اللہ بخش میری لئی گناہ میرے اور دور کر شیطان میری کو اور چھڑا گرو میری کو اور بھاری کر
ترازو عملوں میری کی اور کر مجھکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتوں مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہہ ابو داود حاکم نے
ف مراد گرو سی نفس آدمی کا ہی کہ عوض عمل کی گرو ہی معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میری کو حق اپنی سی اور حق
بندوں کی سی اور گناہوں سی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ قِنِی عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ د ر مص
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت ت ٭ یا اللہ بچا مجھکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاویگا تو بندوں اپنی کو

فارحمها ن

بما تحفظ

نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہی یہی دعا نقل کی یہہ ابو داود و نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ رَبِّ فَاغْفِرْ لِي
ذَنْبِي ÷ ا ÷ ساتہہ نام تیرے کی پہلو رکہا مینی ای رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے نقل کی یہہ احمد نے بِاسْمِكَ
وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ÷ عص ÷ ساتہہ نام تیرے کی رکہا مینی پہلو اپنا پس بخش مجہکو نقل کی یہہ ابن ابی
شیبہ نے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى خ م د ت س ÷ یا اللہ ساتہہ نام تیرے کی مرتا ہوں مین او جیتا
ہوں مین یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود و ترمذی نسائی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ خ م د ت س حب ÷ سبحان اللہ
پڑہی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہی چونتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود و ترمذی
نسائی ابن حبان نے **ف** کتاب ابو داود مین لکہا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون
مین روبرو تیرے ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکی اہل
بیت مین سی اور تہین میرے پاس اور پیستی تہین چکی یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی ہاتہون مین اور پانی لاتی
تہین مشک مین یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی سینی مین اور جہاڑو دیتی تہین گہر مین یہان تلک کہ خاک
آلودہ ہوتی کپڑی اونکی اور پکاتی تہین ہانڈی یہان تلک کہ میلی ہوگئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان
چیزون کی مشقت و محنت اور ایذا سنا مینی کہ غلام لونڈی آئی ہین کسی غزوہ سی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم
اپنے باپ کی پاس اور مانگو انسی ایک خادم کہ کفایت کری تمکو ان کامون سی پس آئین فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا
اونکی پاس کتنی نوجوانون کو کہ بیٹہی تہی پس حیا کی اور پہر آئین لیکن حضرت عائشہ نی یہہ قصہ روبرو حضرت کی
بیان کیا حضرت یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہین حضرت علی کہ ای حضرت ہمارے پاس ہم لیٹی ہوئی
تہی اپنی بچہونون مین کپڑی اوڑہی ارادہ کیا ہمنی کہ اوٹہی ہون فرمایا اسطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہہ گئی درمیان
میری اور فاطمہ کی یہان تلک کہ پائی مینی ٹہنڈک دونون پانون حضرت کی اپنی سینہ مین پہر فرمایا فاطمہ سی کیا حاجت
لائی تہی تو طرف ہمارے کل پس یہہ چپکی ہین مارے حیا کی کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی نی کہا قسم ہی خدا کی مین
بیان کرونگا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پیستی ہین چکی کہ نشان ہوگیا انکی

انکی ہاتہونمین اور پانی لاتی ہین مشک سین کہ نشان ہوگیا انکی سینہ مین اور جہاڑو دیتی ہین گہر کی کہ غبار آلودہ
ہوتی ہین کپڑی انکی اور پکاتی ہین کہانا کہ میلی ہوتی ہین کپڑی انکی اور پہونچی تہی خبر ہمکو کہ آئی ہین تمہاری پاس
لونڈی غلام پس کہا تہا مینی انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین تمکو بہتر اوس چیز سی
کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیٹو اپنی بچہونون مین کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ
تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت علی کبہی اسکو چہوڑتی نہ تہی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو
خصلتین ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ
اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازونکی ڈیڑہ سو ہوتی ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑہ ہزار نیکیان
اسکی تلین گی اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونیکی وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر
چونتیس بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور ہزار بیچ میزان کی کذا فی المشکوۃ وَيَجْمَعُ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَنْفُثُ فِيْهِمَا
فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ہ اور جمع کری دونو ہتیلیان اپنی یعنی جب جگہہ
پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی بیچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تلک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہیرنا ہاتہون کا
سر اپنی پر اور مونہہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کی جانب مانند غسل مسنون کے
کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہون کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اس سب کو کری تین بار نقل کی یہہ بخاری
اور چارون نی **ف** پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اسلئی ہی کہ ساحرون کی ساتہہ مشابہت نہ ہو یا معنی یہہ ہین کہ جمع
کری دونو ہتیلیون کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت مین پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا ذکر
الطيبي وَيَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ خ س مص اور پڑہی آیت الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیت الکرسی پڑہی اللہ تعالی کیطرفسی
ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہین پاس آتا صبح تلک اور جو پڑہی اسکو جب جگہہ پکڑی بستر پر تو امن مین
رکہتا ہی اللہ تعالی گہر اوسکی کو اور گہر ہمسایہ اوسکی کو اور کتنی گہر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ ۔ م د ت س
سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا سب مہمات ہماری کو اور نگاہ
رکہا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو بس بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہی کوئی اونکو نہ جگہہ
دیتا ہی نقل کی ہی مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ
وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ
وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ د ت س مستدرک ۔ سب تعریف ہی خدا کی لئی
جسنی کفایت کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی سب دینی
اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی حاجت سی بہی وہ خدا کہ دیا مجکو بس بہت دیا شکر ہی اللہ کی لئی
ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی نقل کی ہی ابو
داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابوعوانہ نی اَللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ
اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ وَاَعُوْذُ
بِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ۔ ط ا ۔ یا اللہ پروردگار آسمانوں کی اور
زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو
ایک ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری شیطان سی یعنی اوسکی
وسوسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک مین ڈالنی اوسکی سی ہمکو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سی کہ کرون

اور برے نفس اپنے کی برائی یا پہنچوں نہیں اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کروں نہیں کسی پر نقل کی یہ احمد

طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ دت س حب مس مص

یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں و زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے پروردگار ہر چیز کے

اور مالک اوسکی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے برے نفس اپنے سے یعنی عاجز ہوں اوسکی مقابلہ سے اور برائی

شیطان اور شرک اوسکی سے نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ

تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ م س

یا اللہ تو نے پیدا کی جان میری اور تو مارے گا اوسکو تیرے ہی لئے موت اوسکی اور زندگی اوسکی اگر جلا دے تو

اوسکو یعنی جلائے پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سے اور گرفتار ہونے برائیوں کی سے اور اگر مارے تو اوسکو

پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے سلامتی یعنی سب سے چاہئے دنیا آخرت میں نقل کی یہ مسلم نسائی نے

ف ممَاتُها ومحياها اشارہ ہے طرف اس آیت کی مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یا معنی یہ ہیں کہ زندگی

بھلی ہے نہ غیر تیرے کی لئے مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کرنا ذکر ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ

اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَ

بِحَمْدِكَ دس مص یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے کہ بزرگ ہے اور ساتھ کلموں پورے تیرے کے یعنی

کتابوں اور اسماء تیرے کی برائی اوس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری میں

ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو یا اللہ نہیں شکست دیا جاتا ہے لشکر تیرا اور نہیں خلاف کیا جاتا ہے وعدہ تیرا

اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب سے تیرے ہی دولتمندی پاک ہے تو اور ساتھ تعریف تیری کے تسبیح کرتا ہوں نقل کی

یہ ابو داود نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت بخشش مانگتا ہوں میں اوس اللہ سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ تھامنے والا اور رجوع

کرتا ہون مین طرف اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچھونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ
دریا کی ہون یا بقدر پتی درختونکی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دنون دنیا کی کذا فی المشکوۃ عالج نام ایک
جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنے کو اور شرع مین کہتی ہین
پہرنیکو گناہ سے اور پشیمان ہونا اوس سے ساتھ صدق ارادت کی اور حضرت جنید بغدادی رح سی پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہی
فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دلسی ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو لذت ذکر الفخر لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ
الا باللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مح ب ص س ۔ نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پہرنا گناہونسی ورنہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی پاک ہی اللہ او تعریف ہی اللہ کے
لئی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی اور موقوفا نسائی نی ف حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اس کلمہ کو جسوقت کہ جگہہ پکڑی بچھونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی و خطائین
اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکر العلی ویقول وھو مضطجع اللھم رب السماوات
ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ
والانجیل والفرقان اعوذ بک من شر کل شیء انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت
الاول فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس
فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغننا من
الفقر م ع ہ ص ص ص + اور کہی حال یہہ کہ وہ لیٹنی والا ہو کروٹ سی یہہ دعا یا اللہ پروردگار
آسمانونکی اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑی کی ای پروردگار ہمارے اور ای پروردگار
ہر چیز کی ای پہاڑنی والی دانہ اور گہٹلی کی یعنی اوگانی کی ہی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی ہر چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی یعنی قبضہ قدرت تیری میں
ہے یا اللہ تو پہلے سب سے ہے پس نہیں ہے پہلے تیرے کوئی چیز اور تو ہی پچھلا ہے پس نہیں ہے پیچھے تیرے کوئی چیز اور توہی
ظاہر ہے یعنی باعتبار صفات کے یا غالب ہے پس نہیں ہے اوپر تیرے کوئی چیز اور توہی پوشیدہ ہے یعنی باعتبار ذات
کے کہ پوشیدہ ہے نظروں اور وہموں خلایق کے سے پس نہیں ہے نیچے تیرے کوئی چیز یعنی سب سے زیادہ پوشیدہ ہے ادا کر
ہم سے قرض اور بے پروا کر ہمکو محتاجگی سے نقل کی اسے مسلم اور چاروں اور ابن ابی شیبہ اور ابویعلی نے **ف**
احتمال ہے کہ قرض سے مراد حق اللہ کا اور بندوں کے ہوں اور مراد محتاجگی طرف خلق کی ہے یا یہ کہ محتاجگی دل سے
بے نیاز کر سبب بے پروائی کے مخلوقات سے آورد حارعقبی میں حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رض
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تھیں فرمایا کہ پڑھ اللھم رب السموات السبع آخر
تلک کذا ذکرہ العلی * بسم اللہ ؛ * س * لیٹا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے نقل کی نسائی نے
ف یعنی نسائی کی روایت میں دعا مابعد کی مع بسم اللہ کے ہے اور اوروں کی روایت میں اللھم اسلمت سے
شروع ہوتی ہے کذا قال العلی اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ
اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ
وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَلْیَجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ * خ م ع * یا اللہ تابعدار کیا میں نے ذات اپنی کو
طرف تیری یعنی مطیع حکم تیرے کی لئے راضی قضا تیری پر قانع ساتھ قدرت تیری کے اور سونپے میں نے سب کام دین و دنیا
اپنے کی طرف تیری اور پھیر دیا میں نے پیٹھ واسطے خواہش کرنے کے طرف ثواب تیرے کی اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہیں ہے
پناہ اور نہ نجات عذاب تیرے سے مگر طرف تیری ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے جو اتاری تو نے اور ساتھ
نبی تیرے کے جسکو بھیجا تو نے اور چاہیے کہ پڑھے ان کلمات کو آخر اس چیز کے کہ کلام کرتا ہے ساتھ اسکے نقل کی
یہ صحاح ستہ میں **ف** یعنی سب دعاؤں کے پیچھے اس دعا کو پڑھے اور بعد اسکے اور کلام نہ کرے مگر آیت قرآن
کے مثل قل یا وغیرہ کے اگر پڑھے مضایقہ نہیں کذا قال الفخر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تو بستر پر آوے
دھوکر ہاتھ وضو نماز کی پھر لیٹ داہنی کروٹ پر پھر پڑھ اللھم اسلمت نفسی لفظ ارسلت تلک پس اگر اوس رات میں مریگا

تو دین اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پہونچیگا بھلائی کو کذا فی المشکوٰۃ وَاقْرَأْ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰافِرُوْنَ
ط ٭ اور چاہیی کہ پڑہی قل یا یعنی نزدیک وقت سونیکی نقل کی یہہ طبرانی نی ثُمَّ نَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا
دت س حب مس مص ٭ پہر چاہیی کہ سووے اوپر ختم قل یا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آدمی اسکی پڑھنی سی
شرک سی پاک ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ
وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ دت س ٭ اور تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پڑھتی تہی مسبحات یعنی جن سورتونکی سری پر لفظ سبحان کا یا سبح یا یسبح کا ہی پہلی سونی کی اور فرماتی تہی
کہ تحقیق انمین ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی نی ف وہ آیت غیر معلوم ہی
مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑھی تو اوسکا ثواب پاوی کذا ذکر العلی وَھُنَّ الْحَدِیْدُ
وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَۃُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی ھو س ٭ اور وہ مسبحات
سورہ حدید ہی اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل کی
یہہ موقوفاً نسائی نی وَحَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَتَبَارَکَ الْمُلْکُ ت مص
مس ٭ اور نہین سوتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ پڑھین الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی
یہہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نی ف روایت ہی خالد سی جو صحابی ہیں کہ پڑھو تم سورہ نجات دینی
والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مینی کہ اسکو ایک شخص نی
پڑھا اور نہ کیا تہا اسکی سوا کچھہ اور وہ نہین پڑھتا تہا اور وہ شخص بہت گناہگار تہا پس جب مرا اس سورۃ نی
پر اپنی پہیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین کرلیا اوسکو اور عرض کیا کہ ای رب میری بخش اسکو کہ یہہ بہت
پڑھا کرتا تہا مجکو پس اللہ تعالی نی اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتونکو اسکی ہی عوض ہر گناہ
کی ایک نیکی لکہو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بہی کہا خالد نی کہ یہہ سورت اپنی پڑھنی والی کے لیے قبر مین
جہگڑتی تہی عرض کرتی ہی ای بار خدایا اگر مین تیری کتاب سی ہون تو شفاعت میری اسکی لیے قبول کر اور اگر تیری

کتاب سی نہین ہون مثا دال مجکو کتاب سی آور یہہ سورت مثل جانور سکے پہلاتے ہے پر اپنی اوسپر پس
شفاعت کرتے ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر سی اور سورہ تبارک سکے بہی ہی فضیلت
بیان سکے اور خالد سوتے نہین تہی جب تلک کہ نہ پڑہتی تہے ان دونون کو اور کہا طاوس تابعی نے
کہ فضیلت دی گئی ہین یہہ دونو سورتین سب سورتون پر ساتہہ ساٹہہ نیکیونکی کذا فی المشکوۃ حتی یقرأ
بنی اسرائیل والزمر ت س ص + اور نہ سوتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان
تلک کہ پڑہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ما کنت اری احدا
یعقل ینام قبل ان یقرأ الآیات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ صحیح + حضرت علی
فرماتے ہین کہ نہین تہا مین کہ جانتا ہی کو کوئی عقل رکہتا ہو کہ سووے پہلی اسکی کہ پڑہی تین آیتین کہ آخر سورہ بقرہ
کے ہین یعنی للہ ما فی السموات سی آخر سورہ تلک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی مجکو خزانہ عرش سی ملی ہین یعنی آمن الرسول سی آخر تلک پس سیکہو تم
اور سکہاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور کسی نبی کو
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتین نہین ملی ہین جو آیتین دعا کی اسمین ہین پڑہنا ہی قبول کی جاتے
ہین کذا فی المشکوۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرأت فاتحۃ الکتاب و
قل ھو اللہ احد فقد امنت من کل شیء الا الموت + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب رکہی تو پہلو اپنا بچہونی پر اور پڑہی تو الحمد اور سورہ اخلاص پس تحقیق امن مین ہوا تو ہر چیز سی یعنی ہر بلا سی
سواے موت کی نقل کی یہہ بزار نے ما من رجل یاوی الی فراشہ فیقرأ سورۃ من کتاب
اللہ الا بعث اللہ ملکا یحفظہ من کل شیء یؤذیہ حتی یہب من نومہ متی ہب
۱ + نہین کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پس پڑہی کوئی سورت کتاب اللہ کی مگر کہ بہیجتا ہی اللہ تعالی طرف
اوسکی ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی ہر چیز سی کہ ایذا دی اوسکو یہان تلک کہ جاگی نیند اپنی سی جب جاگی
نقل کی یہہ احمد نے اذا اوی الرجل الی فراشہ ابتدرہ ملک وشیطان فیقول الملک اختم

بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ الحديث
يَأْتِي نِعْمَتَهُ ۔ س حب صس حی ۔ جب آتا ہی آدمی طرف بچہونی اپنی کی دوڑتا ہی اوسکی طرف
فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتی ہین تا مسلط ہووین اوسپر پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا
اور کلام اپنا ساتہہ بہلائی کی یعنی سوتی وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتہہ برائی کے
پس اگر یاد کری خدا کو پہر سوی رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی یہہ حدیث ہی کہ آویگا بقیہ اوسکا
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نی کتاب عدہ مین بیان کیا ہی
وہ یہہ فَإِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑیگا تخت اپنی سی پہر مر جاویگا داخل بہشت ہوگا
یہین کذا فی فتح المبین اور سمجہا گیا اس سی کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہی بلکہ شیطان
شب گذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانی اور وسوسہ ڈالنی اوسکی کا وقت بیداری کی کذا ذکر العلی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو کوئی سورہ دخان رات کو پرہتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئے
ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سی آخر تلک پرہتا ہی
رات کو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتین مشکوۃ مین ہین وَاِذَا رَاٰى فِي
مَنَامِهِ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا خ م س ۔ اور جب دیکہی کوئی بیچ خواب
اپنی کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی اچہی چیز پس چاہئی کہ شکر کری خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ خ م ۔ اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف اسلئی کہ دوست اچہی تعبیر کہیگا اور
دشمن بری وہ سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رؤیا اوپر
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کیا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکہا مینی کہ گویا آستانہ گہر میریکا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غائب تیرا آویگا پس

بیان خواب دیکہنی کا

خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پھر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پھر وہی خواب دیکھا پس جب لبت رسالمآب
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا
بعد اوسکی خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر
کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب برا ای نکلی اور اچہا دوست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی
اور تعبیر بہی فرماتی اور اونکی خواب پوچہتی اور تعبیر کہتی کذا ذکرالفخر وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَنْفِثْ خ م
اَوْ لِیَبْصُقْ د م ق اَوْ لِیَنْفُثْ ع ت ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ع ۔ اور جب دیکہی خواب مین وہ چیز
کہ برا جانتا ہی پس تہتکاری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا تہوکی نقل کی یہہ مسلم نی یا چاہی کہ پہونکی نقل کی یہہ صحاح
ستہ مین یعنی بعضی روایت مین بدلے تفل کی لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَمِنْ شَرِّہَا ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْہَا
لِاَحَدٍ خ م د س ق ۔ اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور برائی خواب کے سی
یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نے پڑہی اعوذ تین بار
ورنہ ذکر کری اوسکو کسی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی فَاِنَّہَا لَا تَضُرُّہٗ ع پس تحقیق وہ
خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ
م ۔ اور چاہی کہ پہر جاوی اوس کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی روایت مین بی اس
عبارت کی یون آیا ہی اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ خ ۔ یا چاہی کہ کہڑا ہو جاوی پس نماز پڑہی نقل کی یہہ بخاری نے
ف کروٹ بدلنی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سی ضرر دفع ہوتا ہی وَاِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ
وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ
وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۱۰ ۔ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُہَا مَنْ عَقَلَ مِنْ
وُلْدِہٖ وَمَنْ لَمْ یَعْقِلْ کَتَبَہَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَہَا فِیْ عُنُقِہٖ د ت س مص ۔ اور جب ڈری
یا پاوی وحشت یا نیند اوچٹ جاوے پس چاہی کہ کہی اعوذ بکلمات اللہ تا آن یحضرون کہ معنی یہہ مین پناہ مانگتا

حاشیہ: ...

بہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی یعنی کتابون اور اسماء الہی کی غصہ اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی
بندون اوسکی سی اور وسوسہ شیطانون کیسی اور حاضر ہونی انکی سی میری پاس یعنی ظاہر مین تصرف کرنی
انکیسی نقل کی یہہ احمد نی اور تہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتی تہی یہہ کلمی بیٹون عقل رکہنی والے اپنی کو اور
جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتی تہی عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گلی مین اوسکی نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی
نسائی حاکم نی **ف** اس سی تعویذ باندہنا لڑکونکی گلی مین جایز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہی کہ تعویذ مین سوائے آیت
یا اسماء الہی کی کچہہ نہ ہو اور شرکی وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکرہ العلی والفخر اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ
الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی
الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا
طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ط پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پورے خدا کی وہ کلمی کہ نہین خلاف کرتا انسی نیک اور
نہ برا برائی اوس چیز کی سی کہ اوترتی ہی آسمان سی یعنی بلیات اور حادثی اور برائی اوس چیز کیسی جو چڑہتی ہی آسمان مین یعنے
اعمال بری وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی اوس سی اور برائی فتنون رات کیسی
اور فتنون دنکیسی اور برائی حادثون رات اور دنکیسی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کی ای مہربان نقل کی یہہ طبرانی نی
ف آیا ہی کہ رات معراج جن کو ایک شیطان نی شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی لا کر ضرر
پہونچانا چاہا جب حضرت جبریل نی انکو یہہ دعا بتائی اسکی پڑہنی سی وہ شعلہ آتشی بجہگیا اور سیدہا گر پڑا کذا ذکر
العلی وَفِی الْاَذْکَارِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ
وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ
مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ اور بری نیند آتی ہو پڑہی یا اللہ پروردگار ساتون
آسمانونکی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی آسمانون نی اوسپر اور ای پروردگار زمینون کی اور اوس چیز کی
کہ اوٹہایا ہی زمینون نی یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانونکی اور اون لوگون کی کہ گمراہ کیا ہی جنہے
شیاطین نی اونکو ہو میری لئی نگہبان تمام سب مخلوقات اپنی کیسی اس سی کہ غالب ہووے مجہپر کوئی اونمین

بیان بند اور حفاظت

سی پایہ کہ حد سی کوئی تجاوز کری غالب یعنی شتابی چاہنی والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی یہہ طبرانی نے

اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نی اللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ

لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَهْدِئْ لَيْلِي وَأَنِمْ عَيْنِي یا اللہ چھپ گئی ستارے یعنی آفتاب

اور آرام پکڑا آنکہوں نے اور تو زندہ تدبیر کرنیوالا ہی نہیں آتی ہی تجکو اونگہہ اور نہ نیند ای زندہ ای تدبیر کرنیوالی

آرام دی رات میری کو یعنی آرام دی مجکو سبب اسکی رات میں اور سلا آنکہہ میری کو نقل کی یہہ ابن سنی نے

وَإِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ

إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ **س حب حص** اور جب جاگی نیند سی پس کہی

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اسکو بیچ وقت سونی اسکی کے

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تہام رکہا ہی آسمانونکو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سی کہ ٹل

جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہیں تہامنیکا انکو کوئی بہی اسکی تحقیق وہ ہی بردبار بخشنی

والا سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تہام رکہا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہ ارادہ اسکی کی تحقیق اللہ

ساتہ لوگونکی البتہ بہت مہربان مہربان ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سب تعریف ہی واسطی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ حاکم نی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا

بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ خ م ت س ه ع سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا

اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اسکی پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری ابو داود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا

شَرِيكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا

تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب

نہیں کوئی معبود مگر تو نہیں کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجکو یا اللہ تحقیق میں بخشش مانگتا ہوں تجہسی اسکی گناہوں کی اور مانگتا ہوں میں

تجسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی بعد اسکی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو یعنی طرف
حق کی اور بخش مجھی اپنی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشنی والا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ؕ س حب مس ؕ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پروردگار آسمانون و زمین کا
اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونو کی ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف ایک روایت
مین آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی وقت جاگنی کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ مگر بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کے پس جب بیٹھا اوٹھی سر اپنا طرف چہت کر کی
کہی سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پس جب کپڑی پہنی کہی بسم اللہ اور اسیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام
مین اور شروع کری پہنی مین ساتہہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی داہنی طرف سی پہنی پہر دعا مین لباس کے پہنی کی جو
اسمین مذکور ہوئے مین پڑہی کذا فی وظایف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ
وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ ؕ خ عہ ؕ جو کوئی جاگی رات مین اور کروٹ لی پس کہی لا الہ الا اللہ تا اغفرلی
کہ معنی یہہ ہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی ہی پادشاہت ہی اور اوسکی ہی سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور نہین ہی پہر نا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یا اللہ بخش مجکو یا فرمایا
دعا کری جو چاہی قبول کی جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاتی ہی
نماز اوسکی نقل کی بخاری نی اور چارون نی ف اکثر استعمال تعار کا آتا ہے اوس جاگنی
مین کہ اوسکی ساتہہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونی کی آواز دینی کی شک راوی ہے
ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ اللہم اغفرلی کا فرمایا تہا یا یدعو کا اور فرمایا استجیب لہ یعنی جو شخص و قت

بیان جاگنی

وقت آنکھ کھلنی کی شب کو یہ کلمات پڑھ کر دعا کری قبول کیجاتی ہی بعضی عالموں نے لکھا ہی ہن دعا کا نام ورہم اکسی سے
جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکھتا ہی جسوقت چاہتا ہی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب مہیا ہی

كذا قال الفخر من قال حين يتحرك من الليل بسم الله عشر مرات وسبحان الله عشرا وآمنت بالله وكفرت بالطاغوت عشرا وقي كل شيء يتخوفه ولم ينبغ لذنب ان يدركه الى مثلها طس ٭ جو کوئی کہی جسوقت کروٹ لی

رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور کفر کیا مینی ساتھہ معبودون باطل کی
یعنی خواہ بت ہون یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لایق ہی کسی گناہ کو کہ پالے
اوسکو یعنی لاحق ہووی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس ساعت تلک کہ حرکت کی ہی اوسمین اور یہہ کلمی پڑہی ہین یعنی
ایک رات دن محفوظ رہیگا ایذا دینی والے چیزون سی اور گناہون سی نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین واذا قام

من الليل عن فراشه ثم عاد اليه فلينفضه بصنفة ازاره ثلث مرات فانه لا يدري ما خلفه عليه

فاذا اضطجع فليقل باسمك اللهم وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها

وان رددتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين ت ى ٭ اور جب اوٹہی کوئی رات کو
بچھونی اپنی سی پہر رجوع کری طرف اوسکی پس چاہیی کہ جھاڑی اوسکو ساتھہ کناری لنگی اپنی کی تین بار اس لیی کہ وہ
نہین جانتا ہی کہ کونسی چیز آئی ہی پیچھی اوسکی اوپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر نہ پڑا ہو پس جب لیٹی
پس کہی ساتھہ نام تیری کی یا اللہ رکھا مینی پہلو اپنا اور ساتھہ نام تیری کی اوٹھا دنگا اوسکو جو روک رکھی
تو جان میری یعنی قبض روح کری پس رحم کر اوسپر اور جو پہیری تو اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوس طرح
کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی بندون نیکبخت اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی واذا قام ليتهجد
فان دخل الخلاء فليقل بسم الله مص ى ٭ اور جب اوٹہی تو کہ تہجد پڑہی پس اگر داخل
ہووی پاخانہ مین یعنی ارادہ کری داخل ہونیکا پس کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بسم اللہ کہنی سی پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میری کی اور آنکھوں جنات کی نزد اذا دخل
اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث ع مص ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ

فائدہ اوٹھنی بیٹھنی کا بیان

تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سے نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے ۞ اِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ
ع ۞ حب ۞ مص ۞ اور جب نکلی پاخانہ سی کہی مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نے اور
چارون نے اور ابن ابی شیبہ نی **ف** پناہ جانی کی وقت چاہنی اسلئی ہی کہ جگہہ حاضر ہونی شیاطین کی ہی
چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم کی صحیح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ ذکر کرنا
ایسی وقت مین مکروہ جانتی ہین جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر اوس مکان مین کہ
پاخانہ ہی کی ئی بنا ہو پس کہی ان کلمات کو پہلی داخل ہونیکے اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس
چاہئی کہ وقت شروع کی کہی اور جو کوئی اوسوقت بہول جاوے اور عین اوس حالت مین یاد آوے دلسی کہی نہ زبان سے
اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کی دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی سی اوس
حالت مین نہین ہو سکتا ہی اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہین کرتی تہی مگر بیچ وقت حاجت کے
پس گویا اپنی ہی تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی تقصیر سی
کہ بیچ وفا کرنے شکر نعمت پہنچنی اچھی کہانی کی اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہوئی کذا ذکر الفخر اور مستحب
ہی کہ پاخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاوے کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپی وغیرہ کی اور پردہ مین
بیٹہی اور دور جاوے جنگل مین کہ کوئی اوسکو دیکہی نہین اور آڈ نکی ساتہہ چادر کی اور کپڑا نہ اوٹہاوی یہان تلک
کہ قریب ہووے زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی داہنی کو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس
اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نکری اور تین ڈہیلونسی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکری اور گرمی مین
اول ڈہیلا پیچہی کو لیجاوے اور دوسرا آگی کو اور تیسرا پیچہی کو اور جاڑی مین عکس اسکی کری اور عورت ہر موسم مین
ڈہیلی لی بطور یعنی مرد کے جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لی اور نہ کلام کری پاخانہ مین مگر جب کہ ایسی ہی ضرورت ہو
اور کہنکہاری نہین اور نہ تہوکی اور نہ سنکی ناک اور نہ جواب چہینک کا دے اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ جواب
موذن کا دی مگر دلسی اور داہنا ہاتہہ سر کو نہ لگاوی اور گہاٹ پر اور راہ مین اور سایہ درخت وغیرہ مین
کہ لوگ وہان آرام پاتی ہین پاخانہ نہ پہری کہ بعد ہاتہہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتہہ سی پہلی عضا کو کر مگر جب

روزی سی بہی احتیاط سی کری اور اول بچھلی اونگلی او نیچی کرکر پانی سی استنجا کری پہر چھنگلیا کی پاس کے اونگلی
سی پہر چھنگلیا سی پہر شہادت کی اونگلی سی یہان تلک کہ خوب خاطر جمع کری پہر ہاتہہ دہووے بعد فراغ کی
اور بسم اللہ کہی اول ہی اور بعد ہی پس جب نکلی پاخانہ سی داہان پانو نکال کر دعا مذکورہ پڑہی داہل
ہوتی ہوئے بایان پانو پہلی رکہی اور اسیطرح پیشاب کرنی مین بہی قبلہ وغیرہ کی طرف نشست نکری اور ہوا کی رخ
سی بچی تا چھینٹین نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کری تہیر پر اور پانی جاری اور غیر جاری مین نکری اور
نیچی درخت میوہ دار کی اور کنار نہر جاری کی اور نہانی کی جای نکری اور کہڑی ہوکر اور نیچی پرنالہ کی اور لتہہ
نجاست کی پر نکری اور پیشاب برتن مین جمع نکری اور کلام وغیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد ازان ڈہیلی پر خشک
کری چہل قدمی کرکر کہنکہار کر پانی سی دہووے کہ قطرہ کی بند ہونی کی یہی تدبیر ہے وداع دینی کی ہی کہنی وظایف
البنی اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَذھَبَ عَنِّی الاَذٰی وَعَافَانِی ؛ س ی مو ص ؛ سب تعریف ہی
واسطی خدا کی جسنی دور کی مجسی ایذا دینی والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی اور ہو وفا ابن
ابی شیبہ نی وَاِذَا تَوَضَّأتُم فَقُولُوا بِسمِ اللّٰہِ ؛ د ت ق ؛ اور جب وضو کری پس چاہئے کہ بسم اللہ کہی نقل کی
یہہ ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نی **ف** بسم اللہ پڑہنی پہلی وضو کی سنت موکدہ ہی نزدیک جمہور کی اور ہدایہ
مین مستحب لکہی ہی مذہب حنفی مین اور نزدیک حنبلیون کی فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول سلف
سی بیچ بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضون نی کہا ہی افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کہ ذکر اعلی و اکمل ہی پہر یہی دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی ذَنبِی وَوَسِّع لِی فِی دَارِی
وَبَارِک لِی فِی رِزقِی ؛ س ی ؛ پہر کہی یعنی وضو کرتی مین یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور فراخی کر میری لئی
گہر میری مین یعنی دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی یعنی دنیا کا ہو یا آخرت
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی **ف** ابوموسی اشعری روایت کرتی ہین کہ پانی لایا
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا مینی کہ پڑہتی تہی یہی دعا اللھم اغفرلی آخر
تلک عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ سنا مینی کہ پڑہتی تہی آپ یہی دعا فرمایا کہ کیا چہوڑا اس نی کچہہ یعنی اس دعا کی بیچ کہ

بیان وضو

جمع کرنی والی بہلائیوں دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکرہ علی وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ نَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ

د س ، ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ ، م س ق مص ی ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ، ق مص ی ۔ اور جب فراغت پاوی
وضو سی تو چاہی نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی نی یعنی نظر کا اوٹہانا فقط ان دو کی روایت
مین آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون
کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور
تین بار پڑہنا اوس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو کوئی بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹہون دروازی بہشت کی کہل جاتی ہین جس دروازی سی چاہی داخل ہووے

کذا فی المشکوٰۃ اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتہہ یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ، ت ۔ یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنی والون سی نقل کی یہہ ترمذی نی

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ، مس سن
پاکی ہی تجکو یا اللہ اور ساتہہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش

مانگتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کی یہہ حاکم نسائی نی مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ لَہٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

، طس ، جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ لکہا جاتا ہی اوسکی لئی
یعنی یہہ عبینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پہر کیا جاتا ہی سر بمہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تک یعنی نہین باطل
کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لازم کرو اپنی پر مسواک کرنی سلئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی منہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب
اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملایکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہے بلغم
اور خوشبو ہوتا یہہ آتی ہی منہ دور کرتی ہی تپ کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی تو لی مرض کو

ہے اور دو سنت ہی ہے پھر فرمایا کہ نماز مسواک سے افضل ہے ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کے ہو کذا فی المنیات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہے دس نیکیاں لکہی جاتی ہیں اور رو بقبلہ اونچی پر وضو کے لئے بیٹہے اور کوئی شخص وضو نکروا وے مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکرے اور پہلے آنے وقت نماز کے وضو کرے اور نیت بین آداب وضو کے قصہ میں دیکہا چاہئے اور بعضے فقہا نے مستحب لکہا ہے پڑہنا دعاؤں منقولہ کا اکثر علما سے وضو میں پس کہے بعد بسم اللہ اور نیت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَہُوْرًا اور وقت کلی کے اَللّٰہُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَأْسًا لَا اَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینے ناک کے اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَۃَ نَعِیْمِکَ وَجَنَّاتِکَ اور مونہہ دہوتے وقت اَللّٰہُمَّ بَیِّضْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ اور داہنے ہاتہہ پر پانی ڈالنے کے وقت اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بائیں ہاتہہ پر پانی ڈالنے کے وقت اَللّٰہُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ اور مسح سر کے وقت اَللّٰہُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ اور وقت مسح کانوں کے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اور وقت مسح گردن کے اَللّٰہُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور وقت داہنے پانو دہونے کے اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بائیں پانو پر اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونے ہر عضو کے اور کنگہی کرنی بعد وضو کے حضرت سے ثابت نہیں ہوئی ہے بلکہ فرمایا ہے کہ ایکدن بیچ کیا کرے یہہ نماز پڑہے دو رکعت تحیۃ الوضو کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائے سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتوں کے بعد اوسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچہی طرح وضو کرے یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے پس پڑہے دو رکعت حضور دل سے بے ریا اور اخلاص سے مگر کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لئے جنت اور مستحب ہے کہ اول رکعت میں پڑہے بعد فاتحہ کے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ سے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ تک اور دوسری میں وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ سے تَوَّابًا رَّحِیْمًا تک کذا فی وظایف النبی التہجد

بیان تہجد

یہہ بیان ہے تہجد کا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ع بہترین نماز

ثواب مین پیچہی فرض کی نماز درمیان راتکی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاریکی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اوپر ہر گرہ کی اس
مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کہل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پس اگر نماز پڑہی تیسری گرہ کہلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوش دل اور نہین تو صبح
کرتا ہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی پہلی
تمسی اور سبب نزدیکی تمہاریکا ہی طرف پروردگار تمہاریکی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب باز رہنی کا گناہ
سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ سوج گئی پانوے مبارک حضرتکی عرض کیا لوگون نی
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدی ہین آپکی گناہ اگلی پچہلی فرمایا کیا نہون مین بندہ شکر کرنے والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تلک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانونمین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ قیام
کری رات کو نماز کی لئی اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین
اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہرکا خاوندنی اوسکی مونہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ اوٹہی
رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بی بی نی
اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکہا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر سی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف و لطیف ہین طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی اون لوگونکی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کہلاتی
ہین طعام اور پی در پی رکہتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین رات کو اوسحالمین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی
جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی اور
کون ہی کہ سوال کری مجہسی پس دون اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشون مین اوسکو پہر فراخ

کرتا ہی ہاتہ اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہی اور نہ ظالم یعنی اپنی عبادت سے ہمارا گمان کرتا ہے
ہمری میری عبادت کری مین بدلا دونگا ضایع نہین کرنی کا صبح تلک یونہین فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی
اہل اپنی کو پس دونو نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین و ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنیوالون مین لکہی جاتی ہین کہ
بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوٹہانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین
اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کے
خواب مین دیکہا پوچہا کہ تمکو اللہ تعالی نی کیا تمہارے ساتہ معاملہ کیا فرمایا اونہون نے کہ وہ جو حقایق معارف سے
باتین کرتا تہا مین سب فنا ہوئین کچہ کام آئین مگر کتنی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین ہی کام
آئین اللہ تعالی ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کری آمین آمین آمین کذا ذکر العلی افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی
بیتہ الا المکتوبۃ خ م ۴ بہترین نمازکی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نقل کی یہہ بخاری
مسلم نے **ف** یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہمارے زمانی میں
یعنی مسجد ہی مین پڑہی تاکہ تہمت ترک نہ لگی کذا ذکر العلی صلوۃ اللیل ؛ خ م ق والنہار
٤ مثنی مثنی ٤ خ م ٣ نماز رات کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نے اور نماز دن کی نقل کی یہہ احمد نے دو دو
رکعت ہین نقل کی یہہ بخاری مسلم احمد نے **ف** امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کی نزدیک دن مین
نفل دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کی نزدیک رات
کو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث کی سند لائی ہین کذا ذکر العلی وکان اذا
قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک
الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن
فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار
حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک
توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت انت ربنا والیک المصیر فاغفر

لکہا ہی کہ ولا یسلم اوسی موافق روایت اور روایت کی ہی اور جس صورتمین اوسپر ہو تو تنویع روایت کی ہی یعنی بعضی

روایت مین یون ہی آیا ہی کذا ذکرہ العینی ؛ اَوْ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ؛ خ م ؛ اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ ؛ قط سنی

اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ ؛ سنی ؛ یا وتر کری ساتہہ ایک کے یعنی ایک دوگانہ

اوسمین ملا ہوا نہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا وتر کری ساتہہ پانچ رکعت کی یا سات کی نقل کی یہہ دار قطنی بیہقی سنی

یا وتر کری ساتہہ نو رکعت کے یا گیارہ کی یا زیادہ اس سی یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہہ بیہقی نی ف یعنی تین

رکعت نین سی وتر کی ہون اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کی ساتہہ ملی ہوئی ہوتی تہی کسی راوی نی سارے

نماز کو وتر گنا ہی اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت سی ثابت نہین ہوئی ہی باوجودیکہ اسمین بہی اختلاف واقع ہوا ہی

بعضون نی کہا ہی مع وتر اور سنت فجر کی تیرہ ہوتے ہین اور بعضون نی سوا سنت کی مگر صحیح یہہ ہی کہ سوا

سنت فجر کی وتر سمیت تیرہ ہوتے ہین کذا ذکرہ العلی والشیخ عبد الحق رح ؛ وَیَقْنُتُ فِی الْاَخِیْرَةِ اِذَا

رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ؛ مس ؛ اور دعا قنوت پڑہی اخیر رکعت مین جب اوٹہاوی سر اپنا رکوع سی

نقل کی یہہ حاکم نی ف یہہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کی ہی اور امام اعظم صاحب رح نی اور بہت

حدیثون سی پہلے رکوع کی دعا قنوت پڑہنی ثابت کی ہی چنانچہ شروح مین نقل کی گئین ہین کذا ذکرہ العلی رح

فَیَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اہْدِنِیْ فِیْمَنْ ہَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا

اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ

وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ ؛ عہ حب مس

مص ؛ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ؛ س ؛ پس کہی یعنی یہہ دعا قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ ان

لوگونکی کہ راہ دکہائی تو نی یعنی کر مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ ان لوگونکی کہ عافیت دی تو نی اور دوست

رکہہ مجکو ان لوگون مین کہ دوست رکہا تو نی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ دی تو نی اور بچا مجکو برائی اوس

چیز کیسی کہ مقدر کی تو نی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجپر اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا

وہ شخص کہ دوست رکہا تو نی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تو نی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برتر

برتری تو بخشش مانگتی ہین ہم تجہسی اور رجوع کرتی ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چارون نے اور ابن حبان نے اور حاکم
ابن ابی شیبہ نے اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی نسائی کی روایت مین
بعد دعا قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی نے بیچ کتاب عمل الیوم واللیلہ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت
کیا ہی صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہے اسی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد
ہدایت فقہ کیسی یہہ ہے کہ تقدیر پر راضی ہو اور بلا پر صبر کرے اور رجوع فشرع ہو اور نووی نے لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہی الا
امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجای اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر منفرد بہی پڑہی جایز ہی مگر مکروہ
کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کی لئی دعا کرنی نچاہئی اور مستحب ہی کہ اللّٰہم انا نستعینک کی ساتہہ اس دعا قنوت کو بہی
ملالی اور چاہئی کہ مقدم کری اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہماری نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ موخر کری اسکو
اسلئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللّٰہم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعا قنوت پڑہی اور کبہی وہ
تو بہی جایز ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی اور بعضی روایت مین یہہ دعا قنوت آئی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ
أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ
لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ
مُلْحِقٌ موصص ستی یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان
عورتونکو اور الفت ڈال درمیان دلون اونکی کی اور اصلاح کر درمیان اونکی یعنی سنوار مودت اونکی اور حالتین باہمی اونکی
آپسمین بسبب اسکی کہ ایک دوسریکی خبر لی اور مدد دی اونکو اوپر دشمنون تیری کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان یا کفار
ای اللہ رحمت سی دور کر کافرونکو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون

سی ساتھ پانچ کی بیٹھتی تھی کسی رکعت مین یعنی بقصد سلام کی نہین بیٹھتی تھی مگر بیچ آخر اونکی کی نقل کی بخاری
مسلم نی **ف** حنفی یہہ معنی لیتی ہین کہ وتر انہین سی تین ہوتی تھی مگر دو رکعت تہجد کی پہلی ہوتی تہین اوس سی
اونکو بہی اسی مین شمار کر کر پانچ وتر کی کہین و اللہ اعلم کذا ذکرہ العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م ٭ اور تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی تہی رات سی یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر
کرتی تہی ساتھ ایک کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی پانچ دوگانی کو پڑھتی آخیر دوگانی کی ساتھ ایک
رکعت اور ملا لیتی پس وتر کرتی ساتھ اوس رکعت کی اون دوگانی کو پہلی ہوتا پس واقع مین تین ہوتے تہین مگر وتر آخری رکعت
سی ہوتا اسی لئی یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکرہ العلی وَعَنْهَا قَامَ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا
وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا **د س ق مص حب** ٭ اور جب اوٹہتی واسطی نماز رات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہتی دس بار
اور الحمد للہ کہتی دس بار اور سبحان اللہ پڑہتی دس بار اور استغفار پڑہتی دس بار نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ ابن حبان نی وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي **د س ق مص**
عَشْرًا **حب** ٭ اور پڑہتی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو اور عافیت دی مجکو یعنی دنیا کی بلیات سی
کہ باز رکہتی ہین نعمتون آخرت کی سی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا
دس بار پڑہتی وَيَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **د س ق مص** عَشْرًا **حب**
اور پناہ مانگتی ساتھ اللہ کی تنگی مکان سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے
اور نقل کی ابن حبان نے یہہ دعا دس بار پڑہتی **ف** یعنی پڑہتی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور
مطلب یہی کہ میدان محشر کا لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی اور ہول سی اللہ درگذری روز زمین اونچی ہوگی اور
شریق ہوزنی کہتی ہین کہ حاضر ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی اونسی کہ ساتھ کس چیز کی ابتدا کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو پس کہا انہون نے کہ پوچہی تو نے مجہسی ایک چیز کہ نہین پوچہی کسی نے پہلی تیرے
تہی حضرت جب جاگتی رات کو اللہ اکبر دس بار پڑہتی اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور سبحان
الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑہتی دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم انی اعوذ بک

یک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پہر نماز پڑہتی کذا فی المشکوۃ پس یہ معشرات الحسن بمقابلہ
ہیں مسبعات عشر کی یعنی حضرت کرام رح کی نزدیک سات سات بار دس چیزیں پڑہی جاتی ہیں کہ مشہور ہیں سیبی سات ہیہ
چیزیں دس دس بار پڑہی جاتی ہیں واذا افتتح صلوۃ اللیل قال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانو
فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم

م ع ہ مجب + اور جب شروع کری نماز تہجد کی تو کہی یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی
ای پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان
بندون اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ وی اوسمین اختلاف کرتی راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ
حق بی سابتہ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق تو راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی نقل کی یہ مسلم
چارون نی اور ابن حبان نی ف اوسمین کہ اختلاف کرتی ہیں یعنی دین حق میں جو اختلاف کرتی ہیں لاکہ تو ہی
حکم فرماویگا کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیہ میں جو کچہ کہ حق ہو
مجکو اوسکی راہ بتا اور اوسپر ثابت رکہہ کذا قال الحلبی وابن حجر واذا صلی الوتر ثلثا فیقرأ فی الاولی سبح اسم
ربک وفی الثانیۃ قل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ قل ھو اللہ احد د ت س
اق حبی والمعوذتین داق حب + اور جب پڑہی وتر تین رکعت پس پڑہی پہلی میں
سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد نقل کی یہ ابوداود
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ ابوداود
احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نی یعنی ان کتابونمیں تینون سورتین تیسری رکعت میں پڑہنی آئی ہیں کیف السنتہ
فی الوتر یسلم فی شفعھا : ۔ + + اور جدا کری بیچ دور رکعت کی کہ دوسری پہلی ہو تی ہیں اور درمیان نماز وتر کی
سابتہ سلام پہیرنی کی کہ شفاء سلام لوگونکو نقل کی یہ احمد نی اذا سلم الا قی ا رفعھن : س ع
یادہ سلام پہیری یعنی وتر کی نماز میں کہی سبحان الملک القدوس آخر تین رکعت وتر کی نقل کی یہ نسائی ابن سنی نی ف ملا علی قاری نی

بیان دعا قنوت

ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم وأنت

المؤخر أنت إلهي لا إله إلا أنت ۞ ع عو ۞ اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹہتی رات میں تو تہجد میں
پڑہتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی قایم رکہنی والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچہہ ان میں ہی اور تیری
لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچہہ ان میں ہی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی
تو ہی روشن کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچہہ ان میں ہی یعنی تجہی ہی سی سب ہدایت پاتی ہیں اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی
تو ہی ثابت موجود یعنی تیری سوا اسکو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود ہی اور
دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمان بردار ہوا میں اور
ساتہہ تیری ایمان لایا میں اور تجہی پر ہر کام اپنی سونپی میں نی اور طرف تیری رجوع کی میں نی اور ساتہہ مدد تیری کی جہگڑتا
ہون میں ساتہہ دشمنون دین کے اور طرف تیری فریاد لایا میں تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری باز گشت ہی
پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہیں میں نی اور جو پیچہی کئی میں نی اور جو پوشیدہ کئی ہیں میں نی اور جو ظاہر کئی میں نی
اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اسکو مجہسی یعنی میں اوسی نہیں جانتا تو ہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اوروں سی
پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی پیچہی رکہنی والا تو ہی معبود میرا نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
صحاح ستہ میں اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت میں پہلی دعا کی ساتہہ یہہ زیادہ آیا ہی ولا حول ولا قوة
إلا بالله ۞ خ ۞ اور نہیں ہی پہرنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی
یہہ بخاری نی ف فتح الباری میں لکہا ہی کہ بعضی حدیثوں سی سمجہا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد اونکی سری پر آئی ہی موجب حمد کی ہیں اور بعد ربنا
وإليك المصير فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا میں یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی
فریاد فیصلہ کو تیری پاس لایا میں نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہیں اور رجلہ ہست ابی فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی کہ اقال الفجر والعلی سمع الله لمن حمده الحمد لله رب العالمين ۞ ت ۞ قبول کی اللہ تعالی نی
تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوسکی سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی ترمذی

فی یعنی بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ؛ د س ق
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتہہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی

ابوداود نسائی نی وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ مِنَ اللَّیْلِ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرٰنَ حَتّٰی خَتَمَہَا ثُمَّ

قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی

الصُّبْحَ ؛ خ م د س ق ؛ اور بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہین یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین کی اور آنے جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون عقل کی پڑہین دس آیتین کہ آخر سورہ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کی یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونیکی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی آٹہہ تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف مسجد کے پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ؛ ف ؛ اختلاف رات دن کا یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی اور رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لاولی الالباب کی باقی آیتین یون ہین اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نے کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونون کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اون مین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی کذا

وَلِمُسْلِمٍ وَکَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِکَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا
فِیْ اٰخِرِہِنَّ ؛ خ م ؛ اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی رات کو یعنی کبہی کبہی تیرہ رکعت وتر کرتی تہی

سی ساتھ پانچ کی نہیں بیٹھتے تھے کسی رکعت میں یعنی بقصد سلام کی نہیں بیٹھتے تھے مگر بیچ آخر اونکی کی نقل کی بخاری
مسلم نے **ف** حنفی یہہ معنی کہتے ہیں کہ وتر انہیں سے تین ہوتی تھی مگر دو رکعت تہجد کی پہلی ہوتی تھیں اور تھی
اونکو بھی اسی میں شمار کر کے پانچ وتر کی کہیں و اللہ اعلم کذا ذکرہ العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ خ م ہ اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے رات سے یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر
کرتے تھے ساتھ ایک کے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی پانچ دوگانی کو پڑھتے آخر دوگانی کی ساتھ ایک
رکعت اور ملا لیتے ہیں وتر کرتے ساتھ اس رکعت کی کوئی دوگانی کو پہلی ہوتا ہیں واقع میں تین ہوتے تین مگر وتر آخری
سے ہوتا اسی لئے یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکرہ العلی فَاِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا
وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا **د س ق مص حب** ۔ اور جب اٹھتے تھے واسطے نماز رات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہتے دس بار
اور الحمد للہ کہتے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ ابن حبان نے وَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي **د س ق مص**
عَشْرًا **حب** ۔ اور پڑھتے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو اور عافیت دے مجکو یعنی دنیا کی بلیات سے
کہ باز رکھتی ہیں نعمتوں آخرت کی سے نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور نقل کی ابن حبان نے یہہ دعا
دس بار پڑھتے وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **د س ق مص** عشرا **حب**
اور پناہ مانگتے ساتھ اللہ کی تنگی مکان سے دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے
اور نقل کی ابن حبان نے یہہ دعا دس بار پڑھتے **ف** یعنی پڑھتے اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور
لکھا ہے کہ میدان محشر کا لوگوں پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی اور ہول سے آندہ کر پہنچی ہوگی دوزخ میں اور
شریق ہوزنی کہتے ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا میں نے اونسے ساتھ کس چیز کی ابتدا کرتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو پس کہا اونہوں نے کہ پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہیں پوچھی کسی نے پہلے تیرے
تھے حضرت جب جاگتے رات کو اللہ اکبر دس بار پڑھتے اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور سبحان
الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللھم انی اعوذ بک

یک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پہر نماز پڑہتی کذا فی المشکوۃ پس یہہ عشرات التسبیح مقابلہ
ہین مسبعات عشر کی یعنی حضرت کرام رح کی نزدیک سات سات بار دس چیزین پڑہی جاتی ہین کہ مشہور ہین سو یہی ہیہ
چیزین دس دس بار پڑہی جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ
وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا
فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
م ع ہ حب ÷ اور جب شروع کری نماز تہجد کی تو کہی یا اللہ پروردگار جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کی
ای پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان
بندون اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ تہی اوسمین خلاف کرتی راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی جسمین
حق سی ساتہہ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق تو راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی نقل کی یہہ مسلم
چارون نی اور ابن حبان نی **ف** اوسمین کہ خلاف کرتی ہین یعنی دین حق مین جو خلاف کرتی ہین انکی بیچ
حکم فرماویگا کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیمین جو کچہہ کہ حق ہو
مجکو اوسکی راہ بتا اور اوسپر ثابت رکہہ کذا قال العلی ونعز وَاِذَا صَلَّی الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَیَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ د ت س
اق حب ی وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ داق ت حب ÷ اور جب پڑہی تین رکعت پس پڑہی پہلی مین
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہہ ابوداود
احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نی یعنی ان کتابون مین تینون سورتین تیسری رکعت مین پڑہنی آئی ہین یَفْصِلُ الشَّفْعَ
وَالْوِتْرَ بِتَسْلِیْمٍ یُّسْمِعُنَاھَا د ÷ ا ÷ اور جدا کرتی درمیان دو رکعت کی کہ دو رکعت کی پہلی ہوتی ہین اور درمیان نماز وتر کی
ساتہہ سلام پہیرنی کی کہ سناتی وسلام لوگونکو نقل کی یہہ احمد نی اَوْلَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ د س ع
یا نہ سلام پہیری یعنی وتر کی نماز مین مگر بیچ آخر تین رکعت وتر کی نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی **ف** ملا علی قاری نے

بیان وتر

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ

الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ؁ ع ع ٭ اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹہتی رات مین تو تہجد پڑہ

پڑہتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی قایم رکہنی والا آسمانون ور زمین کا اور جو کچہہ ان مین ہی اور تیری

لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ ان مین ہی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی

تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ ان مین ہی یعنی تجہی سی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی

تو ہی ثابت موجود یعنی تیری ذات کو فنا لگی ہی ور وعدہ تیرا سچا ہی ور دیدار تیرا حق ہی ور کلام تیرا سچا ہی ور جنت حق ہی اور موجود اور

دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمان بردار ہوا مین اور

ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تجہی پر کام اپنا چہوڑ بیٹہا اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتہہ مدد تیری کی جہگڑتا ہون

ہون مین ساتہہ دشمنون دین کے اور طرف تیری فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی ور طرف تیری بازگشت ہی

پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مین نی اور جو پیچہی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مین نی ور جو ظاہر کئی مینی

اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اونکو مجہسی یعنی مین ہوا ہون نہین جانتا تو ہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اور وہ مقدم

پیچہی بخشی باشفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی پیچہی رکہنی والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ

صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتہہ یہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ ؁ خ ٭ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی

یہہ بخاری نی ف فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجہا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی

پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد انکی سر پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور رَبَّنَا

وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی

فریاد و فیصلہ کو تیری پاس لایا مین نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور رجمنا انت الہی فقط مسلم نی زیادہ

کیا ہی کذا قال الفخر والحلی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؁ ت قبول کی اللہ تعالی نی

تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوسکی سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی ترمذی

فی یعنی بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ د س
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتہہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہہ

ابوداود نسائی نی وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ اَلْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ

قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى

الصُّبْحَ خ م د س ق اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمانکی پس
پڑہین یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنے جانی رات دنکی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون
عقل کی پڑہین دس آیتین کہ آخر سورہ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑے ہوئے پس وضو کیا اور مسواک کی
یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونیکی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی آٹہہ
تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف
مسجد کے پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف اختلاف رات دن کا
یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لاولی الالباب
کی باقی آیتین یون ہین الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نے کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونون کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی کذا

ذکرہ علی وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا
فِيْ اٰخِرِهِنَّ خ م د اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی رات کی یعنی بیچ اوسکی تیرہ رکعت وتر پڑہتی تہی اونمین

تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی کی یعنی توکہ آپسمین اونکی خلاف واقع ہوا اور الٹ اوٹ
جاوے اور ڈگا قدم اونکی یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اتار اونپر عذاب اپنا وہ جو نہین الگ ہاتی تو اوسکو قوم
کافرون کیسی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربانکی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجہسی اور بخشش
مانگتی ہین تجہسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھ بہلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کی الگ
ہوتی ہین ہم یعنی اوسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم بیچ ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربانکی یا اللہ تجہی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لئی نماز پڑہتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کی دوڑتی ہین
ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سے کہ حق ہی اور امید رکہتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہی ساتھ
کافرونکی ملنی والا ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ اور بیہقی نی **ف** دونو جاے اللہم کی پہلی بسم اللہ
خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہیہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
انکی منسوخ ہوگئی ہی اور مدد مانگتی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونیکی
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی کذا ذکرالفخر وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ **س د مص قط** رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
قط اور جب سلام پہیری وتر کا کہی پاک ہی پادشاہ نہایت پاک تین بار کہینچی آواز اپنی بیچ تیسری
دفعہ کی اور بلند کری نقل کی یہہ نسائی ابوداود ابن ابی شیبہ دارقطنی نی وہ پروردگار فرشتونکا اور جبریل کا ہی
نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس
کی ساتھ ملاکر کہتی تہی کذا ذکرالعلی اور یہہ دعا ہی بعد وتر کی پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى
نَفْسِكَ **عه طس مص** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری ساتھ خوشنودی تیری کے
غضب تیری سی یعنی مانگتا ہون یہہ کہ راضی ہووے تو اور غصہ نکری اور ساتھ عافیت تیری کی عذاب تیری سی

سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ رحمت تیری کی عذاب تیری سی نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو

ویسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ چار ون نے اور طبرانی نی اوسط مین روایت کی شیبہ نے

ف یعنی نہین طاقت رکہتا مین کہ تعریف تیری لایق تیری تفصیل وار کرون لیکن باجمال کہتا ہون

کہ تو ویسا ہی ہی جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر اپنی کذا ذکر الفجر وَاِذَا صَلّٰی رَکْعَتَی الْفَجْرِ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی

قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ؛ صحب + اور جب پڑہی دو رکعت

سنت فجر کی پڑہی پہلی رکعت مین قل یا ایہا دوسری مین قل ہو اللہ نقل کی مسلم ابن حبان نے وَفِی الْاُوْلٰی

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْاٰیَۃَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰیَۃَ م + یا پڑہی پہلی رکعت

مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی مسلم نی

ف پہلی آیت ساری یون ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ

وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ

اور دوسری آیت ساری یون ہی قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ

وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

وَیَقُوْلُ وَھُوَ جَالِسٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ مس ی + اور پڑہی بعد سلام سنت فجر کے

حال یہہ کہ وہ بیٹہا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کی اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمد کی کہ نبی ہین رحمت خاص

بہیجی خدا اونپر اور سلام پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نے

ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ د ت + پہر جا ہی کہ لیٹی داہنی پسلو اپنی پر نقل کی یہہ ابوداود ترمذی

نی ف یہہ لیٹنا آرام کی لیئی ہی یا محنت قیام لیل کی سبب آرام یا کر فرض نشاط اور ادا کری یہہ لیٹنا مستحب ہے

کذا ذکر الصلوٰۃ والفجر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ

اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا ؛ عہ صس ی + اور جب نکلی گہر اپنی سی پڑہی

بیان سنت فجر کی

بیان دعا نکلنے گہر سی

ساتھ نام اللہ کی نکلتا ہون مین توکل کیا مینی خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھ تیری اس سی کہ پھسلین
ہم یعنی گناہ بغیر قصد کی کرین یا پھسلاوین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ مین ڈالین یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت
کرین ہم کسی پر یعنی ناشائستہ ظاہر ہو کسی کو ایذا پہونچاوین یا جہالت کیجاوی ہم پر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرین ناشائستہ معاملہ
جاہلون کے نقل کی یہہ چارون نے اور حاکم ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّکْلَانُ عَلَی
اللّٰهِ ٭ مس ق ف ٭ ساتھ نام اللہ کی نکلتا ہون مین نہین ہی پھرنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتھ مدد اللہ کی توکل ہی پر خدا کی ہی نقل کی یہہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٭ د ت س حب ی ٭ ساتھ نام خدا کی نکلتا ہون مین بھروسا کیا مینی خدا پر نہین ہی
پھرنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی گھر سی نکلنی کی وقت یہہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے
لئی کہ راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سی پس کناری
ہو جاتا ہی اوس سی شیطان اور باز رہتا ہی بہکانی گمراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس
شیطان کی تسلی کی لئی کہتا ہی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سی اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتھ اللہ تعالی کی
اور نام مبارک اوسکی کی ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکہاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کی اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بس ہوتا ہی کافی
اوسکا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہی
لا حول و لا قوة الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کی سی اور نہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کذا ذکر
العلی مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ
(او اضل)
بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ٭ د ت ق
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر سی کبھی مگر اوٹھاتی تہی نظر اپنی طرف

آسمان کی طرف کہتے تھے یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں میں
یعنی اور کوئی مجھے گمراہ کر دے یا پھسلوں میں یا پھسلایا جاؤں میں یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہالت کروں میں
یا جہالت کیجاوے مجھ پر نقل کی یہ ابوداود ابن ماجہ نے فَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا ؛ ؛

خ م د س ق ؛ وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا

خ م د س ق ؛ وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ؛ م ؛ وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا

ن مس ؛ پس جب نکلے گھر اپنے سے واسطے نماز فجر کے بعد پڑھنے سنت کے کہتے تھے یا اللہ کر دل میں میرے
روشنی اور بینائی میری میں روشنی اور سماعت میری میں روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائیں طرف میری روشنی
اور پیچھے میرے روشنی اور کر واسطے میرے روشنی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اور انہوں نے ایک
روایت میں بیچ اس دعا میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں اور بیچ پٹھوں میرے کی روشنی اور بیچ گوشت میرے کی روشنی اور لہو میرے میں روشنی
اور بالوں میرے میں روشنی اور جلد میری میں روشنی نقل کی ہے یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں
یہ بھی زیادہ آیا ہے اور کر زبان میری میں روشنی اور کر جان میری میں روشنی اور بڑی کر واسطے میرے روشنی نقل کی یہ مسلم اور
نسائی حاکم نے یہ بھی اس میں روایت کیا ہے اور کر مجھ کو روشنی ف کر دل میرے میں روشنی کہ اچھی طرح احکام اللہ تعالیٰ کی دریافت
کرے اور اخلاق بری جگہ نہ پکڑیں اور مراد طلب کرنے نور اعضا سے یہ ہے کہ روشن ہوں ساتھ نور معرفت اور
طاعت کے اور خالی ہوں تاریکی جہالت اور گناہوں اور غفلت سے اور کر واسطے میرے روشنی یعنی روشنی بڑی کہ
گھیر لے سب اعضا کو پس گویا یہ اجمال ہے بعد تفصیل کے اور کر مجھ کو روشنی یعنی نور ایسا اپنے سے نصیب کر کہ ظاہر
و باطن و جسم و روح اور سب طرفوں میری کو گھیر لے بلکہ خود مجھ کو نور کر دے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے
کتاب عوارف میں لکھا ہے کہ نہ دیکھا میں نے کسی کو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اس کے ایک برکت اور نورانیت
ہوتی ہے کہ اور کرے اس کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ
بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا

بیان مسجد مین داخل ہونے اور نکلنے کا

مدس ۞ یا اللہ کر دل میں میری روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر
بینائی میری مین روشنی اور کر مجھی سینے میرے روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچے میری روشنی
یا اللہ دے تو مجھکو روشنی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے دعِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د ۞ اور نزدیک داخل ہونے مسجد کے یعنی وقت
داخل ہونیکی پڑہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ بزرگ کی اور ساتہہ ذات بزرگ اوسکی کے اور پادشاہت
قدیم اوسکی کے شیطان راندے ہوئے سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب
کوئی مسجد مین داخل ہونیکے وقت یہہ دعا پڑہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہہ محفوظ رہا مجھسے تمام دن
کذا فی المشکوۃ اور آداب داخل ہونے مسجد کے یہہ ہین کہ دایان پانو پہلے رکہے اور بایان پیچھے اور نکلتے ہوئے بایان
پانو پہلے نکالے اور دایان پیچھے منقول ہے کہ ایک فقیہ حاتم رح نے پہلے بایان پانو مسجد مین رکہا پس متغیر ہوا
رنگ اونکا اور نکلے گہبرا کر اور دایان پانو رکہا پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ چھوڑا تہا مین نے ایک ادب
اور مین ڈرا کہ سلب کرے اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل کی مجھسے اور مشہور ہے کہ سفیان ثوری رح نے بایان پانو
پہلے مسجد مین رکہا تہا اونکی استادنی تہیں ثور کہا یعنی بیل ہے کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جبسے سفیان ثوری مشہور
ہوئے پس حال اولیاء اللہ رح کا اتباع شرع شریف مین یہہ تہا کہ مستحب کی ترک سے ڈرتے تہے اور ملامت کرتے تہے
نہ یہہ کہ نام فقیری کا رکہکر بالکل شریعت کو ترک کرتے ہین اور ادب مسجد کا یہہ ہے کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکرے اشباہ
والنظائر مین لکہا ہے کہ کلام مباح کرنا مسجد مین نیکیونکو کہاتا ہے جیسے آگ لکڑیونکو جلاتی ہے بلکہ چاہئے کہ چپکا متوجہ
اللہ کی طرف رہے کذا فی کنز العلی اور سنت یہہ ہے کہ اچھی نیت نہاوے نماز کی اور زینت کرے اور چلنے مین پاس پاس قدم
رکہے وقار سے دوڑے نہین اور نیچی نظر رکہے اور پست کرے آواز کو اور متوجہ رہے اور پرا کہے نہین اور کلام ہر آنکرے
اور نظر بد کسی پر نہ ڈالے اور تشبیک نکرے یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالے غرض کہ حتی المقدور پرہیز کرے ان چیزون سے
کہ پرہیز کرتا ہے اوس سے مصلی کیونکہ جیسے ارادہ نماز کا کیا ہے گویا کہ نماز ہی مین ہے جب داخل ہونے لگے مسجد مین دایان
پانو رکہہ کر دعا مذکور پڑہے اور اوسمین مشغول رہے ذکر الہی مین اور نماز مین اور پڑہنے قرآن علوم دینی مین اور امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظایف النبی اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ د
ت ق حب مس ی ہ + اور جب داخل ہووے مسجد مین پس چاہئے کہ سلام بہیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نقل کی یہہ ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
م د س ق حب مس ی + اور چاہئے کہ کہی یا اللہ کہول میرے لئے دروازے رحمت اپنی کی نقل کے
یہہ مسلم ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین یون آیا ہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ
رَحْمَتِکَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ ؛ ق عو + یا اللہ کہول ہمارے لئے دروازے رحمت اپنی کے
یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقایق نماز کی کہلین اور آسان کر ہمارے لئے دروازے رزق اپنی کی یعنی اقیام
رزق کی بی مشقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو عوانہ نی اور یقول بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ق ت مص مہ + یا کہی یعنی بہیجے سلام کی نبی صلعم
پر ساتہ نام خدا کی داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووے اوپر رسول خدا کے اور داخل ہوتا ہون اوپر
سنت رسول خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ سنے اور جملہ وعلی سنة رسول اللّٰه
فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ی مہ + یا اللہ رحمت
خاص بہیج اوپر حضرت محمد کی اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی ف یہہ درود بدلے
بہی سلام کی پڑہی یا وہ بہی پڑہی اور یہہ بہی کذا ذکر الحضرة ایک روایت مین ہے کہ بعد درود کی یہہ دعا
پڑہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ق ت مص مہ + یا اللہ بخش
میری لئے گناہ میری اور کہول میری لئے دروازے رحمت اپنی کی یعنی طاعت اپنی سے کہ سبب ہی رحمت کے
نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے وَلٰکِنْ مِنْ قَوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِیْنَ مو حص + اور کہی پیچھے داخل ہونے مسجد کے سلامتی ہووے ہم پر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر نیکون بندون خدا کے
یعنی خواہ حاضر ہون یا غایب نقل کی یہہ موقوفا حاکم سنے وَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ؛ ت ق حب مس ی

ق ✤ پس جب نکلی مسجد سی پس چاہیی کہ سلام بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہی یا اللہ بچا مجھکو
شیطان سی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ابن ماجہ نی اس دعا کی ساتھہ لفظ الرجیم
کا بھی زیادہ کیا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ✤ م د س ✤ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھسی برکت تیری نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی ف احتمال ہی کہ مراد فضل سی رزق حلال ہو کہ بعد
نکلنی کی اوسکی طلب کو جاتا ہی یا مراد پہر آنا مسجد میں ہو کذا ذکرہ الفخر اور نظر بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
مص ت ق مہ ✤ یا کہی کہ نکلتا ہون میں ساتھہ نام اللہ کی اور سلام ہووے رسول خدا پر نقل کی
یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ✤ مہ ✤ یا اللہ رحمت خاص
بھیج حضرت محمد پر اور بعد اولاد حضرت محمد پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ
فَضْلِكَ ✤ مص ت ق مہ ✤ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور کھول میری لئی دروازی برکت اپنی کی
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی وَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ ✤ خ م ✤ اور نہ بیٹھی
یہانتک کہ پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہین اور اسی حدیث سی
امام شافعی رح نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہی اور علما رحمہم اللہ نی لکھا ہی
کہ اگر مسجد مین آنکر قضا نماز پڑہی یا سنتین یا اور نماز تو بھی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا
ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اسکی ذمہ ہو اور نہین تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی
ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلی کہ اعتکاف کیا نبی جب تک مسجد مین ہون اور رکھی ہی طواف
اوسکا قایم مقام تحیۃ المسجد کی ہو جاتا ہی کذا ذکرہ الفخر و بعض اعلی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ
فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ✤ م د ق ✤ اور اگر سنی کوئی آواز اسکی
کہ ڈھونڈتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر اسلئی کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین
ہین اسلئی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ابن ماجہ نی ف ظاہر یہہ ہی کہ دعا کی ساتھہ اس خبر حمد کو بھی ملالی اور زبان
سی دعا کری نہ تہ دلسی اوسکی تنبیہ کی لئی کہ پہر مسجد مین ایسی حرکت نکری اور اگر دلسی بھی اسلئی کری کہ یہہ شخص

بیان مسجد مین گمشدہ چیز ڈھونڈنی کا

شخص اپنی کام کی شراکو پہونچی کچھہ بعید نہو واللہ اعلم اور داخل ہی اسمین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لئی نہین بنائی گئی
ہی نہہ بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور سینی اور لکھائی کی نہنی کے اور لڑکے پڑھانی کے باجرت
اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑھنی والے کا دہیان بٹہاوی یہان تلک کہ کہا ہی بعضی علما ہماری نی کر اواز بلند
کرنی اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین اور اسی سبب سی بعضی اگلی عالم منع کرتے تہی اور حرام کہتی تہی صدقہ
کرنا اوس سائل پر کہ مسجد مین پکارکر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکرہ العلی والفخر نمای مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ بت س مس حب ۰+۰ اور اگر دیکہی اوس شخص کو کہ بیچتا ہی
یا خریدتا ہی مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ فائدہ دی اللہ سوداگری تیری مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم ابن حبان بیہقی
وَكَلِمَاتُ الْأَذَانِ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً مَعْرُوفٌ عه امه ۰+۰ اور اذان انیس [19] کلمہ مشہور ہی نقل کی یہہ چار نی
اور احمد اور ابن خزیمہ نی **ف** یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتی ہین
اور پہر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین بیدرد کلمی ہین اور حدیثون مشہور
قوی سی ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لئی کذا ذکرہ الفخر وَيُزَادُ فِي أَذَانِ
الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ بد قط مه ۰+۰ اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی
نیند سی دو بار نقل کی یہہ ابوداؤد دارقطنی ابن خزیمہ نی فَإِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ مِثْلَ مَا يَقُولُ ع
ی ۰+۰ اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہئی کہ کہی جیسیکہ کہتا ہی وہ نقل کی یہہ صحاح ستہ مین
اور ابن سنی نی **ف** یعنی جو کلمی کہ موذن کہی جیسیہ سنی و الا ہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا ہر سنی والے
پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی جو سنی والا مسجد مین ہو
جواب واجب نہین کذا فی فتاوی قاضی خان اور بیچ جواب دینی پڑہنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہ ہی
نہ جواب دے کذا ذکرہ الفخر اور اگر زبان سی جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہوگا
پس چاہئی کہ زبان سی جواب دے اور پانو سی حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی خطابی و الطحاوی وَعِنْدَ
الْحَيْعَلَةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بخ م د س ۰+۰ اور کہی جواب مین حی علی الصلوٰۃ اور حی

بیان اذان کا

علی الفلاح کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نے ف مشہور جمہور علماء
مین یہی ہی کہ بعد حیعلتین کی لاحول پڑہی مگر بعضی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بہی مثل کہنی موذن کے یہی احتمال رکہتا ہے
کہ کبہی اوس طرح جواب دے کبہی اس طرح اور کتاب حصن حصین میں ایک جگہ کہ ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن نقل کیا ہی لیکن اصل صحیح ہونین
سی یا نہین معلوم ہوتا ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سی نقل کیا ہی ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن الصلوۃ خیر من
النوم کہی جواب مین صدقت وبررت وبالحق نطقت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللہم نبہنی من نوم الغفلۃ اور
تکبیر مین قد قامت الصلوۃ کہنی کی وقت کہی اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی اذا قال ذلک من قلبہ دخل
الجنۃ م د س ہ جب کہے اسکو یعنی جواب اذان کو دل سے یعنی ساتھ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم ابوعوانہ ابوداود
نسائی نے من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ م عہ
جو کوئی کہی جب سنے موذن کو یعنی اوائل اذان مین شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ کیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین ساتہہ
اللہ کی ازروی رب ہونیکے اور ساتہہ محمد کی ازروی رسول ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین
ہونی کے بخشی جاتی ہین اوسکی ہی گناہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے اور چارون نے اور ابن السنی نے من قال
مثل ما قالہ یعنی المؤذن وشہد مثل شہادتہ فلہ الجنۃ ص جو کوئی کہی مانند اوسکی یعنی موذن کی
مراد رکہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ ضمیر مقالہ کی موذن اور گواہی دے یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب
دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کی پس واسطے اوسکی ہی بہشت ہی نقل کی یہہ ابویعلی نی وکان اذا سمع
المؤذن یتشہد قال وانا وانا د حب ص اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی تہی
موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تہی اور مین بہی گواہی دیتا ہون اور مین بہی گواہی دیتا ہون نقل کی یہہ ابوداود
ابن حبان حاکم نی ف ظاہرا انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ
اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تہا حضرت اوسکی بعد جواب مین انا انا فرماتی تہی کذا ذکرہ علی ثم تعجیل

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِيْلَةَ **مدت سے** پہر درود
بہیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر مانگی خدا سی اسطی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن سنی نی **ف** مراد وسیلہ سی اس حدیث
مین قرب درگاہ الہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین مراد وسیلہ سی مقام شفاعت
ہی دن قیامت کی اور بعضونی کہا ہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیا کہ پہر مانگو مری
لئی اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لایق ہی مگر واسطی ایک بندیکی بندون اللہ کی سی اور مین امید
رکہتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جس نی سوال کیا میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوا واسکی لئی شفاعت میری کذا ذکر الفخر
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یقول اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ
آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ بخ عہ جب
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ **ستة** یعنی کہی سنی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دی
محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور اٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیا ہی تونی اوس سی نقل کی یہہ بخاری نی اور چار نی
ف اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی یہہ جملہ بہی زیادہ نقل کیا ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی ہی
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کی مراد ہین اوس سی
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلایق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
وسیلہ کا ہی یعنی فضیلت بہی وسیلہ کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوا ے وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا اسکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب اور
شفاعت کا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہوکر شفاعت کرینگی اور
اولین و آخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوی انبیا اور رسولون میں سی وہشت اوس مقام کیسی دم نہین مار
سکنی کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہہ ہی اور بہت سی قول علما نی لکہی ہین اور وہ جو وعدہ
... تو ... عنہ ... شہ ... کہ جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا

اورکی دعا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت ہی ثواب پاوی یا تو اضعاً اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس عدی کی بہی احتیاج بی نیازسی رکہتا ہون کذا ذکرہ العلی والفخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی بعد سننی اذان کی یہہ دعا پڑہی لایق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا فی

البخاری مامن مسلم یسمع النداء فیکبر ویکبر ویقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد

ان محمدا رسول اللہ ثم یقول اللھم اعط محمدا ن الوسیلۃ والفضیلۃ واجعلہ فی

الاعلین درجتہ وفی المصطفین وفی المقربین ذکرہ الا وجبت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ

ط ÷ نہین کوئی مسلمان کہ سنی اذان پس اللہ اکبر کہی موذن اور اللہ اکبر کہی سننی والا اور کہی سننی والا یعنی
جواب موذن کا دی جب کہ شہادتین سنی اسطرح اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہدان محمدا رسول اللہ
پہر کہی یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنی جواب کی یا اللہ دی حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر اونکو
بیچ بلند ترین مرتبہ والون کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکہہ درجہ اونکا اعلی علیین درجہ رسولون مین اور کر بیچ دل
برگزیدون کی محبت اونکی اور کر بیچ زبان مقربون کی یعنی انبیا اور ملایکہ کی ذکر اونکا مگر واجب ہوئی
اوسکی لیی شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکی لیی شفاعت

حضرت کی نقل کی یہہ طبرانی نی من قال حین ینادی المنادی اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ و

الصلوۃ النافعۃ صل علی محمد وارض عنی رضا لا تسخط بعدہ استجاب اللہ دعوتہ ÷ آ

طس ی ÷ جو کوئی کہی جسوقت کہ اذان دے موذن یعنی وقت شروع اذان کی پڑہی یا بعد فراغت کی یا اللہ
پروردگار اس پکار ہمیشہ رہنی والی کی اور ای پروردگار اس نماز فایدہ دینی والی کی یعنی پڑہنی والا اوسکا عذاب سے
نجات پاتا ہی رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور راضی ہو مجہسی یعنی ساتہہ تہوڑی عمل کی راضی ہونا کہ نہ غضب
ہووی تو پہچی اوسکی قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑہ کر دعا کریگا
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہہ احمد اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نے

من نزل بہ کرب او شدۃ فلیتحین المنادی فاذا کبر کبر واذا تشہد تشہد فاذا قال حی علی

عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَاِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ یَقُوْ ۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا

وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ یَسْئَلُ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ

حس ی ۔ جس پر اوتری غم یا سختی پس چاہی کہ رانس کری وقت موذنکا یعنی منتظر وقت اذانکا رہی پس جب اللہ اکبر کہی موذن اللہ اکبر کہی سُنّی والا اور جب شہادتین کہی موذن شہادتین کہی سُنّی والا اور جب کہی موذن حَیَّ علی الصلوۃ کہی سُنّی والا حی علی الصلوۃ اور جب کہی موذن حَیَّ عَلَی الفلاح کہی سُنّی والا حی علی الفلاح پہر کہی سُنّی والا یعنی بعد جواب دینی سارے اذان کی پہر یہہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہی اور کلمہ تقوی کا ہی زندہ رکہہ ہمکو اوسپر یعنی مستقیم رکہہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکی زندگی مین اور مار ہمکو اسپر اور اوٹہا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا مین سی یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سی حالت زندگی مین اور حالت موت مین پہر مانگی خدا تعالی سی حاجت اپنی کہ جسمین مبتلا ہی نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی **ف** کلمہ تقوی کا ہی یعنی کلمہ تقوی والون کا ہی جو تقوی کرتی ہین شرک سی یا اضافت کلمی کی تقوی کی طرف سببی ہے کہ اسکی سبب سے آدمی آگ سی بچتا ہی اور مراد دو تو جملونسی کلمہ شہادت کا ہی کذا ذکرہ علی ۔ اَلدُّعَاءُ بَیْنَ

الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لَا یُرَدُّ ۔ د ت س حب ص فَادْعُوْا ۔ ص ۔ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ

الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ **ت** ۔ اور دعا درمیان اذان و تکبیر کی رد نہین کیجاتی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نی اور ایک روایت مین ابو یعلی نی بعد اسکی یہہ بہی نقل کیا کہ پس دعا کرو پس مانگو اللہ تعالی سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان و تکبیر کی خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سی مگر متصل اولی ہی تا موافق ہووے ساتہہ حدیث اَلدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک اذان کی واللہ اعلم کذا ذکرہ علی ۔ وَالْاِقَامَۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوۃُ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۔ ادق ه ت * اور تکبیر یہہ ہی اللہ بہت بڑا ہی
گواہی دیتا ہوں مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ بتحقیق محمد رسول اللہ کی ہین آو تم
نماز پر آؤ تم مراد ملنی پر بتحقیق قایم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ
نقل کے یہہ احمد ابو داود ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نی **ف** یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام
اعظم رحمہ اللہ کے مین تکبیر کے بہی کلمہ دو دو ہین جیسکہ حدیث ما بعد سی ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نی کہا ہی کہ متواتر آثار
سی ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتی تہی مرتے دم تلک اور یہہ حدیث اگر صحیح ہی منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی کذا
ذکرہ علی وَہِیَ کَالْاَذَانِ اِلَّا التَّرْجِیْعَ زِیَادَۃَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اعلہ
مد * یا تکبیر مانند اذان کی ہی مگر بیچ ترجیع کی اور زیادتی قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کی نقل کی یہہ
احمد اور چاروں نے اور ابن خزیمہ نی **ف** مگر بیچ ترجیع کی یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین تکرار نہین کی
جاتی ہین تکبیر مین مثل اذان کی پس اس صورت مین اذان کی انیس کلمی ہوئی جیسکہ مذہب شافعی ہی اور تکبیر کی سترہ
کلمی جیسکہ مذہب حنفی ہی کذا ذکرہ علی وَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ وَجَبَتْ کَالَّ ؛ مد
عه صب بَعْدَ التَّکْبِیْرِ ۔ مد ت وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ
وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاہْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَہْدِیْ لِاَحْسَنِہَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَہَا
لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَہَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ
اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ **مد عه حب**
ط مد اور جب کہڑا ہوتے کوئی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نی بہی نقل کی یہہ مسلم و چاروں نے
اور ابن حبان نی بیچ تکبیر تحریمہ کی اتفاق کی یہہ مسلم ترمذی نی بیچ اسناد حدیث کا بعضون نے قالی کہا ابو حنیفہ و مسلم ... ثنا باندھا

بیان نماز شروع کرنیکا

کیا بعد اوسکے یہہ ہی متوجہ کیا مینی موہنہ اپنا طرف اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالیکہ توحید
کرنیوالا ہون اور نہین ہون مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے
خدا پروردگار عالمونکی ہے یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرونگا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھہ اسیکی یعنی ساتھہ توحید اور اخلاص کی حکم کیا گیا
ہون مین اور مین مسلمانون سی ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے اور مین
بندہ تیرا ہون ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکے بندگی اور طاعت مین اور اقرار کیا
مینی ساتھہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرت کی کہ فرمایا ہی تونی کہ جو کوئی معترف گناہونکا ہوکر میری درگاہ
مین آتا ہی بسبب صدق اوسکے کی بخشتا ہون پس بخش میرے لئی گناہ میرے سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ خطأً
ہون یا عمداً تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو اور راہ دکھا مجکو طرف اچھی خلقونکی نہین راہ دکھاتا طرف اچھی
خلقونکی کوئی مگر تو اور دور کر مجسی برے اخلاق نہین دور کرتا مجسی برے اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین اور بجالانی
حکم تیری مین اور تمام بھلائیان بیچ ہاتھہ تیرے کی ہین یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف
تیری مین بسبب تیرے موجود ہون اور طرف تیرے رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون
مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نے اور ابن حبان طبرانی نی **ف**
واسطی رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جھگڑا ساتھہ خلق کی ترک کری اور راضی رکھی
اونکو رنج و راحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سی
جفا کھینچی اور بدلا نلی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہے اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بھی اللہ ہی ہی مگر بپاس ادب کی نہین کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق
الکلاب یعنی پیدا کرنے والا کتون کا نہین کہا جاتا یا یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ مین مقبول نہین اور اوس
سی تقرب نہین حاصل کرسکتی بلکہ اچھی بات تو قبول کرتا ہی جیسیکہ فرمایا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی طرف
اوسکی چڑہتی ہین باتین اچھی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاء استفتاح کہتی ہین کتنی صحیح سی روایت

کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی نہی کبہی کوی کبہی کوی نہ یہہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر کوی
جمع بہی کری جایز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشایخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع
کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کے اقامت سے
نزدیک قایم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلی و الفخر اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ م د س ق
یا اللہ دور ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دور ڈالی تونی درمیان مشرق اور
مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میرے ساتہہ پانی اور برف اور اولی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی
ابن ماجہ نی **ف** دونو جای مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین یعنی کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہی
اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسطرح مجکو پاک
کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کی فرمایا ہی حقیقت اسکی مراد نہین کذا ذکر العلی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ٭ د ت ق
مس ط مو مص پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا
اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوی معبود سوا تیری نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے
موقوفاً مسلم نی **ف** مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا
یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تلک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے
یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی رح کا یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث سی کہتی
ہین طعن نکری اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکر الفخر اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ٭ م ت س ٭ اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف ہی خدا کی بہت
اور ساتہہ پاکی کی یاد کرتا ہون مین اللہ کو صبح اور شام مین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی الحمد للہ حمدا کثیرا
طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ٭ م د س ٭ فیہ ٭ د س ٭ سب تعریف اللہ کی لیی ہی تعریف بہت

پاک یعنی آیرش ریاسی بابرکت نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ونسائی نی اور ایک روایت مین ابوداؤد ونسائی نے
لفظ فیہ کا ہی زیادہ کیا ہی یعنی وہی مین اسکی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور بیان مذکور ہی اللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ
خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِیْ مِنْ خَطِیْئَتِیْ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ
یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میرکی جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب
کی اور پاک کر مجکو گناہون میری سی جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی کو میل سی نقل کی یہہ طبرانی نی دق صلوۃ التطوع
ث اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ث دق حب مس مص مس سنی * اور پڑہی
نماز نفل مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابوداؤد مین آیا ہی اللہ
بہت بڑا ہی بڑا تین بار پڑہی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑہی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام
تین بار پڑہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی تکبر او سکی سی سحر او سکی سی اور وسوسی
او سکی سی نقل کی یہہ ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی سنے ف اکثر استعمال تطوع کا
غیر سنتون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نی نقل کیا ہی مراد ہمز سے ہکنی
جاہئی اور مراد نفخ سی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس وسطہ مین ڈالتا ہی پس وہ
اپنی کو اور وں سی بڑا جانتا ہی اور اور ونکو حقیر گنتا ہی اور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر کر اپنا تابعدار
کرتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کروا تا ہی کذا ذکرہ العلی والفخر سُبْحَانَ ذِی الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ث طس * پاک ہی صاحب پادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگواری کا اور بزرگی کا
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف جبروت مبالغہ ہی جبر مین یعنی قہر کی اور کبریاء بزرگی ذات کی اور عظمت
بزرگی صفت کی کذا ذکرہ العلی وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَلْيَقُلِ الْمَأْمُوْمُ اٰمِيْنَ
يُحِبُّهُ اللّٰهُ مص ق * اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہئی کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالیٰ دعا
او سکی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ونسائی ابن حبان نی وَاِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْيُؤَمِّنِ الْمَأْمُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ

الملٰئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ خ م اور جب آمین کہے امام پس چاہیے کہ آمین کہے مقتدی پس جو شخص
کہ موافق ہووے آمین کہنی اوسکی آمین کہنی فرشتوں کی بخشتا ہے اللہ و تعالی اوسکی جو پہلی گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نے **ف** یعنی جب امام آمین کہتا ہے فرشتے بہی آمین کہتے ہیں پس اوسوقت مقتدیوں کو بہی موافقت اونکی کرنی
چاہیے کہ سبب بخشش کی ہو وذکر العلی انما قال صلی اللہ علیہ وسلم آمین مدّ بہا صوتہ اور
مع رفع بہا صوتہ د اور جب کہتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتے تہے ساتہ اوسکی آواز اپنی نقل کی
یہہ احمد ابو داود و ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تہے ساتہ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** نزدیک امام
اعظم رح کا یہہ ہے کہ آمین چپکی کہے مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہر اور سند اونکی یہہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہما فرماتے تہے کہ چار چیزیں ہیں کہ اخفا کرے ساتہ اونکی امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک
روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہیں کرتے تہے ساتہ بسم اللہ کی اور اعوذ کی اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے علقمہ سے وہ ابو وائل سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
نماز پڑہی جب ولا الضالین کہا آمین چپکی کہی اور ایک دلیل اونکی یہہ ہے کہ آمین دعا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہیں یا اللہ قبول کر
اور دعا چپکی بہتر ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی پکارو رب اپنے کو عاجزی اور پوشیدہ اور
مبسوط میں شیخ الاسلام نے لکہا ہے کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہے اور
ابن مسعود نے فرمایا کہ صحابہ نے آمین پکار کر کہنی موقوف کی ہے اسلئے کہ جاتی تہی جہر آمین میں منسوخ ہوا اور حدیثیں جہر کی ہیں بہت
اور صحیح ہیں اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہی ہے پس ہو سکتا ہے کہ جہر اول تعلیم صحابہ کے لئے ہوا ہو جیسے کہ اور دعائیں
تہا پہر جب سیکہ لئے صحابہ اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوئے واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ وکان اذا
قال آمین یسمع من یلیہ من الصف الاول د فیرتج بہا المسجد ق اور تہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتے تہے سنتا تہا وہ شخص کہ قریب اونکے ہوتا تہا صف پہلی میں سے نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے پس
گونجتی تہی ساتہ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وقال آمین ثلث مرات ط اور کہی تہی حضرت نے کبہی
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نے وحلی قال ولا الضالین قال رب اغفر لی آمین ط اور جب کہتے تہے

بیان تسبیح

تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی تہی یعنی کہتی ہی رب میری بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ
طبرانی نی وَاِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ؛ م ع ہ حب ص س ر ثَلٰثًا ن وَذٰلِكَ
اَدْنَاهُ ؛ د اور جب رکوع کری کہی پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہہ مسلم اور چاروں نی اور ابن حبان
حاکم بزار نی اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو
داود نی **ف** مراد ادنی سی ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اسلئی کہ اصل جواز ایکبار ہی اور تین بار
کہنا اصل کمال کی ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کی حد نہین بعضوں نی
دس تلک کہا ہی اور بعضوں نی قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نی مظہر سی نقل کیا کہ نہایت کمال کی سات بار
ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیوں کی کری سفیان ثوری نی کہا ہے کہ امام
تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ؛ خ م د س ق ؛ پاکی ہی تجکو یا اللہ رب ہمارے اور بیان
کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود و نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ ط ا ؛ یا پڑہی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہہ احمد طبرانی نی اللّٰهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ ؛ م د س
یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعداری
اور فروتنی کی واسطی تیری سماعت میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی نقل کی
یہہ مسلم ابو داود نسائی نے **ف** یہہ کنایہ ہی کمال خضوع و خشوع سی کہ تمام اعضا طرف اسکی فروتنی کرتی ہین
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؛ م د س ؛ تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور جبریل کا نقل کی یہہ مسلم
ابو داود و نسائی نی رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَ
مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ ؛ س ؛ رکوع کیا تیری لئی ظاہر میری نے اور باطن میری نی اور ایمان لایا ساتہہ تیری دل میرا اقرار کرتا
ہون مین ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجہہ پر ہی یہہ مین ہاتہہ میری اور جو کچہہ کہ گناہ کیا مینی اوپر جان اپنی کی نقل کی یہہ بزار نی

ف اپنی گناہ میری پس سب دیجیو وہین اور میں اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اقرار
کرنا ساتھہ تقصیر کی طاعات مین اور نہ بجا لانی اوامر اور نواہی کی کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ د ت ق * پاک ہی صاحب غلبہ و صاحب بادشاہت اور صاحب بڑائی و بزرگی کا نقل کی ہیہ
ابوداود و نسائی نی وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ م ع ه ط * اور جب کھڑا ہووی
رکوع سی کہی قبول کیا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کی ہیہ مسلم اور چارون نی اور طبرانی نی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م * رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ * خ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ * خ د س * یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی
تعریف ہی نقل کی ہیہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نی ای رب ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی
ہیہ بخاری مسلم نی ای رب ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی ہیہ بخاری نی ای پروردگار ہمارے اور تیری ہی لئے
تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سی بابرکت یعنی ساتھہ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی ہیہ
بخاری ابوداود نسائی نی ف نقل کیا شیخ فخرالدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللّٰہم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتھہ بخشی جاتی ہین گناہ
اوسکی پہلی کی اور امام اعظم رح کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑہتا ہی
تو دونو کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بہی دونو کہی چنانچہ امام طحاوی نی بہی اختیار کیا ہی لیکن ربنا چپکی سی کہی
کذا فی الہدایۃ و شروحہ اور وظائف نبی مین بہی لکہا ہی کہ امام دونو کہی اور یہی صحیح ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ * م د ت ق
یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی بہری آسمانوں بہر اور زمین بہر اور بعد ازین اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی
پیچہی آسمان و زمین کی یا اللہ پاک کر مجہکو ساتھہ برف اور اولی اور پانی ٹہنڈی کی یا اللہ پاک کر مجہکو گناہون
سی اور چوکون سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی نقل کی ہیہ مسلم ابوداود ترمذی ابن ماجہ نی ف

کہ چاہی تو کسی چیز سی بہی یعنی آسمان و زمین کی یعنی مانند عرش کی اور اوپر او سکی اور تحت الثرے کی یہ مثیل ہی
اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوی تو اسقدر ہووی کہ یہہ سب چیزین بہر جاوین کذا
ذکر فعلی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ م د ن یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی سب تعریف
ہی آسمانون اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو
کسی چیز سی بعد اسکی ای صاحب تعریف اور بزرگی کی تو لایق تر ہی اوس چیز سی کہ کہی بندہ اور ہم سب واسطی
تیری بندی ہین نہین کوی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تونی
اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ
وَاَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط اور کبہی
حضرت بعد سر اوٹہانی کی رکوع سی یہہ دعا پڑہتی تہی یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی آسمانون
اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی ای
لایق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین نفع
دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نقل کی یہہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سَجَدْتُ
الْاَعْلٰی ... ثَلٰثًا وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ... اور جب سجدہ کری
کہی پاک ہی پروردگار بلند میرا نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون ائمہ نی اور بزاز اور حاکم نی اور ایک روایت مین
بزار کی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ م د ت عه اور کبہی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ

خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتھہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھہ تیری عذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہی جیسکہ تعریف کے
تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ
اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ؛ م د س یا اللہ تیری ہی لئی سجدہ کیا مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین
اور واسطی تیرے اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا مونہہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس
ذات کو کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت بنائی اوسکی پس اچھی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکی اور
آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنے والونکا نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی **ف**
فاحسن صوره فقط ابوداود نسائی نی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتھہ
نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورت کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنے والون کا
پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی مگر مجازاً باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین یعنی صانعین کی ہی کذا ذکرہ علی القاری
خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
س حب عاجزی کی کان میرنی اور آنکہون میری نی اور لہو میری نے اور گوشت میرنی اور ہڈی میری نے
اور پٹھی میری نی اور اوس چیز نی کہ اوٹھایا اوسکو پانو میری نے یعنی تمام اعضانی واسطی خدا پروردگار عالمون کے
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی **ف** لام للہ کا خشع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزون نے فروتنی کیو اسطی
اللہ تعالی کے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ؛ م د س تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتون اور
جبریل کا نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ؛ خ م د س
پاک ہی تو ای اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہون مین ساتھہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود
نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ
م د یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چہوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کرچکا پہلا اور جو

اور جو مقدر ہین آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نی **ف** جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پاک تہے گناہون سے کہ بخشی گئی تہی اگلی پچہلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی تہی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی کی
اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی کی باوجود اس رتبی کی اور واسطی ادای شکر نعمت مغفرت کی یا واسطی
تعلیم امت کی کذا ذکرہ فخر اَللّٰهُمَّ سُبْحَانَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ ÷ مس + یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نے اور باطن میری نے اور
ساتہہ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہون مین ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجہہ پر ہی اور یہہ ہی جو کچہہ کہ گناہ کیا اپنی
اوپر نفس نے یہ کی یعنی گناہ میرے پاس موجود ہین اور مین معترف ہون اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش مجکو
اسلئی کہ تحقیق نہین بخشتا بڑی گناہونکو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کے یہہ حاکم نی سُبْحَانَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ ÷ مس پاک ہے
صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ عفو تیری کی عذاب تیرے سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سی اور پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب تیرے سی بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ÷ ای رب میری دے نفس میریکو تقوی اوسکا
پاک کر اوسکو یعنی بری باتون ظاہر اور باطن کیسی تو بہترین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو یعنی گناہون سے
تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کے یہہ احمد نے **ف** تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام
چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص ہوا سی اور محقق لکھتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جبکہ نفس
آمیزش ہوا اور ریا سے پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوای حق سی صاف ہوجاتا ہی **بیت** تا نفس مبرا نشود
دل آئینہ نور الہی نشود ÷ مالک سے یہہ اشارہ ہی پاک اور صاف رکہہ اوسکو جیسی کہ با ادب رکہتا ہے

مولی بندی اپنی کو اور ایسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۞ ص یا اللہ
بخش دے میری وہ گناہ جو پوشیدہ کئے میں نے اور جو ظاہر کئے میں نے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ
قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ۞ ص ۞ یا اللہ کر دل میں میرے روشنی اور کر سماعت میری میں
روشنی اور کر بینائی میری میں روشنی اور کر آگے میری روشنی اور کر پیچھے میری روشنی اور کر نیچے میری روشنی اور
بڑی کر میری لئے روشنی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے آداب رکوع سجود کی یہ ہیں کہ اچھی طرح رکوع سجود میں اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونوں سجدوں کی ٹھیرے جلدی نکرے کہ جلدی میں وعید شدید آئی ہے اور امام کی پہلی رکوع سجود
نکرے کہ سر اوسکا گدہے کا ہوگا قیامت کو اندآئے وظایف اپنی اور باقی آداب قصے میں دیکھنے چاہئیں فرق

سُجُوْدُ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ
س د ت ص ر ا ۞ د ۞ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۞ ص ۞ اور پڑہے قرآن کے
سجدوں میں یہ دعا کہ سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اوس ذات کے کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور
کھولے کان اوسکے اور آنکھیں اوسکی ساتھ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کی یہ نسائی ابوداود ترمذی
حاکم نے اور ایک روایت میں ابوداود کی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت میں حاکم نے یہ جملہ زیادہ
کیا پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنے والوں کا اَللّٰھُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِھَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ
بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ ت ق
حب ص ۞ یا اللہ لکھ میرے لئے نزدیک اپنے سبب سجدے کے ثواب اور دور کر مجھسے سبب اوسکے بوجھ گناہوں کا
اور کر اوسکو میرے لئے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجھسے جیسے کہ قبول کیا تونے اوسکو بندے اپنے داود سے
نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت
مآب علیہ الصلوۃ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج کی رات خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک درخت کے پیچھے
نماز پڑہتا ہوں میں اور جب سجدہ کیا میں نے درخت نے بھی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑہی پس جناب سرور عالم نے

سجدہ قرآن کا

آیت سجدہ کی قصداً پڑہی اور سجدہ کرکے یہی دعا پڑہی کذا فی المشکوۃ وشرح الحصن وضع رجل جبهته

لله ساجداً فقال یا رب اغفر لی الا دفع رأسه وقد غفر له ۔ مو مص + نہ رکہی

کسی آدمی نے پیشانی اپنی واسطے اللہ کے حال یہہ کہ سجدہ کرنے والا ہے پس کہا اے رب میرے بخش مجکو تین بار

مگر کہ اوٹہایا سر اپنا اوسحال مین کہ تحقیق بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوسکے نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے

ف یعنی جو کوئی سجدے مین اس دعا کو تین بار پڑہے پہلے سر اوٹہانے کے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور علما کو سجدہ

تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک واجب ہے چودہ جگہہ مین سننے والون

اور پڑہنے والون پر اور اورونکے نزدیک سنت ہے اور اگر تسبیحات نماز کی سجدے کی پڑہے تو کافی ہین مگر دعائین کہ حضرت سے

اس سجدے مین ثابت ہوئی ہین پڑہنی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدونکی یہہ ہین آخر سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور

نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدۃ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کا اسطرح مصحف حضرت عثمان رض کی مین لکہی ہین اور امام شافعی

اور امام احمد کے نزدیک بہی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہے کہ اونکے نزدیک بجای سجدہ ص کے دوسرا سجدہ سورہ

حج کا ہے ص مین اونکے نزدیک موکد نہین ہے اور امام مالک کے ہان گیارہ ہین سورہ نجم اور اذا السماء

انشقت اور اقرأ مین اونکے نزدیک نہین کذا ذکر الحصن واذا جلس بین السجدتین اللهم اغفر

لی وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی د ت ق مس سنی واجبرنی ت

سنی وارفعنی مس ق سنی + اور جب بیٹہے درمیان دونون سجدونکے پڑہے

یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور صحت دے مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہہ ابو داود

ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور غنی کر مجکو نقل کی یہہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کی

یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتابوالون نے یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کی ہین وقنت

فی الفجر مس موقص + اور دعای قنوت پڑہی فجر کی نماز مین نقل کی یہہ بزار حاکم نے اور

موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنی سنت موکدہ ہے مذہب شافعی مین اور

امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی بہ اپنی سند ثبت سی حدیثین لائے ہین اوران حدیثونکو محمول اسپر کیا ہی
کہ رعل اور ذکوان نی کہ قاریون کو شہید کیا تہا اونپر حضرت نی ایک مہینی تلک بد دعا کی قنوت مین پہر منسوخ
کئی گئی اورچہوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بہی نہین پڑہتی تہی
کذا ذکرہ الفخر وَفِی سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فِی الرَّکْعَۃِ
الْاَخِیْرَۃِ دَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ ۔ ۲ د ✤ اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوتری کوئی حادثۃ تو وی
یعنی دعا کری اوسکے دفع کی لئی جب کہ کی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کی اور آمین کہین وہ لوگ
کہ پیچہی اوسکے ہین یعنی مقتدی نقل کی یہہ احمد ابوداؤد نی وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَہُّدِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ
اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ع ستہ ✤ اور جب
بیٹہی واسطی التحیات کی پڑہی سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدنکی اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطے
خدا کے سلام ہووے تمپر ای نبی اور رحمت خدا کے اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندون
نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی
اوسکی ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی **ف** مذہب حنفی مین یہی تشہد
پڑہتی ہین کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعودؓ سی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے یعنی خواہ حاضر ہون یا غایب اور
بندہ صالح وہ ہے کہ حق بندگی کا دیا اور کری جیسی حکم کیا گیا ہی ساتہ اوسکی اور استقامت کری کسیطرح خلل اور فساد ظاہر
اور باطن اوسکی مین راہ نپاوے اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نی لکہا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنے کا ہووے اور قایم
ہووے مراد حق پر کذا ذکرہ الفخر اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ م ع ✤ عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدنکی اور عبادتین مالی واسطی خدا کے
ہین سلام ہووے تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ بتحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کی یہہ مسلم اور جارونے

اور ابن حبان نے ف مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ م د س

ق عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطی خدا کی ہین سلام ہووے تیرے اوپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکے سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور بتحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَلتَّحِيَّاتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ د عبادتین زبانے اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنے اور بادشاہت واسطی خدا کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

س ق مس شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی اور ساتھہ توفیق اللہ کی عبادتین زبانے واسطی خدا کی ہین اور عبادتین بدنے اور عبادتین مالی بہی سلام ہووے تیرے اوپر ای نبی اور رحمت خدا کے اور برکتین اوسکے سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف بیچ اذکار نووی کے ہی کہ نسائی اور بیہقی نی کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کسی محدث نے یہہ تشہد اختیار بہی نہین کیا ہی کذا کر الفخر اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ د موطا عبادتین زبان سے خدا کی لئی ہین اور عبادتین مال کی خدا کی لئی ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئی ہین اور عبادتین بدنی خدا کی لئی ہین سلام ہووے

تیرای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ موقوفا حاکم اور موطا نی

ف تشہد امام مالک نے اختیار کی ہی اور مراد بسبب عبادات مالی ستیا یدہ ہو کہ پاک ہو رہا ہے اور درود بھیجی اللہ اعلم بسم اللہ

وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

لَا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ طس شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق خدا کی بہترین نامونکا ہے عبادتین زبانکی اور عبادتین مال کی اور عبادتین بدنکی واسطی خدا کی ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی بھیجا اونکو ساتہہ دین حق کی حال یہہ کہ وہ خوش خبری دینی والی ہین بھی مومنون کو ساتہہ بہشت کی اور ڈرانی والی ہین بھی کافرونکو ساتہہ دوزخ کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنی والی ہی نہین شک اوسمین سلام ہووے تیری ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ دکہا مجھکو نقل کی طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف ازبسکہ اس زمانی کی متعصبونکی مزاج مین اونہانی اونکی کیسی التحیات سی انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعضون نے فتویٰ عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اسلیے ضرور ہے کہ بہائی مسلمانونکی خیر خواہی کی لئی کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونیمین واقع ہوئے ہین بیان ہوو بن تا راہ راست پر مستقیم ہو وین شیخ مجد الدین فیروزآبادی قاموس کی مصنف نی کہ سردار محدثین کی ہین سفر السعادت مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح سی ثابت ہوئی ہین قطع نظر مذہب فقہا سی ذکر کی ہین یہہ لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹہتی دہنا ہاتہہ دائینی ران پر رکہتی اور بطور گنتی ترپن کی تین اونگلیان بند کرتی اور اونگلی شہادت کو کلمہ شہادتین مین اوٹہاتی اور حرکت دیتی شارح اس کتاب کی یعنی حضرت شیخ عبدالحق رح فرماتی ہین عقد اونگلیون

داہنی ہاتھ کی کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتھ اونگلی شہادت کی حدیث ثبوت صحیح مین واقع ہوا ہی اور جامع الا
مین صحاح ستہ سی اسباب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب اہل حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا
اور بہت سی صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہہ ہی کہ مذہب امام اعظم صاحب اور صاحبین کا یہی ہی اور متقدمین
علماء حنفیہ نی تصریح کی ہی ساتھ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا
اور امام محمد نی موطا اور کتاب مشیخت مین صریح بیان کیا ہی اشارہ مسبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
روایت کی ہی کہ کرتی حضرت اشارہ بعد اوسکی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تھی ہم بھی کرتی ہین اور یہی ہی قول
ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا اور اسیطرح سغناقی شارح ہدایہ نی اور نہایہ مین مبسوط سی شیخ الاسلام نی بھی اسیطرح نقل
کیا ہی اور شیخ ابو المکارم نی شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سی نقل کیا ہی کہ یہہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رحمہما
اللہ کی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون امامون ہمارے کی کہ یہہ سنت ہی اور اسی
طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اس عقیدہ پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط سی لکھا ہی کہ سنن نماز سی ہی اوٹھانا
سبابہ داہنی ہاتھ کی کا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سی اور فتوی بھی اسی پر ہی کذا فی الدرر اور بعض شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ جمیع
اصحاب ہمارے سی روایت کی گئی ہی کہ اوٹھانا سبابہ کا سنت ہی اور تحفہ مین کہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور اثبات
سی روایتین آئی ہین اختصار کی نیت سی اسی پر کفایت کیا ٭ در خانہ اگر کس است یک حرف بس است ٭ پس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہی اسلئی کہ بسبب اس قول کی رکوع و سجود دین بھی خلاف وقار و سکون کا لازم
آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم مین ہی کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کی ہین عمل
نکرنا اور دلیل عقل کو اسکی مقابلی مین لاکر اپنی سخن پروری کی نیت سی سنت کو ترک کرنا کہ جنکی حمیت دین دہوا سی کہ اونگلی اوٹھانی شاق
پر دشوار تر ہی لوہی سی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی سی کذا ذکرہ النجم ۔ کیفیۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ۞ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور طریق درود بھیجنی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ ہے یا اللہ رحمت
خاص بھیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعداروں حضرت محمد کی جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعداروں
ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ
برکت اوتاری تو نی اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بھیج
موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین **ف** صلوٰۃ اصل مین معنی استغفار اور دعا اور
رحمت اور درود بھیجنی کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کے طرف سی
بمعنی رحمت کی ہی اور بندوں کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہٗ سی اوپر حبیب اپنی کی
صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللھم صل علی محمد کی یہہ ہین کر ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنے ذکر اونکی
کے اور ظاہر کرنے دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی کی اور
شفاعت کرنی امت کی اور قایم کرنیکے مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماء محققین کے یہہ ہے کہ صلوٰۃ
اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتہ درست ہی جیسیکہ
اللّٰھم صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست نہین اور اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست
ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل و عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حدیث مین
تابعدار ہوں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہی اسکو ساتہ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم ہین جن پر صدقہ
حرام ہی اور فخر رازی نی کہا ہی کہ اولی یہہ ہے کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت
اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کے ہین اور بعضوں نے ہمیشگی اور لزوم کی لکہی ہین اور اس
درود کی بہیجنے لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صحیح ترین کیفیت صلوٰۃ کا ہی پس لایق یہہ ہی کہ طالب محافظت اور مداومت
اسپر کر کے حاصل کرنا انوار اور اسرار کا کری کہ ادکر الغنم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م ق یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی

تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ
برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م د یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی رحمت بھیجی تونے ابراہیم
پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسیکہ برکت اوتاری
تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ بخاری نسائی نی ف آل ابراہیم میں لفظ آل کا زاید ہی
مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم سی مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہیں جیسی کہ آیت وَنَجَّيْنَاكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ میں ذات فرعون کی اور تابعدار اوسکی مراد ہیں کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ م د س ق حب اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ م یا اللہ رحمت خاص بھیج
محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ رحمت بھیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور
اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ
ابن حبان نی اور ایک روایت مسلم کی میں انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ

س ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندی تیری ہیں اور رسول تیری جیسیکہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر
اور برکت اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی برکت اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونی حضرت ابراہیم پر اور
برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسیکہ برکت اوتاری تونی ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم کی پر یہ
نقل کی یہ بخاری نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ م دت س

یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر کہ پیغمبر ہیں بیچ عالمو کی تحقیق تو تعریف

کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی ۱

اٰلِ مُحَمَّدٍ د س یا اللہ رحمت خاص بہیج محمد پر کہ نبی امی ہین اور اوپر تابعدارون محمد کی نقل کی یہہ

ابوداود نسائی نی اور ایک روایت مین یہہ بہی اسمین زیادہ آیا ہی کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی

مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ س جیسیکہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر

اور برکت اوتار اوپر محمد نبی امی کی جیسیکہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی

یہہ نسائی نی ف امی اوسکو کہتی ہین جو لکہہ پڑہ نجانی یہہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مذکور

ہوا توریت وانجیل مین اور تمام کتابون اللہ تعالی کی مین اور یہہ فضیلت ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر

سیکہی علم اولین وآخرین کی یاد تہی ندا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ یا اللہ رحمت خاص بہیج محمد پر اور برکت اوتار

اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی تونی اور برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف

کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بزار نی اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا

نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْئَلْهُ

ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حب مس ۱ آیا ایک آدمی یہان تلک کہ بیٹہا آگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی اور ہم یعنی صحابہ نزدیک حضرت کی تہی پس عرض کیا اوسنی ای رسول خدا کی ای پر سلام بہیجنا تمپر پس تحقیق بہچانا ہمنی

اوسکو یعنی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تعلیم تمہاریکی التحیات مین پس کیونکر درود بہیجین ہم تمپر جب ہم درود بہیجینا تمپر
یعنی ارادہ درود بہیجنی کا کرین بیچ نماز اپنی کی رحمت خدا کی ہووے تمپر کہا ابو سعید انصاری راوی نی پس چپکی رہی
حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہان تلک کہ دوست رکہا ہمنی کہ کاشکی یہہ آدمی پوچہتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سی پہر فرمایا حضرت نی جب درود بہیجو تم مجہپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی
اَن پڑہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی اور
برکت اوتار اوپر محمد نبی اَن پڑہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ برکت بہیجی تونی ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد نی **ف** کیونکر درود بہیجین ہم تمپر یعنی
کلام اللہ مین اللہ تعالی نی جو فرمایا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ای ایمان والو درود بہیجو
محمد پر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی پس سلام تو معلوم کیا ہمنی کہ التحیات مین آپ نی سکہایا
یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بہیجین ہم سکہائی اوسکو کہ حکم کئی گئی ہین ہم ساتہہ اوسکی یہان تلک
کہ دوست رکہا ہمنی یعنی اسلئی کہ ڈری ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکرہ الفخر

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ **د** جسکو خوش آوی یہہ کہ ماپی ثواب کو ساتہہ پیمانی پوریکی یعنی جسکو بہت سا
ثواب لینا منظور ہو جب کہ درود بہیجی ہمپر کہ اہل بیت نبوت کی ہین پس چاہئی کہ کہی یہہ درود یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر
محمد نبی کی اور اوپر بیبیون اونکی کی کہ مائین ہین ایمان والونکی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اوپر اہل بیت اونکی کی جیسی کہ رحمت
بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مائین ہین یعنی جیسی ماونکی
بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی اور نکاح انسی حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم تہی اور نکاح اونسی
کرنا حرام تہا اور اوپر اہل بیت اونکی کی یہہ خاص کی بعد عام کی یا کہ غلام لونڈی تلک آمین فضل سبحان کذا ذکرہ علی

مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

ت ط طس + جو کوئی درود بہیجی اوپر محمد کی اور کہی بعد درود کی یا اللہ اوتار او نکو اس مقام مین کہ نزدیک
کیا جاوی نزدیک تیرے یعنی مقام محمود مین دن قیامت کی واجب ہووے اوسکی لئی شفاعت میری نقل کی یہہ
بزار نی اور طبرانی نی کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُو پہر چاہی کہ
اختیار کری دعا سی جو کہ پسندیدہ تر ہو طرف اوسکی پس دعا کری نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی قعدہ نماز مین بعد
درود کی جو دعا اچہی معلوم ہووے پڑہی مگر مشابہ کلام لوگونکی نہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسری سی کچہہ مانگ
لیا کرتا ہی جیسی کہ کہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ مَالًا اَوْ جَزَاءً یعنی یا اللہ دی مجکو مال یا روٹی اس سی نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب
کی مذہب مین اور اولی یہہ ہی کہ وہ دعا پڑہی جو حضرت سی نقل کی گئی ہی کذا ذکرہ النعم فَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ معنہ پس او نہ چاہی کہ پناہ مانگی اسطرح یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی
اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی نقل کی یہہ مسلم ابو داود
نی اور ابن حبان نے ف فتنہ زندگانی کا یہہ ہی راہ حق سی اور نہ ہونا صبر کا اور ترک کرنا رضا ہونا اور واقعون دنیا
مین گرفتار ہونا اور سب سی برا فتنہ خاتمہ بخیر نہونا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنیکی ہی اور عذاب
قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزون سی آور دجال یعنی جزایر شام مین زنجیر ونسی بندہا ہوا ہی قریب
قیامت کی نکل کر دعوی خدائی کا کری گا اور بہتون کا ایمان بگاڑ ا تیلکہ مسلمانون مین پڑی گا قصہ اوسکا بڑا ہی
آخر کو حضرت عیسی علیہ السلام مارینگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرہ النعم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ترجمہ دعا یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود و نسائی نی ف قرض سی کہ خلاف
رضامندی اللہ تعالی کی مین ہووے جیسی ناچ رنگ اسراف خلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا اوس

قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکہی اور جو قرض ضرورت کی لیی کیا ہی وہ ادا کی طاقت رکہتا ہی پر اسین
ہی نہ اوس سی پناہ مانگنی مراد ہی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
م د ت س ع ہ یا اللہ بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچہی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی
اور وہ کہ ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو ہی آگی کرنیوالا
یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہین کوئی
معبود مگر تو نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی ف پہلی پیچہی کی گناہ یعنی پہلی اپنی یا پچہلی سی مراد ہین کہ ہنوز
واقع نہین ہوئی جب واقع ہوویں تو بخش دیو کذا ذکرہ الفخر اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خ م
ت س ق ف یا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوا تیری پس بخش
مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنی والا
مہربان ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا بہی
آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونوکو جمع کری یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہی اور ملا علی قاری نی کہا ہی کہ ظاہر تر یہہ ہی
کہ کبہی کبیرا آئی ہی اور کبہی کثیرا آئی ہی کذا ذکرہ الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی کہ یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو ایک دعا کہ
پڑہون مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د س حب مس ہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ای خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنا اور نہ جنا گیا اور
نہین ہی اوسکی لیی کوئی ہمسر یہہ کہ بخشدی میری گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ ابوداود نسائی حاکم
اَللّٰہُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۲ مس ہ یا اللہ حساب کر مجہسی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی یہہ
حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامہ اعمال بندی کو دکہا دیوینگے تا دیکہہ لی عمل اپنا

پہر در گذری گا اللہ تعالی اور مطالبہ کریگا کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
ہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی و مرنی کیسی نقل کی
مسلم والبغوی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَئَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ
لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ موص اور چاہئی کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی تمام بہلائیان جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوس سی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجہسی اوسکو بندون نیکبخت تیری نی یعنی انبیا و اولیا نی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچہی بندون تیری نی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی
اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائی پس بخش واسطی ہمارے گناہ
ہماری اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تونی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون
اپنی کی اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی عہد کو نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی
یعنی قول ابن مسعود کا ہی ف بہلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور استقامت اور صبر اور
صحت اور عافیت اور بہلائی آخرت کی ثواب اور خوشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا
اور دیدار ہونا باری تعالی کا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول مین علما کی اختصار کی ہی اوپر کفایت کیا اور بچا عذاب
آگ کیسی گناہون سی کہ سبب دخول ہونی دوزخ کی ہین یہہ دعا یعنی ربنا آتنا جامع ہی سب مطالب دین و دنیا کو اکثر دعا
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت تہی اور حضرت انس رضی سی منقول ہی کہ کہی نی اونسی طلب دعا کی کہا یہی
پڑہی پہر طلب کی یہی آیت پڑہی پہر مبالغہ کیا لوگون نی طلب دعا مین کہا اونہون نی اور کیا چاہتی ہو بہلائی دنیا و آخرت

آخرت کی تو مانگ جکا آور جوا زکر ہمکو یعنی بموجب آیت کریمہ کی یوم لا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ یعنی جسدن کہ نہ
خوار کریگا اللہ تعالیٰ نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ساتھ اوسکی کذا ذکرہ المفسر **سید الاستغفار**

اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ

وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ
وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ؀ **س** سردار استغفار کا یہہ ہی کہ کہی آدمی
جسوقت کہ بیٹہی نماز اپنی مین یعنی بعد التحیات درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود سوائے تیری پیدا کیا
تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدے تیری کی ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون
مین ساتھہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی قرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت تیری کی کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتھہ گناہ اپنی کی
پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزارنی **ف** تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی
تہی قعدہ نماز مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ
کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجسی ثابت رہنا امر دین مین اور قصد بہلائی پر اور مانگتا ہون مین تجسی شکر نعمت تیری کا
اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی دل سالم یعنی پاک عقاید باطلہ اور خواہشون نفسانیہ سی اور زبان سچی
اور مانگتا ہون تجسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سی جانتا ہی تو
اور بخشش چاہتا ہون تجسی واسطی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ
وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ **خ م د س ک ط ی** اور جب سلام پہیری
تو پڑہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب
تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہہ اوسکی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ نہین ہی کوئی روکنی والا
اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو نی اور نہین فایدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی

وظیفہ بعد سلام [illegible]

دولتمندی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نی ف بزار اور طبرانی کی روایت مین
جملہ یحیی ویمیت کا زاید ہی اور ابن سنی کی روایت مین یہہ بہی ہی اور بیدہ الخیر بہی ہی رموز انکی اوپر لکہنی چاہیے
اور ایک روایت مین بغیر لا مانع آخر تک کے فقط یونہی آیا ہے اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ خ س ؛ یا پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر تین بار نقل کی یہہ بخاری نسائی نی أو مَرَّةً وَبَعْدَهُ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ؛ م د س عه ؛ یا ایکبار یہی کلمہ پڑہے
اور بعد اوسکے پڑہی نہین ہی پہر ناگزیر ہوسی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین عبادت کرتی ہین ہم مگر اوسیکو اوسیکی لیے انعام ہی یعنی انعام واحسان اوسیکی درگاہ سی ہے اور اوسیکی
لیے ہی فضل یعنی زیادتی احسان کی نعمت دینی مین اوسی کو لایق ہی اور اوسیکی لیے ہی تعریف اچھی کہتی ہین ہم نہین
کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ خالص کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سی اور
اگرچہ برا جانین کافر یعنی اخلاص کی کہنی کو نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ؛ م عه ط
ع ؛ استغفر اللہ تین بار پڑہی اور پہر کہی یا اللہ تو سالم ہی سب عیبون سی اور تجہہ ہی سی سلامتی ہمارے ہی یعنی آفتون اور
بلیات ظاہری باطنی سی بہت برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے اور طبرانی
اور ابن سنی نی ف بعضی روایتون مین آیا ہے کہ تین بار پڑہتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا کا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی
کی روایت مین آیا ہی اور اوروں کی روایت مین نہین آو بعضی شخص جو ایک یہ جمع السلام وحینا ربنا
بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہین کچہہ اصل صحیح نہین پائی جاتی ہے کذا ذکرہ العلی والنفحہ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ يَكُوْنُ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً ؛ م ع ؛ یعنی پڑہی بجاے

ف والحمد للہ واللہ اکبر تو کہیو ان کلمات سی تمام اونکی تینتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی
یعنی پڑہی ان تینون تسبیحات کو کہ سب تینتیس تینتیس ہو وین ظاہر یہہ ہی کہ تینون کو اکٹہا تینتیس بار پڑہی کہ ہر ایک
تینتیس تینتیس بار ہو وینگی جیسی کہ اور تمام روایتون مین علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی وہی افضل ہی اور عمل مشایخ کا
بہی اسی پر ہی یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار
پڑہی کہ سب مل کر تینتیس بار ہو وین لذا ذکر النفحہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فقراء مہاجرین کی آئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچی اہل اثور بڑی درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا
حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقراء نی وہ نماز پڑہتی ہین جیسی کہ ہم پڑہتی ہین اور روزی رکہتی ہین جیسی کہ
روزی رکہتی ہین ہم اور خیرات کرتی ہین وہ اور ہمسی نہین ہو سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤن مین تمکو کچہہ
کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لاتی مین اور سبقت لیجاؤ اونپر کہ بعد تمہاری
ہین اور نہ ہووی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہون نی ہان یا رسول
اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پیچہی ہر نماز فرض کی تینتیس تینتیس بار پڑہو پس پہر آئی فقراء اور
عرض کیا کہ ہمارے بہائی مالدارون نی بہی سنا جو کچہہ پڑہتی تہی ہم پس اونہون نی بہی یون ہی پڑہا پس فرمایا حضرت
نی کہ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ احدی عشرۃ واحدی عشرۃ
واحدی عشرۃ فذلک کلہ ثلث وثلثون + اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑہے گیارہ بار سبحان اللہ
اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پس یہہ سب تینتیس ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی ادع عشرا
عشرا عشرا الخ یا دس بار سبحان اللہ پڑہی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری نی من سبح
اللہ دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین ثم قال
تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر
غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر مسلم + جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کے
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی اور اللہ اکبر تینتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا الہ الا اللہ آخر

تہلیل کے معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک واسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہے اور
اوسیکے لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوں مانند جہاگ دریا کی یعنی
بہت نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نی مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ
صَلوٰةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً

م ت س کتنی کلمی ہیچہی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین ہیں محروم ہوتا ہی پانی
ثواب جیسی کہنی والا اونکا یا فرمایا کرنی والا اونکا ہیچہی ہر نماز فرض کی کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ
پڑہتا ہی اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلوٰةٍ
مَكْتُوبَةٍ مِائَةً وَكَبَّرَ مِائَةً وَهَلَّلَ مِائَةً وَحَمِدَ مِائَةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ
أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ **س** جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی سو بار اور اللہ اکبر پڑہے
سو بار اور لا الہ الا اللہ پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتے ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوویں
گناہ بہت جہاگ دریا کی نقل کی یہہ نسائی نی أَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ **س حب مس**
یا ہر ایک چاروں تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی **ف** یعنی ایک روایت
مین یوں آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر کہ سب
ملکر سو ہوویں أَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ **ت س** یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی أَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيرِ
ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ **س** یا پڑہی اسطرح اور تکبیر تینتیس بار نقل کی نسائی نی **ف** یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑہنا آیا ہی أَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ
التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهُنَّ **ا** یا ہر ایک تسبیح و

اور تحمید اور تکبیر سے سو سو بار پڑہے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی اگر
ہوویں گناہ پڑہنیوالی کے ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹا دیں یہہ کلمے انکو نقل کی یہہ احمد نی ف
مع لا اله الا الله یعنی حال ہونے ان کلمات معدودہ کی یعنی تین سو کی ہمراہ لا اله الا الله آخر تک کے پس کلمہ ایکبار
ہوگا اور تسبیحات مین سو بار یا ہر سینکڑہ کی ساتھ کلمہ ملانا جاوے اس صورت مین کلمہ تین بار ہوگا کذا ذکرہ الفخر

وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ س

حب ی كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى ط + اور جو کوئی پڑہے آیت الکرسی پیچھے ہر نماز
فرض کی نہیں منع کرتی ہی اسکو داخل ہونی بہشت کیسی کوئی چیز مگر موت نقل کی یہہ نسائی ابن حبان ابن
سنی نی اور ایک روایت مین سے لم یمنعہ آخر تک کے یون آیا ہی کہ ہوویگا بیچ امان اور محافظت خدا کے
نماز دوسرے تلک نقل کی یہہ طبرانی نی ف نہین منع کرتی ہی اسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان
سی اوٹہ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان مین
نہوتی فی الحال داخل ہوتا ازبسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکرہ الفخر وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ت د س حب مس ی + اور چاہئے کہ پڑہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس بھی ہر نماز کی نقل کی یہہ ترمذی ابو داود نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س + یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری نامردی سی اور پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیری اس سی کہ پہیرا جاؤن طرف خوار تر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ دنیا کیسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب قبر کیسی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی ف نامردی کہ باز
رکہی لڑائی دشمن کیسی خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کی اور نام دے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور توکل کی بہی اسی قبیل کی ہی اور خواری عمر کی یہہ ہی کہ حواس باقی نرہین اور اعضا مضمحل

ہو جاوین کذا ذکرہ الفخر رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ + عو مع ط + ای

میری بچا مجکو عذاب الیم سی اوس دن کہ اوٹہاوی تو یا فرمایا جمع کری تو بندون اپنی کو یعنی قیامت کی دن نقل
کے یہ ابو عوانہ مسلم اور چارون نی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ۞ حصن
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور دکہا مجکو راہ سیدہی اور مستقیم رکہہ اوسپر اور رزق دی مجکو نقل کی یہ ابو عوانہ نے

اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۞
طس یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی بچا مجکو گرمی آگ کی سی اور عذاب قبر کی سی نقل کی
یہ طبرانی نی اوسط مین اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا

أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بد م حب
یا اللہ بخش میرے لئی وہ گناہ کہ پہلی کی مینی اور جو پیچہی کی مینی یعنی اگلی پچہلی اور جو پوشیدہ کی مینی اور جو ظاہر کی
مینی اور جو فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانی والا ہی اوسکو مجسی تو آگے کرنے والا ہے
یعنی مومنون کو رتبی مین اور تو پیچہی ڈالنی والا ہی یعنی کافرون کو رتبی مین نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ

ابوداود مسلم ترمذی ابن حبان نی اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۞ د س
حب مس ی یا اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنی کی یعنی ذکر تیرا ثابت کیا کرون اور اوپر شکر اپنی کے اور
خوبی عبادت اپنی کی نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم ابن السنی نی ف حسن عبادت مراد ہے
اس سی کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہون اور خضوع وخشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو ای معاذ پس عرض کیا مینی
کہ مین بہی دوست رکہتا ہون آپکو ای رسول اللہ کی فرمایا کہ مت چہوڑ رہ معاذ کی ہر نماز کو پیچہی ہر نماز کے یہ
پڑہی رب اعنی علی ذکرک آخر تلک لذا فی المشکوۃ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ

أَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ

الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ

سَاعَةٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللّٰہُ اَلْاَکْبَرُ اَلْاَکْبَرُ

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْاَکْبَرُ س د ی یا اللہ پروردگار ہماری

اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہین کوئی شریک تیرا یا اللہ

پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین

اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق بندی مسلمان

سب بھائی ہین آپسمین یعنی شریک ہین دین مین نسبون کا اعتبار نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا یا اللہ پروردگار

ہماری اور پروردگار ہر چیز کی کر مجھکو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت مین امور دنیا مین اور آخرت

مین ای صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری خدا تعالے

بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجھکو اللہ اور اچھا ہی کارساز یعنی جو کوئی اوسکے کرم پر اعتماد کرے

مہمات اوسکی کو کفایت کری خدا تعالی بہت بڑا ہی بڑا نقل کی یہہ نسائی ابوداود ابن سنی نے ف

ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری اطاعت سی خالی نہو برابر ہے کہ یہہ ساعت مشغول ہو ساتہ امور دنیا کے یا عقبی کی

بہرحال اخلاص سی اور تیری عبادت اطاعت سی ہین اور میرے اہل خالی نہون کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ س مس مص ق یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون

ساتہہ تیری کفر سی اور محتاج ہونے سی اور عذاب قبر سی نقل کی یہہ نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا

مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ

وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ س حب یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی تو نی اوسکو

سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری وہ کہ کی ہی تو نی اوسمین معیشت اور زندگانی

میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری ساتہہ خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور پناہ

عن ابی ہریرہ ... ابن حبان بن ... نبی ... اللہ

پکڑتا ہون ساتھہ عفو تیری کی عذاب تیری کی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری یعنی ساتھہ رحمت تیری کی عذاب
تیری سی نہین کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نی اور
نہین کوئی پہیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تو نی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی **ف** سبب بچاو کا میری کا کہ دین نگہبان سب چیزونکا ہی جیسکہ فرمایا ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون کہ کافرونسی لڑون یہان تلک کہ گواہی دین
وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قایم کرین نماز اور دین زکوة جب یہہ سب
باتین کرینگی اپنی خون اور مال مجہسی بچاوینگی مگر ساتھہ حق اسلام کی یعنی بسبب تقصیر کی حد پہنچاونگا اور
حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سی معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور
اصلاح دنیا کی ساتھہ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی اوپر طاعت پر اور سلامت رکہتی ہی
آفات سی کہ موجب خلل وقت کی ہین کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَ وَعَمْدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ
الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؛ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ چوک سی کیا مینی
اور قصد سی کیا مینی یا اللہ راہ دکہا مجکو طرف اچہی عملونکی اور اچہی خلقونکی نہین راہ دکہاتا کوئی طرف اچہی عملونکی اور
نہین پہیرتا کوئی بری عملونکو مگر تو نقل کی یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؛ **عو مس** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی کانی
دجال کیسی نقل کی یہہ ابوعوانہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ
وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ
سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؛ **مس ط ی** یا اللہ بخش میری لئی گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام
گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکہہ مجکو اور رزق دی مجکو اور راہ دکہا مجکو طرف نیک عملون کے
اور نیک خلقون کی تحقیق نہین راہ دکہاتا ہی طرف نیک عملونکی اور نہین پہیرتا ہی بری عملونکو کوئی مگر تو نقل کی

ذکر طبرانی اور اعمال اصل میرا بھی نیچی بنی سلمنہ من نی ابن ماجہ نی بھی اچھی لی ۱۲ حاشیہ پر لکھا ہی ۱۲ علی

نقل کی یہہ حاکم طبرانی ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِيْنِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ
لِي فِي رِزْقِي اط ص ÷ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا اور فراخ کر میری لئی معیشت میری گہر میری مین
اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی نقل کی یہہ احمد طبرانی ابو یعلی نی ف فراخ کر معیشت میری
گہر میری مین کہ بدون محنت اور مانگنی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین کشادگی کر کذا ذکرہ الفخر سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ÷ ص
ی ÷ پاک ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیز سی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہووی رسولون پر اور سب
تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمونکی نقل کی یہہ ابو یعلی ابن سنی نی ف اس آیت مین تسبیح ہی
اور تحمید اور سلام ہی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ مَسَحَ بِيَمِيْنِهِ
عَلٰى رَأْسِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ
بز طس ÷ اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی اور فراغت پاتی نماز اپنی سی پہیرتی داہنا ہاتہہ اپنا
سر مبارک اپنی پر یعنی آگی کی جانب سرکی پر اور کہتی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ
بخشنی والا مہربان یا اللہ دور کر مجہسی فکر اور غم نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی ف
معلوم کیا چاہئی کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کی بعد کی پڑہنی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہی کہ سب ہمیشہ
پڑہا کری بلکہ جس قدر سب یا بعض اونمین سی پڑہی گا موجب حاصل کرنی فضیلت اور اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر
یہہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہی اسطرح پر تہا نہ یہہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین مواظبت
کرتی تہی پس امام محی الدین نووی نی لکہا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کی پیچہی مقدم رکہی اور بعضونی
کہا ہی بعد اوسکی اللہم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ قدیر تلک پڑہی کذا ذکرہ الشیخ ابن الحجر المکی
اور جاننا چاہئی کہ مراد بعد نماز سی متصل نماز سی پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہہ محال ہی بلکہ مراد یہہ ہی
کہ ایسی چیز درمیان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نماز سی ہو اور ایسی چیزین نہ مشغول ہو کہ عرف مین
اوس مشغول ہونی کو قبیلہ اعراض و نسیان ذکر کیسی گنین اور اگر تہا سکوت کری کہ عرف مین اوسکو بہت

نہ جانین تو بہی ضرر نہین رکہتا ہی پس بعد فراغ نماز سی جو کچہہ کہ وجہ مذکور پر پڑہیگا بچہی ہی نماز کی ہی پس اگر سنتون
معمولی کی بعد بیہ اذکار پڑہی گا نماز کی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑہی اوسکو اوسی
ہیئت پر پڑہنا چاہئی واللہ اعلم کذا ذکر الفجر دبر صلوۃ الصبح وھو ثان رجلیہ ت س ط عن ابی ذر
قبل ان یتکلم + ت س ط لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات ت س مائۃ مرۃ طس صم اور پڑہی پچہی نماز صبح کی حال

وظیفہ صبح کی [?]

یہہ کہ وہ موڑی ہوئی ہو دونو پانوانی یعنی جسطرح التحیات کی لئی پانو موڑ کر بیٹہتا ہی اوسطرح بیٹہی ہوئی پڑہی یہہ
نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی اور ایک روایت مین ترمذی نسائی نی زیادہ
کیا ہی کہ پہلی کلام کرنی کی پڑہی یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت
ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہہ اوسکی کی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یہہ دس بار
یہہ سو بار نقل کی ترمذی نسائی نی اور طبرانی اوسط مین اور ابن سنی نی سو بار پڑہنا نقل کیا ف لفظ
بیدہ الخیر فقط نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین روایت کیا ہی رمز انکی اوپر لکہنی چاہئی حدیث شریف مین آیا ہی
حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی ہیئت نماز پر بیٹہی ہوئی پہلی کلام کرنیکی اور پہیر نیکی
نماز سی دس دس بار پڑہا لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہر کلمہ کی دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین دس برائیان
اور بلند کئی جاتی ہین اوسکی لئی دس درجہ اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر امر بری سی اور وسوسون
شیطان کیسی اور نہین پہنچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووی اور پکڑ لی اور ہلاک کردی اوسکو اوس دن رات مین
یعنی بسبب توفیق استغفار کی یا عفو پروردگار کی سوا شرک کی یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کردیگا اور ہوتا ہی وہ کوئی
بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سی پڑہی اور نسائی کی روایت مین یہہ بہی آیا ہی کہ عوض ہر کلمہ کی ثواب ایک غلام
آزاد کرنیکا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا بہی ہیئت پر مقدم آیا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح حصین
اللھم انی اسئلک رزقا طیبا وعلما نافعا وعملا متقبلا ط صط یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی رزق
حلال اور علم نفع دینی والا اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین اور ابن سنی نی د و [illegible] المغرب و

وظیفہ صبح [?] بعد سلام [?]

الصُّبْحِ جَمِيعًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ ۔ س حب ا ط قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ
مِنْهُمَا ۔ ٺ ا ٺ ۔ اور پڑہی پیچہی مغرب اور صبح کی دونو کی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی قدیر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نی اور
ایک روایت احمد کے مین آیا ہی کہ پڑہی پہلی اس سی کہ پہیری اور کہولی دونو پانوانپی دونون نمازون سے
ف یحیی و یمیت ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہے اور بیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت مین ہے مگر انکی ہی لکہی
جا ہین اور لفظ منہما کا متعلق ینصرف کا ہی مقصود یہہ ہے کہ جسطرح التحیات کی بیٹہا ہی ویسی ہیئت پر بیٹہی ہوی
پڑہی فَقُلْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د
حب اور پڑہی پیچہی نماز صبح اور مغرب کے ہی پہلی کلام کرنیکی یا اللہ بچا مجہکو آگ سی سات بار نقل کی یہہ ابو داود
نسائی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جب صبح کو یا شام کو تو نی یہہ پڑہے
اور مر گیا اوسدن یا رات مین ہو دیگی تجہکو خلاصی آگ دوزخ کی سی کذا فی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الضُّحٰی ا
اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ مِيْ ۔ اور پڑہی پیچہی نماز چاشت کی یا اللہ ساتہ مدد تیری
کی مانگتا ہون مین مقاصد اپنی اور ساتہ مدد تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور جنگ کرتا ہون دشمنون دین کی ساتہ اور ساتہ
مدد تیری کی جہاد کرتا ہون مین نقل کی یہہ ابن سنی نی وَاِذَا دُعِيَ اِلَى الطَّعَامِ فَلْيُجِبْ م د ت
س اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کی پس چاہیئے کہ قبول کری اور حاضر ہووی نقل کے
یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی ف حاضر ہووی واسطی خاطر بہائی مسلمان کی ظاہر امر کا یہہ چاہتا ہے
کہ واجب ہو اس صورت مین اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابو داود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت
کی ہی کہ جب کوئی بلایا جاوے اور قبول نکری پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور دیلمی مین تقدیر
مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین یا راہ مین مثلا اسباب برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے
ہو الا قبول نکرنا جایز ہی بلکہ مستحب ہی اور بعضون نے قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونی

کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہوتا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہی اور
اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہا دی پہر روزہ قضا کا رکہ لی
کذا ذکرہ الفخر ولا سیما ولیمة العرس ÷ رق عو ÷ اور خصوصاً قبول کری کہانی شادی کی کو
نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ ابو عوانہ نی ف ولیمہ اوس کہانی کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا ضیافت
کری نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہین مستحب صحیح
یہی ہی اور کہانا موافق حال خاوندکی ہو جیسا کہ ہوا اور قبول کرنی اوسکی کو بعضون نی واجب کہا ہی اور بعضون نی
فرض کیا ہے اور واجب ہونا قبول کا کئی چیزون سی ساقط ہو جاتا ہی کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص تونگرون کی ہو یا
بڑی ہون یا دعوت کری بسبب جاہ اپنی کی یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کی چیزین ہون تو
ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سی زیادہ کرنی مین اختلاف کیا ہی علمانی بعضون نی
مکروہ کہا ہی اور امام مالک نی ایک ہفتہ تک تونگر کو مستحب کہا ہی کذا ذکرہ الفخر فان کان صائماً فلیصل
د ت س ÷ پس اگر ہووی مہمان روزہ دار دعا کری نقل کی یہہ مسلم ابو داود و ترمذی نسائی نی
ف دعا کری دعوت کرنی والی کی لئی ساتہہ مغفرت اور برکت کی در حال کہتا ہی یہہ معنی ہون کہ نماز پڑہی کذا ذکرہ الفخر
ودعا وبرک ÷ دق عو ÷ اور دعا کری اور برکت مانگی یعنی بارک اللہ فیکم کہی نقل کی یہہ ابو داود و ابن
ماجہ ابو عوانہ نی قال اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله
مد س مس ÷ اور جب افطار کری پڑہی گئی پیاس یعنی سبب پانی پینی کی اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہی اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم ابو داود و نسائی حاکم نی اللهم انی اسئلک برحمتک التی
وسعت کل شیء ان تغفرلی ذنوبی ÷ مو مس ق ی ÷ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہ سی ساتہہ وسیلہ رحمت
تیری کی وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گہیر لیا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری لئی گناہ میری نقل کی یہہ موقوفاً حاکم و ابن
ماجہ ابن سنی نی قال افطر عندکم قوم قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار
وصلت علیکم الملئکة ÷ ق مص د ÷ پس اگر افطار کری نزدیک ایک قوم کی یعنی ضیافت مین

بیان افطار روزی کا

کہی فطار کرین نزدیک تمہاری روزی دار اور کہاوین کہانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہاری
فرشتی نقل کی یہہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نی ف آداب روزی کی یہہ ہین کہ محفوظ رکہی زبان اور آنکہہ
اور کان کو بری باتون سی اور لایعنی سی پس جسنی نہ چہوڑا جہوٹہہ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش غیرہ نہین
ہی اللہ کو حاجت یہہ کہ چہوڑی وہ کہانا اور پینا اپنا پس کتنی روزہ دار ہین کہ نہین ہی اونکی لئی روزہ سی
مگر پیاس اور بہوک یہہ مضمون حدیثون صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر لڑی روزہ دار سی کوئی پس کہی پناہ
مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی تجہسی مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووے کہی یہہ زبان سی والا دلسی غرض سے
چہپانی کی لئی اور کم کہاوی کہانا بہ نسبت اور دنونکی اور افطار کری پہلی تارونکی نکلنی سے اور پہلی نماز
مغرب کے اور افطار کری خرمای تر پر اگر وہ نپاوی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچہہ نپاوی پانی سی اور
سحر دیر کر کہاوی اگرچہ ساتہہ ثمر کی یا گہونٹ پانی کی ہووے کہ فرمایا ہی حضرت نی فرق ہمارے روزی مین اور
یہود کی روزی مین کہانا سحر کا ہی اور موجب برکت کا ہی اور فرض روزے رمضان کی مین اور سنت پندروین شعبان کا
اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سی کفارہ ایک برس کی گناہونکا ہوتا ہی اور نوین بقرعید کا کہ کفارہ دو برس کے
گناہونکا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینی مین کئی طرح سی آئی ہین مگر اکثر حضرت تیروین چودوین پندروین کو
رکہتی تہی کہ جنکو ایام بیض کہتی ہین سفر اور حضر مین اُنکو ترک نہین کرتی تہی اور حضرت پیر اور جمعرات کو بہی روزہ
رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان دو دنون مین بخشتا ہی اللہ تعالی مسلمانونکو اور اعمال بندونکی اوسپر عرض ہوتی ہین
پس دوست رکہتا ہون مین کہ عرض کئی جاوین عمل میری اور مین روزی سی ہون اور چہہ روزی شوال مین جنکو
ششش عید کہتی ہین فرمایا اونکی حق مین کہ جو کوئی رمضانکی روزے رکہی اور چہہ شوال کی تو ہوتا ہی گویا تمام ما نہ
روزی رکہی کذا فی المشکوۃ و وظایف النبی اور اور بہی روزی حضرت سی ثابت ہوئی ہین بخوف درازگی اسی پر
کفایت کیا بڑی کتابونمین دیکہا چاہئی وَاِذَا اَحضَر الطَّعَامَ فَلْیُسَمِّ اللّٰہَ وَلْیَاکُلْ مِمَّا یَلِیْہِ
خ م ت س ⁂ اِنَّ الشَّیطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِی لَا یُذْکَرُ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ⁂ م
د س ⁂ اور جب آوے کہانا پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی اور کہاوی اوس طرفسی کہ قریب اوسکی ہی یعنی آگے اپنی

سی ساتھہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی مسلم ترمذی نسائی نی تحقیق شیطان حلال کرتا ہی نی اوپر اوس
کہانی کو کہ ذکر کیا جاوی نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی
ف یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور فساد اور
کرنی گناہوں کا کردیتا ہی اوسکو بسبب نہ نام لینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یا درمیان
مین یا آخر مین لیلیا پہر حلال نہین کرسکتا ہی حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہے
مگر اولی یہہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ پہلی لقمہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی
اور دوسرون کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہت ہی خوب ہی اور علماء نی اختلاف کیا ہی بسم اللہ
کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادہ والی نی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہا کی
نزدیک مستحب اور داہنی ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہے اور قہستانی نی لکہا ہی
کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہے اور لوگوں کی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہے
جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہو مثل میوون کی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی اور فقیر
اور مستحب ہی کہ کہانی کی پہلی اور پیچہی ہاتہہ دہو دی اور چکنی ہاتہہ رتہ کہانی کہ مضر ہی اور تین انگلیون
سی کہاوی ساتہہ اعانت چوتہی کی اور اصل درکر اگر درکار ہی پانچوین سی کہاوی نہ انگلی اونکی ہی اور اوسط
اونکی ہی اور چہری کاہی گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی انگلیان اور برتن چاٹ لی
اور دسترخوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس کو مٹی وغیرہ جہاڑ کر کہا جاوی اوسی پر شیطان کی لئی پڑا ہوا نہ چہوڑ دی
اور کہاوی دو زانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر کر اور نہ کہاوی چار زانو اور نہ لیٹ کر اور تکیہ لگا کر
سو کر اور نہ مسند وغیرہ پر تکیہ کر کی بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ تشتری پیالی مین اور نہ عیب
کری کہانی کو اور نہ سونگہی اوسکو اور نہ پہونکی اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوے اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ پیر سیری برتن بتیل تانبی کی مٹی کی اور لکڑی اور مٹی کی برتن مین بہی اچہی کہ قریب ہی تواضع

تواضع کی لیکن وضو کرنا بیتیل تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت ہی ہوا ہی پس یہہ آداب اگرچہ سنن زوائد مین
لیکن طالب کو چاہئی کہ ہر قول اور فعل مین دل اپنا خالی نیت صالحہ سی نرکھی یعنی بجا لانی ان آداب وغیرہ مین
رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکھی تا عادات عبادات ہو جاوین اور
ثواب پاوی اور ضروری ہی کہ طلب حلال کی کری کہانی اور پینی وغیرہما مین اور بہت پرہیز کری حرام اور مشتبہ سی کیونکہ
کہانا اور پینا اور لباس حرام کا ہوتا ہی نہین قبول کیجاتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت اوس سی بنتا ہی
لایق تر ساتہہ آگ کی ہوتا ہی اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہہ ہی کہ کفایت کری اوپر قدر ضرورت کے یعنی
چند لقمی کہاوی کہ قایم رکہین پیٹ اوسکی کو یا تہائی پیٹ کہاوی اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لئی خالی
رکہی اوپر ہرگز زیادہ نکری کہ بہت کہانا برائی دل مردہ ہوتا ہی اور سنگدلی ہوتی ہی اور علوم غیبیہ کی دروازے
بند ہوتی ہین اور رات دن مین ایکبار کہاوی لیکن اگر خوف ضعف کا ہووے تو دونون وقت کچہہ کہاوے
اور بہت پرہیز کری منہمک ہونی سی لذیذ کہانی اور پینی مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کی ہی کہ بری امت
میری کی وہ لوگ ہین کہ غذا دئی جاتی ہین ساتہہ نعمتون کی اور پلتا ہی اوس سی گوشت اونکا اور ہمت اونکی کہانی
اور لباس طرح طرح کی ہین پس یاد رکہہ ان اصول کو اور نہ غافل ہو اوس سی پس تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہین سیر ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی درپی کبہی اور نہین کہائی حضرت نی چپاتی اور نہ بکری بریان اور نہین
حاجت ہی واسطی انسان کی مگر پیچ نکری روٹی خشک کی اور لکڑی کی کہ دفع کری گرمی سردی کو اور گہر کہ رہنی
اوسمین واسطی دفع سردی گرمی کے اور زیادہ اوس سی حساب ہی کہ حساب لیا جاویگا بندہ دن قیامت کے

پس عاقل کو پرہیز چاہئی اسمین مگر واسطی ضرورت دینی اور دنیی کی کما فی وظایف النبی قالوا یا رسول

اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تاکلون متفرقین قالوا نعم قال فاجتمعوا
علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ق د س عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا
کی تحقیق ہم کہاتی ہین اور سیر نہین ہوتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس شاید کہ کہاتی ہو جدا جدا
عرض کیا اونہون نی ہان اسیطرح ہی فرمایا حضرت نے پس جمع ہو تم اوپر کہانی اپنی کی اور یاد کرو نام خدا تعالی کا

برکت کیجا وی کی تمہاری لئی اوسمین نقل کی یہہ ابن ماجہ ابوداؤد نسائی نی ف جمع ہونا اور ذکر کرنا
نام خدا تعالی کا ہر ایک ٹو جب برکت کا ہی اور جو دو نو چیزین جمع ہون برکت زیادہ ہووی کذا ذکر المفسر

وَ اَمَرَ الصَّحَابَۃَ فِی الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَھْدَتْھَا اِلَیْہِ الْیَھُوْدِیَّۃُ اَنِ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ
وَکُلُوْا فَاَکَلُوْا فَلَمْ یُصِبْ اَحَدًا مِنْھُمْ شَیْءٌ مِّنْ ضَرَرِہٖ اور حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونی گوشت
بکری زہر ملائی گئی کی وہ بہیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نی یعنی زینب بیٹی حارث
کی نی یہہ کہ یاد کرو نام خدا تعالی کا اور کہاؤ پس کہایا صحابہ نی یعنی بسم اللہ کہکر پس نہ پہنچا کسی کو اونمین
سی کچہہ یعنی ضرر زہر کا نقل کی یہہ حاکم نی ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد اطلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اوس
گوشت نی از راہ معجزہ سرور عالم صلعم کی خبر دی تہی کذا ذکر المفسر وَفِیْ حَدِیْثٍ مَسِیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ
بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلٰی بَیْتِ اَبِی الْھَیْثَمِ وَاَکْلِھِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِھِمُ الْمَاءَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ھٰذَا النَّعِیْمُ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلَمَّا کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ ھٰذَا
فَضَرَبْتُمْ بِاَیْدِیْکُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ ھٰذَا کَفَافُ ھٰذَا ٭ اور بیچ حدیث قصہ جانی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف گہر ابی ہیثم صحابی کی اور کہانی انکی کہجور تر کو اور
گوشت کو اور پینی انکی پانیکو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی
جاؤگی تم اوس سی یعنی ادای شکر اسکی سی دن قیامت کی پس جب کہ دشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پر فرمایا حضرت نی جسوقت کہ پہونچو تم اور پاؤ تم مانند اسکی کو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو
پس کہو کہ کہاتی ہین ہم ساتہہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کی
جسنی سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمپر اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سی پس تحقیق یہہ کہنا بدلہ ہی
اس نعمت کا اور عہدہ ادای شکر اس نعمت کی سی بر آنا ہی نقل کی یہہ حاکم نی ف حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا
یہہ ہی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہی درخت کہجور کی اور بکریان بہت سی رکہتی تہی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام کی

کی اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تہی اونکی بی بی نے بہت خوشی سی بٹہایا جب ابو ہیثم آئی نہایت
خوشی سی عرض کیا کہ خدا ہو وین تمہر سی ماباپ تیرے اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکر باغ مین اوس نے بیندہ
باغ کو بٹہا کر ہر قسم کی کہجورین حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد اوسکی گوشت بکریکا
تیار کر کر حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش کر چکی یہہ حدیث ان شاء اللہ ابو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ کو
دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ہوگا ہائی تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کر دیا کذا ذکر الفخر

وَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ د ت س حب مس

اور اگر بہول جاوے کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہتا ہون اول کہانی مین اور آخر کہانی مین نقل کی
یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانیکی اور بعضون
نی کہاہی کہ پہلی اگرچہ بعد کہانیکی یاد آوی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَکَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِیْ عَاھَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ ت دق حب مس ی اور اگر کہاوی ساتہہ جذامی کی یا ساتہہ
آفت والی کی کہی کہاتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اوسحال مین کہ اعتماد کرتا ہون خدا پر اور توکل کرتا ہون اوسپر
نقل کی یہہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف ساتہہ آفت والی کی مبتلا ہووی کسی اور بیماری
مین بیماریون لگجانی والیون سے کہ لوگ اونکو باعتبار وہمونکی لگجانی والی گنتی ہین و الا شرع مین کوئی مرض ایک کا
دوسریکو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہہ کہانا درست ہی اور ایک اور حدیث مین
آیا ہی کہ جذامی سی بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس سی جائز ہی
اور ساتہہ کہانا قبیلہ توکل کی سی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہاوی ورنہ نہین تو بچی کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ

الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا
مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا خ عہ پس جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی اور پانی پینی سی یعنی دونون سی ایک کی
اور اوٹہایا جاوی دسترخوان کہی سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت کفایت کی گئی
اور نہ چہوڑے گئی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سے ای رب ہمارے قبول کر حمد ہماری نقل کی یہہ بخاری و چار ون نی ف

نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہیں کی گئی اوس سے یعنی پوری نہیں ہی سبب نہایت واجب ہونے حق اوسکی کے سبب
حاضر ہونے قدرت انسانکی نہ چھوڑی گئی بلکہ ہمیشہ مشغول ہی ساتھ اوسکی باوجود نقصان کیفیت کی اور نہ بے پروائی کے
گئی اوس سے بلکہ ہمیشہ لازم ہی سبب ہی در پے ہونے نعمتوں کی ہر لحظہ ہر لمحہ کذا ذکرہ الفخر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا
وَآوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ ح ہ سب تعریف ہی اوس اللہ کی ہی کہ کفایت کیا ہمکو یعنی سب ضرورتوں
ہماری کو قسم کہانی وغیرہ سے کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو در حالیکہ اللہ تعالی نہ کفایت کیا گیا ہی نہ ناشکری
کیا گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی بندہ اوسکو کفایت نہیں کرسکتا بلکہ وہ سبہوں کا
کافی ہی کذا ذکرہ الفخر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ع ۔ سب تعریف ہے
واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانوں سے نقل کی یہ چاروں نے اور ابن سنی نے الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا د س حب ؛ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی
کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نکلنا کہانی پانی کا حلق میں اور اوسکی لئے جگہ نکلنی کی نقل کی یہ ابو داود نسائی
ابن حبان نے **ف** آسان کیا یعنی سبب پیدا کرنے دانتوں کی چبانے کی لئے اور لعاب کی نرم کرنے کی واسطے اور زبان کے
پہیرنے کی لئے موہنہ میں اور نکلنی کی لئے کذا ذکرہ الفخر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ
مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ د ت ق مس ی ؛ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا
مجکو یہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سے نقل کی یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ
حاکم ابن سنی نے وَإِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ ؛ د
ت ق ؛ اور جب کہاوی کہانا پس چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لئے بیچ اوسکے اور کہلا ہمکو بہتر اس سے نقل کی
یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے فَإِنْ كَانَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ؛ د
ت ق ؛ پس اگر ہووے کہانا دودہ پس چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لئے بیچ اوسکے اور زیادہ کر ہمکو اس سے نقل
کی یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے **ف** معلوم ہوا کہ دودہ سب کہانوں سے بہتر ہی کہ اور کہانوں کی طرح اسمیں
یہ نہ فرمایا کہ اس سے بہتر ہمکو دے کذا ذکرہ الفخر إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ؂ م ت س ی ٭ تحقیق اللہ تعالی البتہ راضی ہوتا ہی
بندی سی اور دوست رکہتا ہی یہہ کہ کہاوی ایکبار کہانا پس تعریف کری خدا کی اوسپر یا پیوی ایکبار پینا پس تعریف
کری اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نی ف اکلۃ جو زبر سی پڑہی معنی اوسکی بیان ہوئی
اور جو پیش سی پڑہی معنی اوسکے نوالہ کی ہونگی کذا ذکرہ الحلی وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ
وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافَاءٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مِنَ الطَّعَامِ وَ
سَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ س حب ص ٭ اور جب دہووی ہاتہہ اپنی کہی سب تعریف ثابت ہی
اوس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہی اور نہین کہلایا جاتا یعنی سب اوسکی محتاج اور وہ کسیکا محتاج نہین احسان کیا ہمپر
پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف امور دین و دنیا کی اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب
انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطی خدا کی در حالیکہ وہ نعمت نہین ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ کی گئی ہی اور نہ ناشکری
کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکی ہین سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ کہلایا ہمکو کہانا
اور پلائی ہمکو پینی کی چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہ اور پہنایا ہمکو ننگی پن سی اور راہ بتائی ہمکو گمراہی سی اور بینا کیا
ہمکو اندہی پن سی یعنی ننگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سی محفوظ رکہا اور بزرگی دے اوپر بہتون کے
اون لوگون سی کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم نی ف نہ بدلہ کی گئی یعنی ساتہہ ادای شکر کی اوسکی مقابلہ مین اسلیئے کہ اللہ تعالی کی انعام احسان کا
کون بدلہ اوتار سکتا ہی نہ ناشکری کی گئی بلکہ ساتہہ مقدور بشری کی شکر اوسکا ادا کرتے ہین کذا ذکرہ الفخر
اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا ؂ مو مص
یا اللہ سیر کیا تونی اور سیراب کیا تونی پس گوارا کر کہانا یعنی ہمارے لئی اوسکا انجام بخیر ہو اور رزق دیا تونی ہمکو
پس بہت دیا تونی اور اچہا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتین اور برکت دی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ

نی دَیدَ عُوا لِاَھلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ﴿م﴾
﴿ت س مص﴾ اور دعا کری کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دی اونکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی
تونی اونکو پس بخش اونکو اور مہربانی کر اونپر نقل کی ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ
اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ﴿م﴾ یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو
اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کی ہیہ مسلم نی ﴿ف﴾ پلا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور یا مراد کہانا
پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونو مراد ہین اولی ہو کذا ذکر الفخر وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبًا قَالَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ ﴿ی﴾ اور جب پہنی
کچہہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی واسطی
اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی تکبر اور
فخر ہی نقل کی ہیہ ابن سنی نی ﴿ف﴾ بہلائی اوسکی یہہ کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب سے
نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی یعنی کپڑا بنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی گرمی
دور کرنی کی لئی پس یہی قصد ہی پہننی مین نہ واسطی تکبر اور فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووی کذا ذکر
الفخر وَاِنْ کَانَ جَدِیْدًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ
﴿د ت س حب مس﴾ اور جو ہووی لباس نیا ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی پگڑی ہو یا کرتہ یا سوا اوسکی
پہر کہی یا اللہ تیری ہی لئی تعریف ہی تونی پہنایا مجکو یہہ یعنی بغیر مشقت میری کی مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اسکی
اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسی برائی اسکی سی اور برائی اوس
چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی نقل کی ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ﴿ف﴾ ذکر کری
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً رَزَقَنِیَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْعِمَامَۃَ اَوْ کَسَانِیْ ھٰذَا الْقَمِیْصَ اسیطرح اور کپڑون کا نام لیکر کہی اسکی
بعد اَللّٰھُمَّ آخر تلک پڑہی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

کپڑا پہننی کا

ت ق مس مص + سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہنایا مجکو وہ جیز کہ ڈہانپتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ

لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ + د ت ق مس + اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجہسی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لئی جو کچہہ کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی یہی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابو داؤد کی ایک روایت مین یہہ بہی آیا ہے اور وہ گناہ کہ پیچہی کئی ہین یعنی اگلی پچہلی گناہ بخشی جاتے ہین وَاِذَا رَاٰی عَلٰی صَاحِبِہٖ ثَوْبًا

جَدِیْدًا قَالَ لَہٗ تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ د مص + اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا اپنا کہی اوسکی لئی پرانا کری تو اور بدلی اسکی دی اللہ کبر اور نقل کی یہہ ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی ف یہہ دعا ہی اسکی درازی عمر اور

فراخی رزق کی اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د + پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد نی ف یعنی عمر تری دراز ہو تو بہت سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِیَابَہٗ فَسَتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِہٖ

اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مص ف + پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون جن کی اور ستر اوسکی کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت بسم اللہ کہی گا جناتین دیکہہ سکینگی ستر اوسکا وَاِذَا ھَمَّ بِاَمْرٍ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لْیَقُلْ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ

وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ

بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ

اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ

بیان نماز استخارہ

ت ق مس مص ÷ سب تعریف ہی اللہ کی لی جسنی پہنایا مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہوں میں ساتہہ اوسکی ستر
اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی ومن
لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ
ما تقدم من ذنبہ ÷ د ت ق مس ÷ اور جو کوئی پہنی کپڑا نیا ہو یا پرانا پس کہی سب تعریف
ہی خدا کی لی جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجہی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لی جو کچہہ
کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابو داؤد کی ایک روایت مین
یہہ بہی آیا ہی اور وہ گناہ کہ پیچہی کی ہین یعنی اگلی پچہلی گناہ بخشی جاتی ہین ÷ واذا رای علی صاحبہ ثوبا
جدیدا قال لہ تبلی ویخلف اللہ ÷ د مص ÷ اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا نیا کہی اوسکی لی پرانا کری تو
اور بدلی اسکی دی اللہ کہہ اور نقل کی یہہ ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی ف یہہ دعا ہی واسطی درازی عمر اور
فراخی رزق کی ابلی واخلق ثم ابلی واخلق ثم ابلی واخلق خ ÷ پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا
کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد نی ف یعنی عمر تری دراز ہو تو بہت
سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکرہ علی ÷ اذا خلع ثیابہ فستر ما بین اعین الجن وعورتہ
ان یقول بسم اللہ مص ف ÷ پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون جن کی
اور ستر اوسکی کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت
بسم اللہ کہی گا جنات نہین دیکہینگی ستر اوسکا ÷ واذا ھم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل
اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر
ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر
لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم
بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل
امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی

بلوغ خلا اور جب قصد کرے کسی کام کا پس چاہئے کہ پڑہے دو رکعتیں سوا فرض کے پھر کہے یا اللہ تحقیق
مین نیکی مانگتا ہون تجہسے اس کام مین ساتہہ مدد علم تیرے کی اور قدرت مانگتا ہون تجہسے او پر پانے خیر کے ساتہہ وسیلہ
قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجہسے مطلب پانے فضل بڑے تیرے کسے پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہے ہر چیز پر اور
نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہے تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہے پوشیدہ
باتون کا یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہے میرے لئے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور
انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لئے اور آسان کر
اوسکو میرے لئے پہر برکت دے میرے لئے اوسمین اور جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہے میرے لئے دین میرے مین
اور زندگانی میرے مین اور انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسے اور پہیر
مجکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لئے بہلائی جہان کہین ہووے پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکے نقل کیا یہہ
بخاری اور چارون نے ف جب قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے نکرنے
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند انکی کے مانند کہانے اور پینے معتبری کے کہ اومین استخارہ نہین چاہئے
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کے مین پس استخارہ پہر کرنا
سے جو بات اسکے حق مین مناسب ہووے اوسپر دل قرار پکڑتا ہے پڑہے دو رکعت اگر دو رکعت سنتون موکدی
اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہے جایز ہے لیکن اولی ہے کہ علحدہ دو رکعت
پڑہے اور جس وقت چاہے پڑہے سوا وقتون مکروہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑہے اور بعض سورتین قل یا اور قل
ہو اللہ ذکر کی ہین اسیطرح احیاء العلوم مین ہے اور اگلے علما سے بہی یہی منقول ہے اور دعا جل آجلی مین لفظ او کا حافظ
ابن حجر نے شک راوی کا لکہا ہے یعنی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا ان تینون لفظون کے عوض عاجل امر ہے
و آجلہ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکہتا ہون اور متردد ہون کرنے نکرنے اسکے مین مثل سفر وغیرہ کے اور جایز ہے
کہ ہذا الامر کیجگہ حاجت اپنی ذکر کرے دل میں یا زبان سے واللہ اعلم کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین ہے کہ کرنے ابتداء
دعا کی ہے اللّٰہم ان کنت تعلم تم ذکر کرے یون کہتا ہے ان کان خیرا فی دینی و معادی و معاشی

وعاقبة امری فاقدره لی ویسره لی ثم بارک لی فیه وان کان شرا فی دینی ومعاشی

ومعاشی وعاقبة امری فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر ورضنی به ح حب

مص اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری
پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر ہووے
یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو
مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی اور راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی نقل
کی یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین بعد انکان کے یون آیا ہی خیرا

لی فی دینی وخیرا لی فی معیشتی وخیرا لی فی عاقبة امری فاقدره لی وبارک لی

فیه وان کان غیر ذلک خیرا لی فاقدر لی الخیر حیث ما کان ورضنی بقدرک

اگر ہووی یہہ کام اچہا میری لئی دین میری مین اور اچہا میری لئی زندگانی میری مین اور اچہا
میری لئی انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور جو ہووے
سوا اسکی بہتر میری لئی پس حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان کہین کہ ہو اور راضی کر مجکو ساتہہ تقدیر اپنی کے

نقل کی یہہ ابن حبان نی اور ایک روایت مین یون ہی خیرا لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة

امری فاقدره لی ویسره لی وان کان کذا وکذا اللهم الذی یرید شرا لی فی دینی

ومعیشتی وعاقبة امری فاصرفه عنی ثم اقدر لی الخیر اینما کان ولا حول ولا قوة

الا بالله ح حب اگر ہووی یہہ کام بہتر میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار
میری مین پس حکم کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور اگر ہووی ایسا اور ایسا اشارہ کرے
یعنی ساتہہ لفظ کذا وکذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہی برا میری لئی دین میری مین اور زندگانی
میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہسی پہر حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان ہووے
نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابن حبان نی اور ایک

روایت ہین یہہ استقدر کہ بقدرتک یون آیا ہی واسئلک من فضلک ورحمتک فانہما
بیدک لا یملکہما احد سواک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام
الغیوب اللہم ان کان ہذا الامر الذی یریدہ خیرا لی فی دینی وفی دنیای وعاقبۃ
امری فوفقہ وسہلہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فوفقنی للخیر حیث
کان ہم * اور مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس
تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتہہ قدرت تیری کی ہین نہین مالک ہی اون دونونکا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو بہت جاننی
والا ہی غیب کے باتون کا یا اللہ اگر ہووی یہہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لئی دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دی اوسکی اور آسان کر
اوسکو اور جو ہووی سوا اسکی بہتر میری لئی پس توفیق دی مجہکو واسطی خیر کی جہان ہووی نقل کی یہہ
بزار نی فان کان زواجا فلیکتم الخطبۃ ثم یتوضأ فیحسن وضوءہ ثم یصلی
ما کتب اللہ لہ ثم یحمد اللہ ویمجدہ ثم یقل اللہم انک تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رایت ان فی فلانۃ ویسمیہا باسمہا خیرا لی فی
دینی ودنیای وآخرتی فاقدرہا لی وان کان غیرہا خیرا منہا لی فی دینی وآخرتی
فاقدرہا لی * مطلب * پس جو ہووی وہ کام یعنی جسکی لئی استخارہ کرتا ہی نکاح پس چاہئی پوشیدہ
کری منگنی پہر وضو کری پس اچہا کری وضو اپنا پہر نماز پڑہی جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لئی پہر چاہئے
کہ تعریف کری خدا تعالی کی اور بزرگی سی یاد کری اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر ہون
مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کے باتون کا پس جو جانتا ہی
تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی کی یعنی بجای فلانۃ کی نام
اوس عورت کا لی کہ جس سی نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لئی دین میری مین اور دنیا

استخارہ نکاح *

دنیا میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور جو ہووی سو اس عورت کی
بہتر اس سی میری لئی دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لئی نقل کی یہہ ابن حبان
حاکم نی ف جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہو سکی پڑہی کر اونی اوکی دو رکعت مین پہلی رکعت مین بعد
الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نے کہا پہلی رکعت مین پڑہی وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ
اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
مُّبِیْنًا اور دوسری مین وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُہُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ وَہُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی
وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور اس حدیث مین دوسری جا جو بلفظ دنیا ی کا نفس مایا تو شاید
اشارہ ہی اسپر کہ دین والی دنیا والی پر بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور بیٹ ہو ہو دین پر
افضل ہی اوس پر کہ خوبصورت ہو اور تقوی نرکہتی ہو کذا ذکرہ علی القاری مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ آدَمَ
اسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَمِنْ شِقْوَتِہٖ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ ف نیکبختی بنی آدم کی سی ہی خیریت
چاہنی اوسکی خدا تعالی سی اور بدبختی بنی آدم کی سی ہی چہوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالی سی
نقل کی یہہ حاکم ترمذی نی ف یعنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہی اللہ تعالی سی جسطرح کہ حدیثون
مین گذری اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ کی
تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورۃ قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہوا وہ شخص
کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالی سی اور ندامت نہ اوٹہای جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہوا جسنی کہ
میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی بیچ سات بار پہر دیکہ طرف
کہ تیری دلمین القا ہو اوسپر جرأت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر ایک دعا ہی اسمین یہ ہی اَللّٰہُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ
وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ یعنی ای اللہ پسند کر میری لئی اور اختیار کر میری لئی جو مناسب

خطبۂ نکاح

جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے کذا ذکرہ الفخر وَرَوٰی [illegible] عقد فخطبتُہٗ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ

وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ

نصیحت

اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ

الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَ

اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا

حاکم

قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ الاٰیۃ بدعہ صحیح + اور جو متصل ہووے نکاح باندہنی کا یعنی جو نکاح
کسیکا باندہی پس خطبہ اوسکا یہ ہی کہ سب تعریف اللہ کی لئی ہی تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد چاہتے
ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی سی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو وہ پس
نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اے لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سی جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پہیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت سی یعنی
ناتا کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپس مین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی تم پر نگہبان یعنی تمہاری سب باتون ہو الدب جانتا ہی
اے لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قایم
رہو اے لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات سیدہی یعنی جہوٹہہ نہ بولا کرو سنوارے گا خدا اوسکی
تمہاری عمل تمہاری بڑہی سا ری آیت نقل کی ہی پیغمبر نے اور حاکم اور ابوعوانہ نے ف باقی آیت
اخیر کی یون ہی وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری گناہ

گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا اور اوسکو پہنچا
بڑا پس یہہ آیتین پڑھکر ایجاب و قبول کری یعنی وہ ایسی یون کہی کہ فلانی عورت نی برابر اتنی روپیون کی نفس
اپنا تیری زنی اور زوجیت مین دیا تو نی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس اس ایجاب قبول کو سنا دو گواہون
کا یہی شرط ہی بغیر گواہونکی نکاح درست نہین ہونیکا اور آیت مین جو فرمایا جسکے نام سی مانگتی ہو آپسمین یعنی
ایک دوسری سی اوسکی نام پاک کا وسیلہ کر مانگتا ہی اور ایک دوسریکو قسم دیتا ہی اوسکی نام بزرگ کی اور
ایک روایت مین بعد لفظ ورسولہ کی کہ شہادتین مین ہی اسقدر زیادہ آیا ہی ارسلہ بالحق بشیرا
ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فانہ
لایضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا : د ٭ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ خدا کی ہین اور رسول
اوسکی بہیجا اونکو ساتہہ حق کی حال یہہ کہ خوشخبری دینی والی ہین اور ڈرانی والی بہیجا اونکو آگی قیامت کی یعنی متصل
اوس سی جو شخص پیروی کری خدا تعالی کی اور رسول اوسکی کا پس تحقیق اوسنی راہ سیدہی پائی اور جو کوئی
نافرمانی کری اللہ اور رسول کی پس تحقیق وہ نہین نقصان پہنچاتا ہی مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان پہنچاتا ہی
خدا تعالی کو کچہہ نقل کی یہہ ابو داودنی اور ایک روایت مین بعد یعنی دعا کی یہہ دعا آئی ہی نسئل
اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع رسولہ ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ
فانما نحن بہ ولہ : مو د ٭ اور مانگتی ہین ہم اللہ سی یہہ کہ کری ہمکو ان لوگون مین سی کہ اطاعت کرتی
ہین اللہ کی اور اطاعت کرتی ہین رسول اوسکی کی اور پیروی کرتی ہین خوشنودی اوسکی کی اور بچتی ہین غضب
اوسکی سی یعنی ان چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہون پس سوا اسکی نہین کہ ہم ساتہہ اوسکی ایمان لائی اور واسطی اوسکی
مطیع ہین نقل کی یہہ موقوفا ابو داود نی ویقول لمن تزوج بارک اللہ لک : خ : : ت : :
: مــ اور کہی واسطی اوس شخص کی کہ نکاح کری برکت دی اللہ تعالی تیری لئی یعنی ولادے نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر : عہ حب حس : اور برکت اوتارے
اللہ اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بہلائی کی نقل یہہ چارون نے اور ابن حبان

بیان پس سب ساتھ بیان نکاح و دنیا و خصیت کا

حاکم نی اور بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ يعنی برکت اوتاری اللہ او پر تیری نقل کی

یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی وَلَمَّا تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ

فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِينِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَأَتَتْ فِيهِ بِمَاءٍ فَأَخَذَهُ وَ

مَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَدْبِرِي فَأَدْبَرَتْ

فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رض فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً

وَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ فَصَبَّ

بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ

بِأَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ مص اور جب نکاح باندہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی

حضرت علے کا ساتہہ حضرت فاطمہ رض کے داخل ہوئے حضرت علے کے

گہر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میرے پاس کہڑے ہوئین حضرت فاطمہ طرف

پیالہ کی کہ گہر مین تہا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کلی

ڈالی اوسمین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگی آ پس آگے آئین پس چہڑکا پانی درمیان سینہ اونکی اور سر اونکی پر

اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان راندی ہوئی سی فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری دنہون نے پس ڈالا پانی درمیان

دونو مونڈہون اونکی کی اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان

راندی ہوئی سی پہر فرمایا لاؤ تم میری پاس پانی کہا حضرت علی نی پس جانا مینی جو کچہہ ارادہ رکہتی ہین

حضرت یعنی سمجہا کہ میری ساتہہ بہی یہی طور کرینگی جو اونکی ساتہہ کیا پس کہڑا ہوا مین پس بہرا مینی پیالہ پانی

پانی سی او ر لایا مین پیالہ حضرت کی پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پہر فرمایا آگی آ پس ڈالا پانی
سر میری پر اور آگی میری یعنی سینہ پر پہر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ دیتا ہون تیری ساتھ اسکو اور اولاد
اسکیکو شیطان راندی ہوئی سی پہر فرمایا پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری مینی پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون میری کی اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ دیتا ہون تیری ساتھ اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندی ہوئی سی پہر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتھ اہل اپنی کی ساتھ نام خدا کی اور برکت کی نقل کی یہہ
ابن حبان نی **ف** خطبہ نکاح حضرت فاطمہ رض کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہا اور ایجاب و
قبول کیا او ر مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ بنا کی حساب سی اکسو چالیس روپیہ ہوتی ہین اور
مہر حضرت کی بیبیون کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی اور بیٹیون کا بہی قریب اسی مقدار کی ہوتا ہی یعنی کچہہ کم
ایک سو چالیس او ر مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار سونی کا تہا کذا ذکرہ الفخر و الشیخ رفیع الدین رح وَاِذَا اَخَذَ
بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا ‹ **د س ص** + اور جب آوی کوئی بی بی
اپنی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد و عورت ایکجا جمع ہو وین یا خریدی بردہ پس چاہی کہ پکڑی بال پیشانی
اوسکی کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابو یعلی نی **ف** گویا یہہ اشارہ ہی اپنی قبضہ و تصرف مین داخل
کرنی کا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد پکڑنی کی یہہ دعا پڑہی تیقظ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
دق س ص مس + پہر کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز
کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوس پر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کی سی کہ پیدا کیا تو نی اسکو اوپر اوسکی نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نسائی ابو یعلی حاکم نی دَكْنُ الذُّ
فِي الدَّابَّةِ وَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ + **د س ص** + اور اسطرح کری بیچ چار پایی کی
اگر گہوڑا وغیرہ خریدی بال پیشانی کی پکڑ کر یہی دعا پڑہی اور کوہان کی بلندی کو ہات اونٹ کی نقل کی یہہ
ابو داود نسائی ابو یعلی نی **ف** یعنی جو اونٹ خریدی بجای بال پیشانی کی بلندی کوہان کی پکڑ کر دعا

دعا پڑہی وکان اذا اشتری مملوکاً قال اللهم بارک فیه واجعله طویل العمر کثیر ا
الرزق ٭ صو مص ٭ اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت
دی باپیری بیچ اسکے اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف
اور کثیر الرزق کی دوسرے معنی یہہ ہین کہ اوسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کماوی کذا ذکرہ الفخر واذا
اراد الجماع قال بسم الله اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا
ع ٭ اور جب ارادہ کری کوئی جماع کا کہی ساتہہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون مین یا اللہ دور رکہہ
ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوس چیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کے یہہ صحاح ستہ مین
ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی یہہ دعا پڑہی پہر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان
اوسکو نہین ضرر کرنے کا کبہی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکے دین پر اور نہین ظاہر ہونیکی مضرت اوسکی اوسکی
حق مین کذا ذکرہ الحصن فاذا انزل قال اللهم لا تجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیبا
مو مص ٭ پس جب منزل ہووی کہی یا اللہ نکر واسطی شیطان کی بیچ اوس چیز کی کہ نصیب سکے تو نے
مجکو حصہ نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی وان اتی بمولود اذن فی اذنیه الیمنی والیسری
د ت ٭ اور اگر پیدا ہووی بچہ اذان دی کان اوسکی مین وقت پیدا ہونی اوسکی نقل کے یہہ ابوداود
ترمذی نی ف مستحب ہے کہ داہنی کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکے ہان بچہ پیدا ہووے پس اذان کہی داہنی کان مین
اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کی ام الصبیان یعنی مرگی اور نواب کی سنت ہے وقت پیدا
ہونے کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اخلاص
بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئے اور تحنیک کی اور علماء نی کہا ہی مستحب ہے کہ بچی کی کان مین کہی
انی اعیذک وذریتک من الشیطان الرجیم کذا قال الفخر ووضعه فی حجره وحنکه بتمرة ودعا
له وبرّک علیه ٭ خ م ٭ اور رکہی اوسکو گود اپنی مین اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور کی اور دعا کری

بیان جماع کا
بیان تولد فرزند کا
کہا

کری اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوسپر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی پس تحنیک ساتہہ کہجور کی سنت ہی وقت پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی اور کچہہ میٹہی چیز لگاوی اور مستحب ہی کہ لگانی والا نیکبخت ہو کذا ذکر الفخر

وَاَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِیَۃِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِہٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْہُ وَالْعَقِّ

اور حکم کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نام رکہنی بچی کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی او کی سی اور ساتہہ دور کرنی ایذا دینی والی چیز کی اوس سی اور حکم کیا ساتہہ عقیقہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ساتہہ دور کرنی چیز ایذا دینی والی کی یعنی سر منڈا دی اور نہلاوی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہے ہی ساتوین دن اوس سے دور ہو وی اور عقیقہ بہی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اور نزدیک امام اعظم کے مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکے کی لئی دو بکری کرے اور لڑکی کی لئی ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بند کی جگہہ سی کاٹ کر پکاوی اور مستحب ہے کہ تہوڑا گوشت شیرین ہی پکاوی اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گہر مین پکا کر اپنی اہل کو کہلاوے

کذا ذکر الفخر و بعلی وَتَعْوِیْذُ الطِّفْلِ اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ

کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ مَتَّخ عہ س ۔ اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمون پورے خدا کی برائی ہر شیطان کیسی اور کاٹنی والے زہریلے کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی مرجاوے اور برائی ہر نظر لگانی والی کیسی نقل کی یہہ بخاری اور چار دن اور بزار نی **ف** پڑہ کر دم کرین یا گلی مین لکہہ کر ڈالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو ان کلمات کر رقیہ یعنی منتر کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تہی ساتہہ ان کلمات کی حضرت اسمعیل

اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بی

اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہئی کہ سکہاوی اسکو لا الہ الا اللہ نقل کے یہہ ابن سنی نے **ف** شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اسکو کلمہ توحید سکہاوے بعد اوسکے یہہ آیت سکہاوی فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ

بیضہ نقصیہ

جب بولنی لگی تعلیم کلمہ

مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الآيَةَ + ی + اور تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کے سی سکہاتی تہی اوسکو یہہ آیت اور کہہ کہ سب
تعریف واسطی خدا کے ہی جسنی نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کی یہہ ابن سنی نے **ف** باقی آیت
یہہ ہی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا یعنی اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی شریک بادشاہت
مین اور نہین ہی اوسکی کوئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑائی بیان کر اوسکی بڑائی بیان کرنا اِضْرِبُوهُ عَلَى
الصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوا فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ی مارو تم فرزند کو اوپر چہوڑنے نماز کے وقت پہنچنے کے
سات برس کی عمر کو یعنی تو عادت ہووی نماز کی اور جدا کر دو بچہونا اوسکا یعنی ماسی اور ہمشیرہ سی اور اور قرابتیون
سی کہ ایک بچہونی پر نہ سویا کرین وقت پہنچنے کے نو برس کی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچنے ستران
برس کے عمر کو پس جب کری یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجا لاوی پس چاہیے کہ بٹہاوی فرزند کو آگی اپنی پہر کہی
نہ گردانی تجہکو اللہ مجہپر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** یہہ اشارہ ہی آیۃ
کریمہ پر إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس آپ نی دعا کی کہ باعث فتنہ کا
نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہووین وَإِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ
أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ + **س د ت مس حب**
اور اگر ہووی کوئی سفر کرنیوالا مصافحہ کری مقیم اور کہی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور
آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کی یہہ نسائی ابو داود ترمذی حاکم ابن حبان نے **ف** مراد امانت
سی مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَأَقْرَأُ
عَلَيْكَ السَّلَامَ + **س** + اور پڑہتا ہون مین تجہپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا و آخرت کی نقل کی
یہہ نسائی نے وَيَقُولُ لِمَنْ يُوَدِّعُهُ أَسْتَوْدِعُكَ أَوْ أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا
تَخِيبُ وَلَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ + **ص طب** + اور کہی مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہی سونپتا ہون مین

بیان دعای رخصت کا

مین بہی یا کہی سونپتا ہون میں تسکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی اوس خدا کو کہ سلامت
رہتے ہین یا نہین ضایع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روایت مین بجای لاتخیب کی لا تضیع
آیا ہے نقل کی یہ ابن سنی و طبرانی نی کتاب الدعا مین وص قال لہ اُریدُ السَّفَرَ
فَأَوْصِنِي قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَإِذَا وَلّٰى قَالَ اللّٰهُمَّ أَطْوِ لَهُ
الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ **ت س ق** ✦ اور جو کوئی کہی مقیم کو کہ ارادہ رکہتا ہون مین سفر کا
پس نصیحت کر مجکو کہی مقیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکر تا کہ عذاب خدا کی نہ بچی تو اور
لازم الله اکبر کہنا ہر بلندی پر پس جب پیٹہ پہیری مسافر کہی مقیم یا الله لپیٹ اسکی لیے دراز راہ کی یعنی قریب کر راہ
اور آسان کر اسپر مشقت سفر کی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ **ت س** جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَ
وَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ **ط** ✦ توشہ دی تجکو الله پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان
کری تیرے لیے بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کے دی جہان کہ ہووے تو نقل کی یہ ترمذی حاکم نی
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہے کری الله تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیرے اور پیش لاوے تیری لیے
بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کی یہ بزار و طبرانی نی **ف** ایک شخص آنحضرت صلی الله علیہ وسلم
کی پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول الله مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ
برکت اوسکے بجای توشہ سفر کی ہو یا مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نی فرمایا زودک الله
التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کری تجکو الله تقوی اوسنی عرض کیا زیادہ کیجی پہر فرمایا
غفر ذنبک پہر عرض کیا اوسنی زیادہ کیجی ماباپ میری فدا تیری ہو وین فرمایا ویسّر لک الخیر حیثما
کنت کذا ذکر الفخر وَإِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ
وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا
تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا **م عہ** ✦ اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کسی کو بری

لشکر پر یا چھوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی اوسکو
بیچ حق ہمراہیون اوسکی کی مسلمانون سی ساتہہ بہلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر رکہنا پہر فرماتے
تہی قصد کرو جہاد کا ساتہہ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک
کان وغیرہ کا فر کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکون کو نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین یون آیا ہے

انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا

وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ‏: د ✦ جاؤ تم برکت ڈھونڈتی ہوئی ساتہہ نام خدا کی اور مدد چاہتی ہوئی ساتہہ خدا کی اور ثابت
رہنی والے اوپر دین رسول خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودہ پیتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت
کرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم لوٹون اپنی کو اور درست کرو معاملت آپسکی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا تعالی
دوست رکہتا ہی نیک کارون کو نقل کے یہہ ابو داودنی ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑنے کی
نہ رکہتا ہو اور صلاح و تدبیر بتانی والا ہو اور جو تدبیر وغیرہ مین شریک ہو مار ڈالی اور نہ عورت کو مگر جو عورت
لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو جائز ہی مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہی چہوٹی لڑکی کا جو اولاد سردار کی ہو اور
احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کرنیکی اوس سی لایق اوسکی کری جیسکہ حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جب قتل کرو اچہی طرح قتل کرو پس اوسکی حق مین یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹون کو اور تصرف نکرنا اوسمین
مگر جو چیز کہانی پینی کی قسم سے ہو کہ رہنی سی بگڑ جاینگے اور حاجت اوسکی رکہتا ہو مضایقہ نہین حصن حصین مین

لاوے لذا ذکرا لفخر فَاِذَا مَشٰى مَعَهُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ ‏: مص

پس جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لشکر کی یعنی رخصت کی ہی فرماتی تہی چلو تم اعتماد کی کی جہرے

اوپر دولت خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نقل کی یہہ حاکم نی وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ

وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ ‏: ر ✦ اور جب ارادہ کرتی کوئی سفر کا ہی یا اللہ ساتہہ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہون مین اور ساتہہ مدد تیری کی حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کی مکر دفع کرنے کی لئی اور ساتہہ مدد تیری کے

چلتا ہے نہیں نقل کی بزار احمد نے دارن سنا ف ان علق او غیرہ فقراء تم رب یذ ف قریش

اماناً من کل سوء * معہ * اور جو ڈرے کوئی دشمن سے کہ آدمی ہو یا سوا اوسکے یعنی مثل درندہ جانور

کی اور بیماری کی اور قرض کی اور جینی ڈوبنی کے اور سوا اسکے پس پڑھنا سورہ لایلاف کا سبب

امن کا ہے ہر برائی سے کہ پیش آئے بسبب دشمن وغیرہ کی یہہ موقوف ہے ف یعنی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے نہیں منقول ہے بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہے کہ وہ اولیاء کبار سے ہیں ابو طاہر سے

روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ارادہ سفر کا رکہتا تہا اور ڈرتا تہا اوس سے پس ابو الحسن پاس حاضر ہو کر میں نے طلب

دعا کی کہ اوس غم سے نجات پاؤں پس ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہے ڈر اور وحشت دشمن کے

طرف سے رکہتا ہے پس چاہیے کہ لایلاف پڑہے کہ وہ امان ہے ہر برائی سے پس ابو طاہر کہتے ہیں کہ میں نے پڑہا اوسکو

کوئی چیز ایذا دینے والی اب تلک مجھے پیش نہیں آئی کذا ذکر الفخر مجرب کہا مصنف نے یہہ عمل

لایلاف کا مجرب ہے فاذا وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فاذا استوی علی ظہرھا

قال الحمد للہ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم

الحمد للہ ثلث مرات اللہ اکبر ثلث مرات لا الہ الا اللہ مرۃ سبحانک انی ظلمت

نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت دت س حب ا مس * پس جب ارادہ

کرے سوار ہونے کا رکاب میں پاؤں رکہے تو قائم مقام رکاب کی ہو کہے بسم اللہ پس جب ٹہیک بیٹہ جاوے

اوسکی پیٹہ پر کہے سب تعریف ہے واسطے خدا کی پاکی ہے اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے اسکو اور نہیں

تہے ہم اسکی طاقت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ رجوع کرنیوالے ہیں پہر الحمد

کہے تین بار اور اللہ اکبر کہے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہے ایکبار پہر کہے پاکی یاد کرتا ہوں تجکو اے اللہ

تحقیق میں نے ظلم کیا نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کی پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی

مگر تو نقل کے یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہے خلاصہ جسکا

یہہ ہے کہ آنحضرت نے سوار ہو کر یہہ آیت وغیرہ پڑہی اور پہر ہنسے حضرت علی نے سبب اسکا پوچھا فرمایا

ابیات سفر

کہ خوش ہوتا ہی رب تیرا اپنی بندی سی او بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رب اغفرلی ذنوبی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہین بخشنیکا سوائے میرا یس حضرت علی نی اسطرح پڑہکر نبی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تہی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون تو سبی عبارت
سی یہہ لگادی کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسرے جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار جلشانہ
کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطرا و ہلاکت کی ہی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہئی اوس سے
غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا تعالی کی ہوکر ہشیار او رباگ کہینچ کر چلے کہ آخرکار سواری چوبی
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوس وقت کو نہ بہولی اور جانی کہ اسیطرح ایک روز اوس سواری پر
جاناہی اپسی کام نکرون کر اوس روز رسوا ہی ہو پس اسمین اشارہ ہی کہ ہرحال مین موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہہ حالت نصیب کر آمین
آمین رب العالمین کذا ذکرہ النخعی فاذا استوی کبر ثلثا وقرء سبحان الذی سخر لنا
هذه الآية وقال اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل
ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب
في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة
المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل والولد واذا رجع قالهن وزاد
فيهن آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون ؛ مدس ت پس جب
سوار ہو جسکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہی سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت اور کہی یا اللہ تحقیق ہم
مانگتی ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور پرہیزگاری اور عمل بہی وہ جو خوش ہووے تو اوس سی یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہمپر اس سفر ہمارے کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہمسی درازی اوسکی یا اللہ تو ہے
یار یعنی نگہبان سب بلاؤن سی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال میرے کا
پیچھی میرے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکھنی کیسی یعنی نقصان

نقصان دیکہنی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائے پہرنی کیسی مال مین اور اہل مین اور اولاد مین
یعنی اس سے بہی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاوٴن اور جب
ارادہ پہرنے کا کری سفر سی پڑہی یہی کلمات اور زیادہ کری آخر اونکی مین ہم رجوع کرنی والے ہین توبہ کرنیوالی
ہین عبادت کرنیوالی ہین پروردگار اپنی کی لئی تعریف کرنیوالی ہین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ترمذی نے

وَإِذَا رَكِبَ مَدَّ إِصْبَعَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ

اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ت س ✣ اور جب سوار ہووے اوٹہاوی انگلی اپنی
یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ رکہہ ہمکو ساتہہ حفاظت
اپنی کے اور پہیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتہہ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لئی زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی

مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَكِبْتُمُوهُ كَمَا أَمَرَكُمُ

اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ا ط ✣ نہین کوئی اونٹ مگر بیچ بلندی
کوہان اوسکی کی شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسی کہ حکم کیا ہے
تمکو خدا تعالی نی یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہو وے پہر خدمت مین لاوٴ اوسکو
واسطی نفسون اپنی کی پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوائے اللہ غالب اور بزرگ کے نقل کی یہہ احمد
طبرانی نی ف جیسی کہ حکم کیا تمکو خدا نی یعنی ساتہہ یاد کرنی نعمت کے اور تسبیح کے بیچ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُونَ سارے آیت کی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کی تمہاری لئی کشتیون اور چارپایون وہ چیز
کہ سوار ہوتی ہو تو کہ بیٹہو اون کی پیٹہون پر پہر یاد کرو نعمت رب اپنی کی جب بیٹہہ چکو اونپر اور کہو تم پاک
ہی اوس خدا کو جسنی تابعدار کیا واسطی ہمارے اسکو اور نہین تہی ہم اسکی طاقت رکہنی والے اور تحقیق ہم طرف
رب اپنی کی پہرنی والے ہین کذا ذکرہ الفخر وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ

بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال م ت س ق • اور پناہ
پکڑتی ہوں سفر کے مشقت سے اور بری حالت پھرنے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی کے یعنی اعمال صالح میں
اور مال اور اولاد میں اور دعا مظلوم سے اور برا دیکھنے سے بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یوں پڑھے
اللّٰھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر آخر تلک نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اللّٰھم بلاغا
یبلغ خیرا ومغفرۃ منک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر اللّٰھم انت الصاحب
فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰھم ھون علینا السفر واطو لنا الارض اللّٰھم انی اعوذ
بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب • ص ی • یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے وسیلہ کہ پہونچاوے
نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور مانگتا ہوں بخشش تجھ سے اور خوشنودی تیری بیچ ہاتھ تیرے کے
بھلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ تو یار ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں یا اللہ آسان کر ہم پر سفر اور لپیٹ
ہمارے لئے زمین یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر سے اور بری حالت پھرنے سے نقل کی یہ ابو
یعلی ابن سنی نے ف بلاغ لغت میں وسیلہ کو کہتے ہیں کہ جس سے کی کرتی ہے آدمی مطلوب اور قرب الہی کو پہونچے
مراد بندگی خدا کی ہے کہ اوسکی سبب سے آدمی نجات پاتا ہے اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے کذا ذکرہ العسلی اللّٰھم
انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی
اھلنا • ت مس • یا اللہ تو یار ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں یا اللہ یار رہ تو ہمارا بیچ سفر ہمارے کے
اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہمارے کی نقل کی یہ ترمذی نسائی نے واذا علا ثنیۃ کبر واذا ھبطا
سبح • خ د مس • اور جب چڑھے پہاڑی پر اللہ اکبر کہے اور جب اترے سبحان اللہ کہے نقل کی
یہ بخاری ابو داود نسائی نے واذا اشرف علی واد ھلل وکبر • ع • اور جب گذرے جنگل پر لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر کہے نقل کی یہ صحاح ستہ میں وان عثرت بہ دابتہ فلیقل بسم اللہ • س مس
ط • اور جو گر پڑے کسیکو جانور اوسکا پس چاہئے کہ کہے بسم اللہ نقل کی یہ نسائی حاکم اور طبرانی نے
ف حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی روایت کی ہے کہ جو غلام

غلام یا لڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات
والارض طوعا وکرہا والیہ یرجعون کذا فی فتح المبین واذا رکب البحر امان من الغرق ان یقول

بیان حفظ کشتی

بسم اللہ مجریہا الآیۃ وما قدروا اللہ حق قدرہ الآیۃ التی فی الزمر یعنی اور جب
سوار ہووے کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تلک کا اور وما
قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تلک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نی ف
پہلے ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتہہ نام خدا کے ہی چلنا
کشتی کا اور ٹہیرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی یہہ بیان حضرت نوح ع کی کشتی کا ہے
منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہیرنا چاہتی بسم اللہ کہکے
ٹہیر جاتی پس اسی لیے حضرت نے اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وما قدروا
اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون
یعنی اور نہ پہچانا کافرون نے خدا کو حق پہچاننی اوسکے کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت
کے اور آسمان لپٹی جاوینگے داہنی ہاتہہ اوسکے مین پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک
کرتی ہین کافر کذا ذکرہ الفخر واذا انفلتت دابتہ فلینادِ اعینونی عباد اللہ + رحمکم

بیان جانور بھاگ جانیکا

اللہ + ص مو ص ع + اور جب بہاگ جاوے جانور کسیکا پس چاہیی کہ پکاری مدد کرو میری اے بندو خدا کی
نقل کیے یہہ بزار نے ابن عباس سی اور ابن ابی شیبہ نے اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا ہے
لیکن موقوفا یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سی رجال الغیب مین یعنی ابدال یا ملائکہ
یا مسلمان جنات ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوے جانور کسیکا جنگل
مین پس چاہیی کہ کہی یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یعنی اے بندگان
خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین مین ہین کہ روکتی ہین اوسکو پس ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جانور
اونکا بہاگ گیا اور وہ یہہ حدیث جانتی تہی اونہون نے یہہ کلمہ کہی سنے الحال اللہ تعالی جانور اوسکا پہیر لایا

كذا ذكره العلى والفخر وان اراد عونا فليقل يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني

ط ÷ اور جو چاہی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسی امر میں چاہیئے کہ کہی ای بندو خدا کی مدد کرو میری ای بندو خدا کی مدد کرو میری

ای بندو خدا کی مدد کرو میرے نقل کی یہہ طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی

کچھہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہہ کہ وہ ایسی زمین میں ہو کہ کوئی انیس وہمنشین اوسکا نہین ہی پس چاہیئے کہ

کہی یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالیٰ کی بندی ہین کہ ہم نہین دیکہتی كذا ذكره العلى والفخر وقد جرب

ذلك ÷ ط ÷ اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہہ امر نقل کی یہہ طبرانی نی ف یہہ قول یاد رکہا ہی مرک شابی

بعض علما ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہے اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشایخ سی روایت کی

گئی ہی کہ یہہ مجرب ہے اس مقدمہ مین اور نزدیک ہی یہہ کہ اسکی فتح مقصود پر كذا ذكره الفخر والعلى واذا اشرف

على مكان مرتفع قال اللهم لك الشرف على كل شرف ولك الحمد على كل حال اصی

اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ واسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی

سے اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کی یہہ حمید ابو یعلی ابن سنی نی واذا رای بلدة يريد دخولها

قال حين يراها اللهم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضين السبع

وما اقللن ورب الشياطين وما اضللن ورب الرياح وما ذرين فانا نسئلك

خير هذه القرية وخير اهلها ونعوذ بك من شرها وشر اهلها وشر ما فيها س

حب مس ÷ اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوسمین کہی جب کہ دیکہی اوسکو

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نے اور ای رب ساتون زمینون کے

اور اوس چیز کی کہ اوٹہایا ہی اونہون نے اور ای رب شیطانونکی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو

اور ای رب ہواؤنکی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی

اور بہلائی شہر والونکی اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی اسکی ہی اور برائی رہنی والون اسکی کیسی اور

برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ داخل

بیان مدد چاہنے کا

بیان بلند جگہ پر چڑھنے کا

بیان شہر میں داخل ہونے کا

داخل ہونا مبارک یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بہلائی شہروالونکی یہہ کہ نیکبخت ہون اور صحبت اونکی باعث بی زرگی کی ہو اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اوسکی برائی اور برائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی ہین نقل کی طبرانی نی وَعِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا طس اور پڑہی وقت ارادہ داخل ہونی شہر کے یا اللہ برکت دی واسطی ہمارے شہر مین پڑہی یہہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوی اسکی اور دوست کر ہمکو طرف شہروالون کی اور دوست کر نیکبخت شہروالونکو طرف ہمارے نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ م ت س ق ا ط مص ✣ اور جب اوتری مسافر منزل مین پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی برائی اوس چیز کی سی پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کریگی پڑہنی والیکو کوئی چیز یہان تلک کہ کوچ کری نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا اَمْسٰى وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ✣ د س مس ✣ اور جب شام کری مسافر اور آوی رات پڑہی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ کی اور برائی اوس چیز کیسی پیدا کی گئی تجہمین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوسچیز کیسی کہ چلتی ہی تجہپر یعنی حیوانات اور جن وانس اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کی سانپ کیسی اور بچہو کیسی اور برائی رہنی والون شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور جنی گئی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کی یہہ ابوداود نسائی حاکم نی وَوَقْتَ السَّحَرِ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ * ص * دَاتِي عَتِيق * اور پچھلی رات کو بھی مسلمانوں سنتی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھہ نعمت اوسکی کی اور خوبی نعمت اوسکی بھی اے رب ہمارے یا رہو یعنی مدد گار ہمارا اور فضل ہم پر کرتا ہوں یہہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابو عوانہ نے

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَاَكْثَرَهُمْ زَادًا * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو سفر میں یہہ کہ ہووے تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت میں یعنی صورت و حال میں اور بہت زیادہ ملو انکا از روی توشہ کے

ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال جمال والا ہو جاوے تو فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيْرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ فَاَكُوْنُ اَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَاَقَلَّهُمْ زَادًا * پس عرض کیا میں ہاں فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے فرمایا پس پڑھ یہہ پانچ سورتیں قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر سورت کو ساتھہ بسم اللہ کی اور ختم کر قرارت اپنی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی سب جگہہ ہونگی کہا جبیر نے اور تہا میں غنی بہت مال والا پس تہا میں کہ نکلتا تہا سفر میں پس ہو جاتا تہا بہت تباہ حال یاروں سی ہیئت میں اور کمتر انسی توشہ میں

ف یعنی باوجود کثرت مال کی بد ہیئت اور مفلس ہو جاتا میں سبب ضایع ہونے مال کی اور سبب بے برکتی کے

فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَكُوْنُ مِنْ اَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِيْ هٰذَا * پس ہمیشہ رہا میں جب کہ سکہلائیں مجھے یہہ صورتیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مداومت کی انکی پڑہنے کی ہوا میں بہتر ان کی سے ہیئت میں اور زیادہ تر ان کی سے توشہ میں یہاں تک کہ پہرتا میں سفر اپنی سی نقل کی یہہ ابو یعلی نے مَا رَاكِبٌ يَخْلُوْ فِيْ

مَسِيْرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَا

ط ف نہین کوئی سوار کہ خالی ہو امور دنیا سی چلنی اپنی مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہہ اللہ کی اور زبان ساتہہ ذکر اوسکی مگر کہ پیچہی اوسکی سوار کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہین خالی ہوتا ذکر اوسکی سی اور مشغول ہوتا ہے ساتہہ شعر کی یعنی شعر پڑہنی اور مانند اوسکے کے یعنی ساتہہ کلام دنیا اور بیہودہ کی مگر کہ پیچہی سوار کرتا ہی اللہ اوسکے شیطان کو نقل کی یہہ طبرانی نی **ف** یعنی جو کوئی سواری کی وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی پیچہی اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار ہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدی سی باز رکہتا ہی و الا شیطان متعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَ فِي حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ بخ ف اور جو ہووے مسافر سفر حج مین پس جب ٹہیری ساتہہ اوسکے سواری اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ نجاعی نی **ف** بیدا نام ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذو الحلیفہ کی جانب مکہ کی فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ع

ف پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہو مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہوں خدمت تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لئی ہی یعنی انعام و احسان بندون پر تیری ہی جانب سی ہی اور ملک تیری ہی لئی ہی نہین کوئی شریک تیرا یہہ صحاح ستہ مین ہے

ف احرام مین کتنی چیزین مکو حرام کرتا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فقہ مین دیکہنی اور قصد کرنیوالی حج کیلئی چاہئی کہ اول طہارت و غسل کری اور کپڑی بن سلی یعنی جو سیونی ہوئی نہ ہون پہنی اور خوشبو بدن کو لگاوی اور دو رکعت نماز پڑہی پہلی مین الحمد اور قل یا اور دوسری مین الحمد قل ہو اللہ پڑہی کہ یہہ سنت ہی بہ نیت احرام کی کری اور اگر بدون نماز کی بہی احرام باندہی جائز ہی لیکن مکروہ اور بعد نماز کی لبیک کہی اور بعد اوسکی ہمیشہ کانیات پر درود بہیجی اور لبیک کہنی بعد نماز کی ہمارے نزدیک سنت ہی اور فرض احرام کی دو ہین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکی اور ہو اور سوا انکی اور چیزین سنت ہین یا مستحب اور لبیک کہنی سارے حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہے تین بار کہے کم نہ کہی اور زبان ہی کی رسی کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

بیان حج کا

بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ ۔ موعه ۔ حاضر ہوں میں خدمت
تیرے میں حاضر ہوں میں خدمت تیری میں اور مستعد ہوں عنایت پر اور بہلائی ہاتہوں تیرے میں ہی یعنی قبضہ قدرت اور تصرف
تیری میں حاضر ہوں خدمت تیری میں اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری جزا دینے میں حاضر
ہوں خدمت تیری میں نقل کی یہہ موقوفاً مسلم اور چاروں نے لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ۔ س ق
حب مس ۔ لبیک کہتا ہوں اے معبود برحق لبیک نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَإِذَا
فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْفَاهُ مِنَ النَّارِ ۔ ط ۔ اور جب فراغت
پاوے لبیک کہنے سے مانگے خدا تعالی سے بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگے اوس سے آزادگی آگ سے نقل کی
یہہ طبرانی نے ف چنانچہ حدیث شریف میں یہہ دعا آئی ہے پڑہے بلکہ بعد ہر لبیک کے پڑہنا اسکا سنت ہے
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّي فِي دَارِ الْقَرَارِ وَأَنْ تُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ كذا ذكر الفخر وَإِذَا حَاذَتْ
كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ ۔ خ ۔ پس جب طواف کرے جب کہ آوے رکن اسود کے پاس تکبیر کہے نقل کی یہہ بخاری
نے ف جہاں فقط رکن مذکور ہوتا ہے اوس سے رکن اسود ہوتا ہے یعنی حجر اسود پس جب روبرو آوے اوسکے
بسم اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کرے پھر جب ایک دورہ کر چکے کہ اوسکو
شوط کہتے ہیں اسیطرح کرے پس ساتہ شوط یونہی ادا کرے اور جب تکبیر کہے دونو ہاتہ کندہے تلک اوٹہا کر ہتیلیاں سامنے
حجر اسود کی کرے پھر بوسہ دے اور طور بوسہ کا یہہ ہے کہ دونو ہاتہ حجر اسود پر رکہہ کر درمیان اونکے مونہہ رکہکر بوسہ
دے مگر اسطرح کہ آواز نہ آوے اور جو مونہہ سے نہیں دیسکتا ہے ہاتہ لگا کر چومے جو یہہ بہی نہ ہوسکے تو لکڑی وغیرہ
لگا کر اوسے چومے یہہ موافق تصریح حدائے کے ہے اور جو یہہ بہی نہ ہوسکے دونو ہاتہوں سے اوسکی طرف اشارہ
کرے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار یوہیں کرے کذا ذکر الفخر

وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۔ د س حب مس ک ۔ اور کہے درمیان دونو رکنوں کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی
اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم نے ف

کعبہ کی چار کونی ہیں دو کو عراقی اور شامی کہتی ہین اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبھے ان دونون کو بہے
رکنین یمانین کہتی ہین یہان ہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کی ہین کذا ذکرالفخر
وَکَذَالِکَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْحَجَرِ ٭ مو مص ٭ اور اسیطرح یعنی ربنا پڑہی درمیان رکن اسود کی اور حجر کے
نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف حجر کہتی ہین کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کے ہی اسکے یہہ دیوار
کعبی کی تہی سب اسکو پڑہی چہوڑ کر دوسری دیوار کعبی کی تیار کی ہی حجر بطور آدہی دایرہ کے ہی بقدر انیس گز کی کذا ذکر
الفخر وَفِی الطَّوَافِ مس اَوْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ ٭ مو مص اور پڑہی طواف
مین نقل کی یہہ حاکم نی یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کی نقل کے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف یعنی
حاکم نی مطلق طواف مین آگی کی دعا پڑہنی روایت کی ہی اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن اسود اور
مقام ابراہیم کی اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ
مس مو مص ٭ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تونی مجکو اور برکت دی میرے لئی اوسمین اور
خلیفہ ہو یعنی نگہبان ہو میرے ہر چیز میری کی کہ غایب ہے ساتہہ بہلائی کی نقل کی یہہ حاکم نی اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مو مص
نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی بادشاہت ہی اور اوسکی واسطے
تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ایک روایت ابن ابی
شیبہ کی مین یہہ کلمہ پہلے دعا کی ساتہہ زیادہ ہی فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلَی الْمَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ
فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی
رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٭ پس جب
فراغت پاوی طواف سی آوی طرف مقام ابراہیم کی پس پڑہی یہہ آیت اور کرے مقام ابراہیم کو
جا نماز اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین
قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ ف مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیم ع نی اوس پر

کہڑی ہوکر لوگونکو بسبب حکم الہی کی حج کی لئی پکار اتہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ کی
مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگوں مین ساتہہ حج کے او سپر نشان قدموں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی اسلامی
کبہی کے ایک سپہری پتہر ہی پس اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ اسکی اور کعبہ کی بیچ مین ہوجاے اور یہ دو رکعت
ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہ جگہ کہ اس نماز کے لئی بیان ہوئی
افضل ہی اگر اور جگہ بہی پڑہی جائز ہی کذا ذکرہ النحر ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ
الْبَابِ اِلَی الصَّفَا ۔ پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کے پس چومی اوسکو یعنی بوسہ یا ہاتہہ وغیرہ
سی چہوی پہر نکلی دروازہ مسجد کیسی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کی ف سنت یہی کہ بعد طواف بقصد سعی
کی صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی وسعی وعدہ کرنی ماندگی کی اگر تاخیر
کری مضایقہ نہین کذا ذکرہ النحر فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ
بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا حَتّٰی رَاَی الْبَيْتَ ۔ پس جب قریب ہوی صفا کی پڑہی یہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیوں خدا کی سی ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی ساتہہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عز وجل
نی ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ ذکر صفا کی پہر چڑہی صفا پر یہان تک کہ دیکہی خانہ کعبہ کو ف اگلی زمانہ مین خانہ
کعبہ کا صفا پرسی معلوم ہوتا تہا اب بناء حرم سی چہپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پرسی اگر دروازہ حرم کا
کہلا ہو تو بعض جز کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ النحر فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ ۔ پس مونہہ
کری قبلہ کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہی اور دونو
ہاتہہ بلندی تلک بطور دعا کی اوٹہاوی کذا ذکرہ النحر وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندی اپنی کی

اپنی کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا **ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ قریب بارہ
ہزار کے کفار سوائے یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا مشہور عالم کی کرتی تہی
اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملایکہ کو انپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہ کلمہ احتمال ہی کہ سوائے توحید
و تکبیر کے فرماتی ہون یا ہی بیان اوس توحید و تکبیر کا ہو کذا ذکرہ العلی ثُمَّ یَدْعُو بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَقُولُ
مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پہر دعا کری درمیان مین اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار **ف**
یعنی کلمہ وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ
سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی + پہر اوتری صفا سی اور قصد کری مروہ کا یہانتلک جب اوتریں دونو پانو
اوسکے بیچ نشیب نالی کی دوڑے یہانتلک کہ جب چڑہی چلا اپنی چال **ف** یعنی جب پستی نالی کی یعنی میدان
چڑہنی لگی سعی موقوف کری اور آہستہ چلے اور یہ پستی بلندی اگلی زمانی مین تہی اب برابر ہے مگر جا بجا ہی کہ سعی کی
نشانی نہادی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتی ہین پس اوس جگہہ سعی کری اور ادائے سنت کی ہی کذا ذکرہ الفخر
حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا + [illegible] + یہانتلک کہ
جب آئی مروہ پر کری مروہ پر جیسا کہ کیا تہا صفا پر نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے
ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہوکر تکبیرات وغیرہا کہی پہر مروہ سی اوترکر صفا کو جاوے اور اسیطرح سعی کرے
سات بار یوہنین کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دو شوط یہ سات بار
سعی کری ہو واجب ہے کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہے کَانَ اِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلٰثًا وَیَقُولُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ
ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَیَدْعُوْ فِیْمَا
بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ
مِنْ سَعْیِهٖ + مؤطا ص + اور جب چڑہی صفا پر تکبیر کہی تین بار اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک اوسکا اوسیکی ہی بادشاہت ہی اور اوسیکی ہی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کری یہہ

یعنی تین بار تکبیر کہنی اور ایکبار کلمہ پڑھنا سات بار پس ہونگی تکبیریں اکیس ۲۱ بار اور کلمہ سات بار اور دعا کری
درمیان اسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑھنی ہی اور مانگی خدا تعالی سی پہر اترے صفا سی پس جب
چڑہے مروہ پر کرے جیسا کہ کیا تہا صفا پر یہانتک کہ فراغت پاوے سعی انیسی نقل کی یہہ موقوفا موطا نے
اور ابن ابی شیبہ نے وَ یُکَبِّرُ عَلَی الصَّفَا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ
حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ ط اور دعا کرے صفا پر یا اللہ تحقیق تونے فرمایا ہے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا دعا تمہاری
اور تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدے کو اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے کہ جیسے کہ ہدایت کیا تونے مجکو واسطے
اسلام کی نہ نکالیو اسکو مجھسے یہانتک کہ مارے تو مجکو اس حال میں کہ میں مسلمان ہوں یہہ موقوف ہوگا
مین ہی وَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ مو مص اور پڑہے
درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے
وَ اِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَ کَبَّرَ م د اور جب چلے طرف عرفات کی لبیک کہی اور تکبیر نقل کے
یہہ مسلم ابو داود نے ف یعنی کبھی لبیک کہی راہ میں اور کبھی تکبیر لیکن علما نے لکہا ہے کہ لبیک کہنی سنت ہے
اور تکبیر کہنی جایز کذا ذکرہ الفخر وَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَ خَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِیُّوْنَ
مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ت
ف اور بہتر سب دعا کی دعاؤں عرفہ کی ہے اور بہتریں اوس چیز کا کہا میں نے اور سب انبیا نے کہ پہلی
مجھسے تھے یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر نقل کی یہہ ترمذی نے
اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَ دُعَاءِ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ
وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَ فِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَ شَرِّ مَا یَلِجُ فِیْ

اللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِهَا قَلْبِي وَبِهِ الرُّوحِ * مس * بہت دعا میری اور دعا نبیاں کی پہلی مجہسی ستے

دن عرفہ کی یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یا اللہ کر دل میرے

مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا اللہ کہول میری لیئی سینہ میرا اور

آسان کر میری لئی سب کام میری اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری دسوسون سینہ کیسی اور پراگندگی

کام کیسی اور فتنہ قبر کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون تہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی

رات مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی دن مین یعنی قسم موذیات سی اور برائی اوس چیز کیسی

کہ چلاوین اوسکو ہوائین یعنی شیاطین وجنات نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** کلمہ کو دعا اسلئی فرمایا

کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہی کنایۃً اور علامت شرح صدر کی حدیث شریف مین یہہ آئی

کہ بیزاری ہو دنیا سی اور رجوع ہو طرف دار الخلود کی اور مستعد ہووی موت کی پہلی آنی اوسکی ہی اور مراد پناہ دسوسون

سینہ کیسی پناہ اون چیزون سی ہی کہ باعث وسواس کی ہون یعنی نفس وشیطان اور پراگندگی کام کے

یعنی پراگندگی امر دین کی بسبب مشغول ہونیکے ساتہہ امور دنیا کی اس سی ہی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا یعنی

حیرانی جواب منکر ونکیر کیسی کذا ذکر الفخر وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ * مس * اور لبیک

کہنی عرفات مین سنت ہی نقل کی یہہ نسائی اور حاکم نی **ف** یعنی پہلی وقوف کی اور بعد وقوف کی رمی

جمار تلک لبیک کہنی سنت موکدہ ہی والا ہر جا مین بعد احرام کی مستحب ہی لیکن شروع احرام مین

واجب ہی کذا ذکر بعضی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّمَا الْخَيْرُ

خَيْرُ الْآخِرَةِ * مس * اور جب توقف کری عرفات مین اور کہی حاضر ہون خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون

خدمت تیری مین کہی بعد اوسکی سوا اسکی نہین کہ بہلائی بہلائی آخرت کی ہی نقل کی حاکم نی اور طبرانی نی اوسط مین فَإِذَا

صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَدْفَعُ يَدَيْهِ * مس * پس جب نماز پڑہی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین

اوٹہائی ہاتہہ اپنی **ف** عرفات مین عصر کی نماز ظہر کی ساتہہ پڑہ لیتی ہین اور اوسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی ہین

یعنی ٹہرتی ہین کہ یہہ وقوف فرائض حج سی ہی بعد دوپہر ڈہلنی تاریخ نوین کی تمام شب دسوین تک اس وقت

وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بہی اسمین وقوف کریگا فرض سہو جاویگا اور سنت یہہ ہی کہ بعد غروب کے
وہان سی یہہ ہی کذا فی کرا الفجر ويقول الله اكبر ولله الحمد الله ولله الحمد الله اكبر ولله
الحمد لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد اللهم اهدني بالهدى
ونقني بالتقوى واغفر لي في الآخرة والاولى ثم يرد يديه فيسكت قدر ما يقرأ
انسان فاتحة الكتاب ثم يعود فيرفع يديه ويقول مثل ذلك مصفى ✤ اور کہی اللہ بہت بڑا ہے
اور اللہ کی ہی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی حمد اوسیکی لئی تعریف ہے
یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کیسی بسبب تقوی کی اور بخش مجکو آخرت
مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوئی ہین بخشدی پہر چہوڑ دی ہاتہ اپنی پہر چپکا رہے
دعا پڑہتی سے مقدار پڑہنی آدمی کی الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی بس اوٹہا دی ہاتہ اپنی اور کہی مانند
اوسکے یعنی دعا وغیرہ پڑہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی واذا نجح واتى المشعر الحرام
استقبل القبلة فدعاه وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا
دس ق عو ✤ اور جب پہرے عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر موہنہ کری قبلہ کیطرف پس دعا کری
خدا تعالی سی اور ساتہہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کی یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی یہان تلک کہ روشن ہووے صبح خوب نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے
ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین کہ سنت مؤکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول
وقت پڑہ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی وقوف کرتی ہین یعنی مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہے اگرچہ
ایک ساعت ہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق
سی طلوع آفتاب تلک ہے اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکرا الفجر ولم يزل يلبي حتى رمى
الجمرة اى جمرة العقبة ❀ ع ✤ اور ہمیشہ لبیک کہتا رہی یعنی احرام کی دن سی جگہون مقرر پر یہان

یہان تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہہ صحاح خمسہ مین ہے ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین
مگر اب نام اون مناروںکا ہو گیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرۂ اولی جسکو جمرۂ دنیا بھی کہتی ہین اور
دوسرے جمرۃ الوسطی اور تیسرے جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہے دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین
یعنی کنکر مارتی ہین اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینونکو رمی کرتی ہین
اور تیرہوین کو بھی رمی کرتی ہین اگر وہان رہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَمَى الْجِمَارَ فَاذَا اَتَى الْجَمْرَةَ
الدُّنْيَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ خ س * اور جب جاہی سنگریزہ مارنے یعنی تینون
مناروں پر گیارہوین بارہوین تاریخ پس جب آوی جمرہ دنیا پر پہینکی اوسپر سات کنکر یعنی بقدر دانہ باقلا کی
تکبیر کہتا جاوے یعنی ہر کنکر کی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ د مد مس ق صعص
یا تکبیر کہی ساتھہ ہر کنکر کی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ
فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى
كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُو
وَيَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خ س * پہر آگے
بڑہی تہوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس اتری زمین نرم مین پس کہڑا ہووی مقابل قبلہ کی کہڑا ہونا دراز
پس دعا کری اور اوٹہاوی ہاتہہ اپنی پہر رمی کری جمرۃ الوسطی پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے
بائین طرف پس داخل ہووے زمین نرم مین اور کہڑا ہووے سامنی قبلہ کی کہڑا ہونا دراز پس دعا کری اور اوٹہاوی
ہاتہہ اپنی پہر پہینکی سنگریزی جمرۃ العقبہ پر نشیب نالہ کی مین سی اور نہ ٹہیری نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بخاری
نسائی نی ف جمرہ دنیا کی آگی دیر تک ٹہرنا مستحب ہے چنانچہ بعضی روایت مین اتقدر پڑہنی سورہ
بقرہ کی آیا ہی پس کہڑی ہو کر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر و تہلیل و تسبیح کری اور درود پڑہی اور کمال حضور اور
خشوع سی دعا اپنی لئی اور والدین کی لئی کری تو بخشش چاہی اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کی نہ ٹہیری پہلی دن
اور نہ دوسری تیسری دن اور دعا کرنی مین خلاف ہی بعضی کہتی ہین ٹہیرے نہین چلتی ہین دعا

مقرر کیا جا دی اور بعضی مطلق دعا کرنی منع کرتی ہین کذا ذکرہ الفخر ** ویستبطن الوادی حتی اذا فرغ

قال اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا ** مص مص مص ** اور داخل ہووے شیب نالی مین

یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی نیچی میدان تلک جب فراغت پاوی پڑہی یا اللہ کر حج ہماری کو حج مقبول اور گناہ

ہماری کو گناہ بخشا گیا نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نی ور موقوف ہی اونپر **ف** حج مبرور اسکو کہتی ہین جسمین

گناہ اور خیانت نہ ہو کذا ذکرہ الفخر ** ویقف عند الجمرات کلھا ویدعو ولیس فیہ شیء موقت ** اور دعا کری پاس

ہر جمرات کی اور نہ مقرر کری کوئی دعا یعنی جو چاہی مانگی نقل کی ہے موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** اس حدیث

سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بہی دعا کری اگرچہ بغیر ٹہیری کی ہو ** فاذا ذبح سمی وکبر و

وضع رجلہ علی صفاحھا ای عرض عنقہ ** ع ** اور جب ذبح کری قربانی بسم اللہ و اللہ اکبر کہی پاوں رکہی

پانو اپنا اوپر صفاح اوسکی یعنی چوڑا ئو گلہ قربانی کی ہے صحاح ستہ مین ہی ** ویقول فی الاضحیۃ

بسم اللہ اللھم تقبل منی ومن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ** م د ** اور کہی وقت

ذبح قربانی کے ذبح کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجہسی یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیاں انکی نقل کی ہے مسلم ابو داود نی **ف** اگر نام اللہ تعالی کا ذبح کی وقت

قصدا ترک کری وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہی

اور دعائیں کہ مذکور ہوتی ہین اونکی پڑہنا اونکا کذا ذکرہ الفخر ** انی وجھت وجھی للذی فطر

السموات والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی و

نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین

اللھم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر ثم یذبح ** د ق مس ** تحقیق مینی متوجہ کیا مونہہ اپنا واسطی اس

ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال یہ ہے کہ مین ہون دین ابراہیم پر ہون توحید کرنے والا اور

نہین ہون مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطی خدا

پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سی

بیان قربانی کا

سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجہسی ہے یعنی تیری عطا سی ہی اور تیری ہی لئی ہے یعنی تیری رضامندی کے لئی
کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کری نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ
حاکم نی وقال صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ قومی الی اضحیتک فاشہدیہا فانہ یغفر
لک عند اول قطرۃ من دمہا کل ذنب عملتہ وقولی ان صلاتی ونسکی الی آخرہ قال
عمران قلت یا رسول اللہ ہذا لک ولاہل بیتک خاصۃ قال بل للمسلمین عامۃ حص
اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹہہ طرف قربانی اپنی کی پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق
بخشا جاویگا واسطی تیری نزدیک اول قطری کی گری خون اوسکی سے ہر گناہ کہ کیا ہی تو نی اور پڑہ یہہ آیت وقت
ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تلک کہا عمران صحابی نی کہ عرض کیا مینی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری ہی
اور اہل بیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کر یعنی یا امت آپکی بہی اسمین شریک ہی فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانون کی
لئی ہی یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کی یہہ حاکم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورتکی لئی بہی سنت ہی
اپنی قربانی پر حاضر ہونا فان کانت بدنۃ فلیقمہا ثم لیقل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہم منک ولک ثم لیسم اللہ ثم لینحرہ وان کانت عقیقۃ فعل کالاضحیۃ
صو حص پس جو ہووی قربانی اونٹ پس چاہئی کہ کہڑا کری اوسکو پہر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ
یہہ تجہسی ہے اور تیرہی لئی ہی پہر بسم اللہ کہی پہر نحر کری اور جو ہووی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی کے
یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسیطرح پڑہی نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی **ف** نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک
کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہے اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو
کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدائش لڑکی کی سر مونڈتی وقت کذا ذکرہ المصطفی ویسمی علی
العقیقۃ کما یسمی علی الاضحیۃ بسم اللہ عقیقۃ فلان موص + اور بسم اللہ کہی عقیقہ پر
جیسیکہ بسم اللہ کہی قربانی پر اسطرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی
واذا دخل البیت کبر فی نواحیہ خ د ہ وفی زوایاہ د + اور جب داخل ہووے خانہ کعبہ مین

تکبیر کہی بیچ چارون کونون اوسکی کی نقل سے یہ بخاری ابو داود نی اور بیچ کونون کعبی سے روایت سے
یہ ابو داود نی دَعَا فِي نَوَاحِيهِ فَإِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ ؛ ص س اور
دعا کری بیچ سب کونون کعبی کی پس جب نکلی پڑہی سامنی کعبی کی دو رکعتین نقل سے یہ مسلم نسائی سنے
وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ فصل
بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى متفق علیه اور داخل ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی مین
اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کی یعنی
تا لوگ بہیڑ نہ کرین اور ٹہیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین پس پوچہا مین یعنی ابن عمر نی بلال سی جس وقت کہ
نکلی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کعبہ مین ٹہیر کر پس کہا بلال نی کیا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک ستون بائین طرف اپنی اور دو ستون دائین طرف اپنی اور تین ستون پیچہی اور تہا کعبہ اوس دن
اوپر چہہ ستونون کی یعنی اب تین ستون مین پہر نماز پڑہی نقل کی یہ بخاری مسلم نی وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى
حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى إِذَا أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب داخل ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ کعبہ اوسوقت بیچ اوپر چہہ ستونونکی تہا پس گئی آنحضرت یعنی طرف دیوار
کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی یہان تلک کہ جسوقت ہوئی درمیان اون دو ستونونکی کہ قریب تہی دروازہ
کعبی سے یعنی سامنی دروازی کی تہی بیٹہی پس تعریف کی خدا تعالی سے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سی
اور بخشش چاہی اوس سی پہر کہڑی ہوئی یہان تلک کہ جسوقت آئی اوس چیز کو کہ سامنی تہی پشت کعبی کی طرف یعنی دیوار
پشت کعبی کی سامنی دروازہ کعبی کی ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فَوَضَعَ وَجْهَهُ

وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ
الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ ؛ س ؛ پس کہا مونہہ اپنا اور رخسارہ
مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سی اور بخشش چاہی اوس سی
پہر پہری طرف ہر کونی کی کونون کعبی کیسی پس متوجہ ہوی طرف ہر کونی کی ساتہہ تکبیر کہنی سے اور لا الہ الا اللہ
پڑہنی کی اور سبحان اللہ پڑہنی سے اور ثنا کرنی سے اللہ تعالی پر اور مانگنی حاجتوں کی اور بخشش چاہنی کی پہر باہر
نکلی پس پڑہیں دو رکعتیں سامنی دروازہ کعبی کی پہر پہری طرف مکان کی نقل کی یہہ نسائی نی فَإِذَا شَرِبَ
مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا
فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللهَ إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ ؛ ق مس
اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس مونہہ کری کعبی کی طرف اور بسم اللہ کہی اور تین دم لی یعنی تین دم میں پیوے
اور ہر دم میں برتن مونہہ سی جدا کری اور سیراب ہووے اوس سی یعنی بہت پیٹ بہر کر پیئے کہ کوکہیں تن جاویں پس
جب فراغت پاوے پس تعریف کری خدا تعالی کی تحقیق نشانی فرق کی درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے
یہہ ہی کہ سیراب نہیں ہوتے ہیں وہ زمزم سی نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نے ف یعنی علامت مومنین کی یہہ ہے
کہ یہہ پانی پیٹ بہر کر پیتی ہیں اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہیں پیٹ بہر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام کوئیں
کا ہی اٹہتیس گز کا فرق کعبی سی رکہتا ہی اول حضرت جبریل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے
لئی پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہود کر کوان بنایا پہر اٹ گیا تہا عبد المطلب نے صاف کیا پس پانی اوسکا سب
پانیوں پر افضل ہے بلکہ بعضوں نے آب کوثر پر افضل کہا ہی کذا ذکر الفخر ؛ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ؛ م
فَإِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذًا أَعَاذَكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ
لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا
نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ؛ مس ؛ اور پانی زمزم کا واسطی اوس چیز کی ہی پیا جاوی واسطی

بیان آب زمزم

اوسکے یعنی حسن نیت سی ہووی حاصل ہو پس جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ شفا چاہتا ہو ساتھہ اوسکی شفا دی
تجکو اللہ اور جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ پناہ چاہنی والا ہووی پناہ دی تجکو خدا اور جو پیوی تو اوسکو
کہ بجھاوی تو پیاس اپنی بجھاویگا خدا پیاس کو اور تہی ابن عباس جب پیتی پانی زمزم کا کہتی یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اوروںکو وہ علم معرفت اور علم کتاب و سنت کا ہی کہ باعمل
ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کی یہہ حاکم نی وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ
الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا
سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ
فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور جب کہ آئی پیشوا اہل اسلام کی کہ نام اونکا عبد اللہ بن مبارک ہی کوئین زمزم پر اور چاہا اوس سے پانی
پینا پہر متوجہ ہوی قبلہ کی طرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال نی یعنی اپنی استاد نی روایت کی ہمکو محمد بن
منکدر سی کہ روایت کی جابر سی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا
واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی اوسکی اور یہہ پانی پیتا ہون مین اسکو واسطی پیاس بجہنی دن قیامت کے
پہر پیا کہا مصنف نی کہتا ہون مین کہ یہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد اللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن
مبارک مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ نہوتا تو مسلم
حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بہی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نے بیچ صحیح بخاری کے
پس صحیح ہوئے یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونے سند کی شکر اللہ تعالی کا ف عبد اللہ بن مبارک ہی عابد
زاہد بزرگ محدث شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ کی ہین وَاِنْ كَانَ سَفَرُهُ غَزَاةً اَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ
عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ د ت ن حب مص عو ۔ اور جو سفر ہووے

ہووی سفر جہاد کا یا ملی دشمن سی کہی یا اللہ تو ہی مدد کرنی والا اور مددگار میرا ساتہہ مدد تیری کی حیلہ کرتا ہون مین
یعنی دشمنونکی مکر کی دفع کی ہی اور ساتہہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کے
یہہ ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ید س ۞ ای پروردگار میری ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین اور ساتہہ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہی بچنا گناہ سی اور نہ قوت لڑنیکی مگر ساتہہ قوت تیری کی نقل کی یہہ نسائی نے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَاصِرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ عو ۞ یا اللہ تو مدد کرنیوالا میرا ہے اور مددگار میرا
اور ساتہہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کی یہہ ابو عوانہ نی وَاِذَا اَرَادُوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَانْتَظَرَ الْاِمَامُ
حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ۞ اور جب ارادہ کرین لوگ
ملنی دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کری سردار یہان تلک کہ ڈہلی آفتاب پہر کہڑا ہووے امام یعنی خطبہ کی لیی
اور رغبت دلانے کی لیی لڑائی پر پس کہی ای لوگون نہ آرزو کرو ملنی دشمن کی یعنی آرزو لڑائی کفار کی مکر دکہہ یہہ بات نکلتی
ہی اور وہ منع ہی وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا ۞ اور مانگو اللہ تعالی سی عافیت پس جب
ملو تم اونسی پس صبر کرو **ف** یعنی اچہا نا اگر لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور نہ بہاگو سیلئی کہ یون چاہیی کہ اللہ تعالی
سی بلا نہ مانگی اور جو بلا نازل ہووی تو صبر کری وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ق ۞ اور جانو تحقیق
بہشت نیچی سایہ تلوارونکی ہی **ف** مراد یہہ ہی کہ بہشت حاصل ہوتی ہی سبب مارنے تلوارونکی لڑائی کفار کی مین
خواہ شہید ہووی یا غازی ہو ثم قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ
اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م ۞ پہر پڑہی یہہ دعا یا اللہ اوتارنی والی کتاب کے اور چلانیوالے ابر کے
اور شکست دینی والے کفار کی گروہونکی شکست دی اونکو اور مدد دے ہمکو اونپر نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نے
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ
اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ خ م ۞ یا اللہ اوتارنی والی کتابکی جلدی لینی والے حساب کی شکست دے کفار کی گروہون کو
یا اللہ شکست دے اونکو اور ہلا اونکو یعنی ثابت مقابلہ مین نہ رکہہ اونکو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی وَاِذَا

اشرف علی بلدهم الله اکبر خربت ای خیبر البلد التی قصدناها انا اذا نزلنا بساحة قوم

فساء صباح المنذرين خ م د ت س ق ✤ اور جب آوے شہر کافرون کی یعنی جسی لڑنیکا

ارادہ رکہتا ہی کہی ہیں بیت بڑا ہی خراب ہووے یہہ شہر یعنی نام لیوی کافر کے شہر کا کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا تحقیق ہم

جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس برا ہووے صبح ڈرائی گیون کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف ✤ بری ہووے صبح یعنی غارت اونکی بری ہووے از بسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے

اسلئی اوسکا نام صبح رکہا کذا ذکرہ الفخر ثلث مرات ✤ ت ✤ یہہ تین بار پڑہی نقل کی یہہ مسلم نی واذا

خاف قوما اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذ بك من شرورهم د س حب مس ✤ اور جب

ڈرے کسی قوم سی کہی یا اللہ تحقیق ہم کرتی ہین تجکو بیچ مقابلہ اونکی کی یعنی تو دفع کری تو اونکو اور پناہ پکڑتی ہین ساتھ تیری

برائیون اونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نی واذا حصرهم عدو اللهم استر عوراتنا

وآمن روعاتنا ا ب مر ✤ پس اگر گہیری مسلمانون کو دشمن کہی یا اللہ ڈہانپ عیب ہمارا اور امن دی

گہبراہٹین ہمارے نقل کی یہہ بزار احمد نی فان اصابته جراحة قال بسم الله ✤ س ✤ پس جو ثبات عواذ

پہنچی اوسکو زخم کہی بسم اللہ نقل کی یہہ نسائی نی ف ✤ جب حضرت طلحہ کی انگلی جنگ احد مین کٹگئی تو اونہون نے

کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نی اگر تو بسم اللہ کہتا تو ملائکہ تجکو اوٹہا لیتی اور اسحال مین لوگ

دیکہتی کذا ذکرہ الفخر واذا انهزم العدو واستوى على الامام مجلسه صفهم خلفه ثم قال اللهم

لك الحمد كله لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادي لما اضللت ولا

مضل لمن هديت ولا معطي لما منعت ولا مانع لما اعطيت ولا مقرب لما باعدت

ولا مباعد لما قربت اللهم ابسط علينا من بركاتك ورحمتك وفضلك ورزقك اللهم

اني اسألك النعيم المقيم الذي لا يحول ولا يزول اللهم اني اسألك الامن يوم الخوف

اللهم عائذ بك من شر ما اعطيتنا ومن شر ما منعتنا اللهم حبب الينا الايمان وزينه

في قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين اللهم توفنا

وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْن حص ب * پس جب شکست پاوے دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر پیچہی نبی پہر کہی یا اللہ تیری ہی ہی سب تعریف نہین کوئی تنگ کرنی والا اوس چیز کو کہ فراخ کی تونی یعنی تیری عطا کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنیوالا اوس چیز کو کہ تنگ کی تونے اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تونی اور نہین کوئی گمراہ کرنے والا اوسکو کہ راہ دکہائی تونی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تونی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنے والا اوسکو کہ روزی دے تونے اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنیوالا اوسکو کہ دور کیا تونی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تونی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی نعمت ہمیشہ رہنے والی جو کہ نہ بگڑی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کے خداوندا تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ دی تونی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی اوس چیز کیسی کہ باز رکہی تونی ہمسی یعنی نہو وا اوسکا باعث غم کا نہ ہو یا اللہ دوست کر طرف ہمارے ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ دلون ہمارے کے اور ناخوش کر طرف ہمارے کفر اور فسق کو یعنی طاعت سی نکلجانی کو ساتہ چہوڑنے عبادت کی اور نافرمانی کرنے کو اور کر ہمکو ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتہ نیک کارونکی یعنی انبیا اولیا کی درحالیکہ نہ خوار ہوں ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولونکو تیری کو اور روکتی ہین لوگونکو راہ تیری سی یعنی بہکاتی ہین اور کر اوپر عذاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ای معبود برحق قبول کر اوس کی بیضاوی

ابن حبان حاکم نی وَتُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ مع * اور سکہاوے اوسکو کہ اسلام لاوے یہہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کے یہہ

ابو عوانہ سے فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

بیان تعلیم ...

بیان بعد سفر کے

سَاجِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ خ م د ت س ن ؛ پس جب پھری سفر اپنی سی تکبیر کہی اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیرین پھر کہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی ہی بادشاہت ہی اور اوسیکی ہی تعریف ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والی ہین توبہ کرنیوالی ہین بندگی کرنیوالی ہین سجدہ کرنے والے ہین چلنے والے
ہین یعنی جہاد کی نی واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنے والے ہین سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی
بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو اکیلے نقل کی یہ بخاری
مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی بَلْدَةٍ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ وَلَا یَزَالُ یَقُوْلُهَا حَتّٰی یَدْخُلَ بَلَدَهٗ خ م س ؛ پس جب اوے نزدیک شہر اپنی کے
کہی ہم پھرنی والے ہین توبہ کرنی والے ہین بندگی کرنیوالی ہین واسطی پروردگار اپنی کی حمد کرنیوالی ہین اور ہمیشہ
کہتا رہی ان کلمات کو یہان تلک کہ داخل ہووے شہر اپنی مین نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نی وَاِذَا دَخَلَ
عَلٰی اَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا ؛ ا ط ی ؛ اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا
لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا د ی ؛ اور جب داخل ہووے اہل پر کہی توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار اپنی
کے درحالیکہ پھرنی والا ہون سفر سی وہ توبہ کہ نہ چھوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہ احمد طبرانی ابن سنی نے
پھرتا ہون پھرنا درحالیکہ توبہ کرنے والا ہون پروردگار اپنی ہی ایسی توبہ کہ نہ چھوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہ ابو

بیان دفع غم کا

یعلی نی وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ کَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
خ م ت س ق ؛ اور جسپر اوتری غم یا سختی یا کام دشوار پس چاہیے کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ
بردبار نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑی کا ہی نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور
پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ت خ ٭ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا نہین
کوئی معبود مگر اللہ پروردگار آسمانون اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی بخاری نے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدَ ذَٰلِكَ عو
نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا پھر دعا کرے یعنی اپنی غرض چاہے

نقل کی یہ ابوعوانہ نے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

مص س حب ص وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ س حب ص ٭ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ
اور بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعضی روایتون مین یہ جملہ
اسمین زیادہ آیا ہے اور سب تعریف ہے واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہے نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے لَا إِلَٰهَ

إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صحیح الاسناد لابن ابی عاصم فی کتاب الدعاء
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے خدا کہ پروردگار ہے ساتون آسمانون کا اور پروردگار عرش بڑے کا
سب تعریف ہے واسطے خدا کے پروردگار ہے عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برے بندون
تیرے کے سے کہا مصنف نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے روایت کی ابن ابی عاصم نے بیچ کتاب اپنے کی کہ نام
اوسکا دعا ہے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ت خ ٭ کفایت ہے مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہے ف
روایت ہے ابن عباس سے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جب کہ کہا لوگون نے إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے
کے لئے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے لگے تو قول آخری
حسبی اللہ ونعم الوکیل تھا کذا ذکرہ الفخر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہے عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے بیچ نماز صبح کے پاویگا اللہ کو نزدیک انکی کفایت کرنے والا اونمین سے
پانچ دنیا کے ہین اور پانچ آخرت کے حَسْبِيَ اللَّهُ لِدِينِي حَسْبِيَ اللَّهُ لِمَا أَهَمَّنِي حَسْبِيَ اللَّهُ لِمَنْ بَغَى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللَّهُ لِمَنْ

حسبی اللہ لمن کادنی بسوء حسبی اللہ عند الموت حسبی اللہ عند المسئلۃ فی القبر حسبی اللہ عند المیزان
حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت والیہ انیب [illegible]
لا اشرک بہ شیئا ۔ د س ق مص طس * اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون ساتھ اوسکی کسی چیز
کو نقل سکے ہیہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اللہ ربی لا اشرک بہ
شیئا اللہ ربی ۔ طب * اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
پڑہی یہہ تین بار نقل سکے ہیہ طبرانی نی دعا مین ف آخری کلام عمر بن عبد العزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکر الفخر اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ۔ حب * معنی
اسکے وہی ہین جو گذری نقل کی ہیہ ابن حبان نے توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا ۔
مس * بہروسا کیا مینی اوپر زندہ کی جو نہین مرتا اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی نہین پکڑے اولاد
اور نہین ہی اوسکا شریک کوئی بادشاہت مین اور نہین ہی اوسکی کوئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑائی
کر اوسکی بڑائی کرنا نقل سکے ہیہ حاکم نے اللہم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین و
اصلح لی شانی کلہ ۔ د حب ط مص ۔ لا الہ الا انت د حب مص ی * یا اللہ مہربانی
تیری کے امید رکہتا ہون مین پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک پلک مارنے اور سنوار میری ہی سب کام میرے
یعنی دین و دنیا کی نقل کی ہیہ ابوداود ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو نقل سکے ہیہ ابوداود ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف یہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ
مجکو میری نفس کے طرف اس لئی کہ مین عاجز ہون قدرت حاصل [illegible] کی نہین رکہتا اور نہ اچہا برا اپنی حق کا
جانتا ہون پس تو ہی اپنی فضل سی متکفل میری کامون کا ہو کذا ذکرہ الفخر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث
مس ی * اے زندہ اے خبرگیری کرنیوالی سبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون نقل سکے ہیہ حاکم ابن سنی
[illegible] یا حی یا قیوم ۔ س مس [illegible]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۔ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین ہون
ظالمون سے نقل کی یہہ ابن سنی نے لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ ۔ ت
س صس ۱۸ ص یعنی دعا کے ساتھہ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نے بیچ کسی چیز کے
یعنی روا حاجت اور دفع بلیات کے مگر کہ قبول کیے خداتعالی نے دعا اوسکی نقل کے یہہ
ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلے نے ف بستان ابو اللیث نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق
سے کہ کہا اونہون نے تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ مبتلا ہو ساتھہ چار چیزون کے پس کیونکر
غافل ہوتا ہے چار چیز و نسے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اس لیے کہ اللہ تعالی اپنے کتاب مین فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا
لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یونس نے یہہ آیت پڑہی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات
دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہین
اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے قَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ یعنی کہا صحابہ نے کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے
کارساز پس پہرے مدینے ساتھ نعمت کی خدا کی طرف سے اور ساتھہ فضل کے یعنی ساتھہ سلامتی اور فائدہ تجارت کے
اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو مکر لوگون سے کیون نہین کہتا وَاُفَوِّضُ
اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَ
قٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا بہائی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکی
قوم نے تہمت کی کہا اوسنے اور سونپتا ہون کام اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ دیکہنے والا ہے ساتہ حال
بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نے برائی مکر اونکی سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہے جنت مین
کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نے

کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہو نہ قوت مجکو مگر ساتھ اللہ کی اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوی مجکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکھا چاہی بیان بخوف درازی کتاب کے اسی پر اکتفا کیا

وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهُ هَمٌّ وَحُزْنٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ

لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ

فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ

هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مس اص مهص ط

اور نہ کہا کسی بندی نے کہ پہونچی ہو اوسکو فکر یا غم اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ کو تا آخر مگر لیجاتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکی کی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی تیری کا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون پیشانی میری بیچ ہاتہہ تیری کی ہی یعنی مین قبضہ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ حق میری حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری تقدیر تیری مانگتا ہون مین تجہسی ساتہہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لئی اور نام رکہا تونی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تونی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتہہ وحی یا الہام بغیر ذکر کرنی کے کتاب مین یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ علم غیب کے نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنیوالا غم میریکا اور لیجانیوالا فکر میریکا نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی

مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ دَوَاءً

مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ صط ۔ جو کوئی کہی نہین پہیرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ہوتا ہی یہہ کلمہ دوا ننانوی بیماریون سی کہ ادنی اون مین سی غم ہی روایت کی یہہ حاکم طبرانی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ تحقیق

تحقیق یہہ خزانہ جنت کیسی ہے اور جو کوئی بہت کہتا ہی یہہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکی اور جس پر نظر کی
اللہ نی پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیونکہ یہہ دفع کرتا ہی ایک کم سو
دروازی ضرر کی ادنی اونکا غم ہی اور ملول ہی ارد۔ ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ
الا الیہ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازی ضرر کی کہ ادنی اونکا فقر ہی کذا فی وظایف النبی من لزم الاستغفار
دق حب: من اکثر من الاستغفار ن س: جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم
فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب د س ق حب: جو کوئی لازم کری استغفار کو نقل کی
یہہ ابو داود ابن ماجہ ابن حبان نی جو کوئی بہت پڑہی استغفار یعنی مداومت کری اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی کرتا ہی اللہ تعالی
واسطی اوسکے ہر تنگی سی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی بسبب برکت استغفار کی غمسی رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہی اور
رزق پہنچاتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وتقدم
ما یقول من نزل بہ کرب او شدۃ عند سماعہ المؤذن مس: اور پہلی گذری یعنی اذان کے
دعاؤن مین وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اوترا ہو اوس پر غم یا سختی نزدیک سننی اوسکی اذان موذن کو نقل کی یہہ حاکم نی
وان توقع بلاء او امرا صعبا او وقع فی امر عظیم قال حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ
توکلنا: ت مص: اور جو توقع رکہی کوئی کسی بلا کی یا کسی کام دہشتناک کی یا پڑی کام بڑی مین کہی بی
ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اللہ ہی پر بہروسا کیا ہمنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وان اصابتہ
مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا
وابدلنی منہا خیرا: د ت س ق: اور جو پہنچی اوسکو مصیبت پس چاہی کہ کہی تحقیق ہم ملک ہین واسطے
خدا کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنیوالی ہین یا اللہ تیری پاس سی مانگتا ہون ثواب مصیبت اپنی کا پس ثواب دی
مجکو اوسمین اور بدلہ دی مجکو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ فوت ہوا ہے اوسکے سبب مصیبت کی ہوئی نقل کی یہہ
ترمذی نسائی ابن ماجہ نی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منہا: ہ: تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنیوالی ہین یا اللہ ثواب

ہوی مجکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطی میرے بہتر اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف الیہ راجعون مین شمار
ہی اوپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہونگی ثواب پاوینگے والا مستحق عذاب ہونگی یہہ اقرار ہی ساتہ عجز کی
اور تسلیم و رضا کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہے
تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوی چیز کی بہتر اوس سی چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو انہون
نے اس روایت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجہی اس خاوند سی کونسا بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم
کی یہہ کلمات پڑہی پہر حضرت کی نکاح مین آئین کہ افضل البشر ہین کذا ذکرالنفع وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ
اِكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ ؛ اور جب ڈرے کسی سی یعنی کسی
ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا دفع کر ساتہ جسطرح کی کہ چاہی یہہ حدیث
صحیح ہی روایت کیا اسکو ابونعیم نی بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی ف جب سرور عالم نے
ہمراہ ابوبکر رض کی ہجرت مکہ سی کی تو ایک کافر سراقہ نامی نی پیچہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی
دعا پڑہی گہوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکرالنفع اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ
وَنَدْرَأُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ؛ ع ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہ تیری برائیون اونکی سی یعنی دفع کرتی
ہین ہم شر اونکی ساتہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجہکو مقابلہ اونکی ہین یعنی تاکہ دفع کری تو اونکو نقل
کی ابوعوانہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؛ ع ۔ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجہکو مقابلہ اونکی ہین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری برائیون اونکی سی نقل کی یہہ ابوعوانہ نے وَاِنْ
خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ
اَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا
مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ ط ص مص ص
ط ۔ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی کہی اللہ اکبر عزت ملک [illegible]

غالب تیری سب خلق اپنی سے اللہ غالب تیرے آگاہ چیز سے کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ
اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تھامنے والا ہے آسمان کو ساتوں سے کہ گر پڑے زمین پر مگر ساتھ حکم اوسکی کی
برائی بندے تیرے کسی کہ فلانا ہے یعنی نام اوسکا لیوے اور برائی لشکر اوسکے کی اور تابعدارون اوسکی کی سے اور گروہون
اوسکی سے کہ جن سے ہین اور انسان سے یا اللہ ہو واسطے میرے نگہبان برائے اونکی سے بڑی ہے تعریف تیری اور
غالب ہے پناہ پکڑنے والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہہ طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ
اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور اور روایتون مین ذکر کیا ہے یہہ دعا مین بھی ابی بن جرکی جاہی انمین سے پڑہے
اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ ۔ دمعی حی ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ
پکڑتے ہین ساتھ تیرے اس سے کہ زیادتی کرے اوپر کوئی اونمین سے یا یہہ کہ ظلم کرے نقل کی یہہ موقوفاً دارمی نے اللّٰهُمَّ
إِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهِ ۔ معاصی ۔ یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور
اے معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی عافیت دے مجھکو یعنی سب بلیات ظاہری و باطنی سے اور نہ غالب کر کسی مخلوق
اپنی سے مجھپر ساتھ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہے مجھکو اوسکی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا ۔ مو معی ۔ راضی ہوا مین ساتھ اللہ کی
ازروی رب ہونے کی اور ساتھ اسلام کی ازروی دین ہونیکی اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروے
نبی ہونے کی اور ساتھ قرآن کی ازروی حاکم ہونے کی اور امام ہونے کی یعنی اوسکی حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون
نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف تفسیر در منثور مین آیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کی بیٹے کو مشرکون نے
قید کیا اور باندھا اور بہوکا رکھا پس لکھا اونہون نے باپ اپنے کو کہ حضرتؐ کی پاس حاضر ہوکر حال ضیق اور تنگی میری کا
عرض کر پس جب اونہون نے عرض کیا حضرت سے فرمایا کہ لکھ اور حکم کر اوسکو ساتھ تقوی کی اور توکل کی اور پڑہا کرے یہہ
کہ بیچ صبح شام لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پس جب پڑہا اونکو گیا اور

یہہ آیت پڑہی قید سی رہائی دی اللہ تعالی اونکو پہر اونکی جنگل مین جاکر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی
اور حضرت سی پوچہا کہ یہہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت وَمَن یَتَّقِ اللہَ یَجْعَل
لَہٗ مَخْرَجًا آخر تلک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان
نہین رکہتا اور کہا ابن عباس نی کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکا یا نزدیک
موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کا یا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر پہنچی اوسکو کوئی چیز ان مین سی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نے حال قید ہونی بیٹی اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
اور عرض کیا کہ ماں اوسکی بیقرار ہی کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون مجکو اور اوسکی ماں کو کہ بہت پڑہو لا حول ولا قوۃ
الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نی کہ خوب فرمایا اور دونون نی اوسکی پڑہنی کی کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہاتہہ لایا یہہ ریوڑ اونکا پس اوتری آیت وَمَن یَتَّقِ اللہَ آخر تلک حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی جو کوئی اپنی
قتل کا یا عذاب وغیرہ کا ڈر رکہتا ہو تو بکرا یا مینڈہا فربہ قابل قربانی کی لاکر ایک مکان خالی مین قبلہ کی رخ
کرکر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا لَکَ فِدَائِیْ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ایک گڑہا کہودی کہ خون اوسی مین جمع
ہووی پہر خون کو خاک سی بند کری کہ پانوں کی نیچی نہ آوی اور اوس جانور کی چہ ٹکری کرکر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اوسپر واجب ہی پس انشاء اللہ تعالی جس بلا کا ڈر ہی
دفع ہو جائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جائیگا یہہ مجرب ہی کذا فی فتح المبین دارن تحافت شیطانا
احد ہذہ فلیقل اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللہِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا
فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا
وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ
شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ اطیس ص ص ص + اور جو ڈری
کسی شیطان سی یعنی جن شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکی یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہئی کہ پناہ
پکڑتا ہون مین ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اون سی نیک کار

دفع شیطان وغیرہ

کار و زندہ کار برای اوس چیز کیسی کو اندازہ کی اور بڑہا دینی کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی او سچیز کیسی کی اوترتی ہی
آسمان سے اور برائی او سچیز کیسی کی چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کیسی کی پیدا کی زمین مین اور برائی او سچیز کیسی کی نکلتی ہے
اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتھہ بہلائی کے
ای مہربان مہربانی کر مجہپر نقل کی یہہ احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلے نی **ف** مراد کلمات
اللہ سی کتابین اور نام وصفات اللہ تعالی کے ہین کہ کوئی انکی تاثیرات سی خارج نہین ہی مثلاً مومن کو جنت کا
وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یعنی ہوویگا وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ نَادَى بِالْأَذَانِ مص د
اور جسوقت کہ ظاہر ہووین جہلاوی پکار کر کہی اذان نقل کی یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی فَتْحُ قِرَاءَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ
ق مص ** اور پکار کر پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ د ت مص
اور جو کوئی ڈری یعنی سوتے یا جاگتے کسی چیز سی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ کلمون پورے خدا کی غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکیسی اور برائی بندون اوسکیسی اور وسوسی شیطانون کیسی اور اس سی کہ آوین شیطان میرے
پاس نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی نی وَمَنْ كَبُرَ عَلَيْهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
د س ی ** اور جسپر غالب آوی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی پس چاہئے کہ کہی
کفایت ہی مجکو خدا اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهُ مَا لَا يَخْتَارُهُ
فَلَا يَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ يَقُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق ی
اور جو شخص کو واقع ہووے اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاشکے تحقیق مین کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتھہ تقدیر خدا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچہہ چاہا خدا نی کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی **ف** یعنی یون اعتقاد نکری کہ اگر یون کرتا مین تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گہر سی نکلا اور کسی نی اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گہر سی نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہہ نہی تنزیہی ہی
اور بعضون نی تحریمی کہی ہی کذا ذکرہ الفخر وَإِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ

بیان فزع سی
بیان جہلاوی سی کا
بیان ڈرنی کا

بیان امر لاعلاج
و غیبت ہی کا

بیان امر ناخوش کا

سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ حصین * اور جو دشوار ہووی کسی پر کوئی کام
کہی ای اللہ نہین آسان ہے مگر وہ چیز کہ کیا تونی اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ اِثْمٍ ؛ مس ت * اور جسکو ہووے حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہئی کہ وضو کری
اور اچہا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بجمیع سنتوں کی پہر پڑہی دو رکعت نماز کی پہر تعریف کری اوپر دو
بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑہی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بزرگ کا
سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالموں کی مانگتا ہون مین تجہسی خصلتین جنکو واجب کرین رحمت تیری کو
اور کام لازم کرنے والی بخشش تیری کی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی کی یعنی بہتری نیکی اور بچاو ہر گناہ سی اور سلامتی
ہر گناہ سی نقل کی یہہ حاکم ترمذی نی ف جملہ والعصمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہے کے روایت مین
آیا ہی اور جملہ الغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین ابن ماجہ کی ہا ں یہہ عبارت
بہی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِىْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِىَ لَكَ رِضًى
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛ ت * نہ چہوڑ میری لئی کوئی گناہ مگر بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی
غم مگر دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووے مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب
خوشنودی تیری کی ہووے روا کر دالا بار رکہ ای بہت مہربان مہربانوں کی نقل کی یہہ ترمذی نے وَمَنْ كَانَتْ
لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ت مس ق ص وَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ ؛ س
ثُمَّ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ اَتَوَجَّهُ
بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِىْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ ؛ ت ص س مس * اور جسکو ہووے

نماز حاجت کی

ہووی کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچھا کری وضو اپنا نقل ہے
یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم سے اور زیادہ کری دو رکعتین نقل کی یہہ نسائی نی یعنی نماز پڑہنی فقط نسائی کی روایت مین ہے
اور باقی ہین سب متفق ہین پھر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہون مین طرف
تیری ساتہہ وسیلہ نبی تیری کی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تیرے کی طرف پروردگار اپنی کے بیچ اس حاجت اپنی کی تو کہ روا
کیجاوی حاجت واسطی میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حقمین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی
ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اندہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول
اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجھکو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر چاہے تو
دعا کرون مین اور چاہے تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہی تیری لئی اوسنی عرض کیا کہ دعا ہی کیجی پس اوسکو وضو کی نی حکم فرمایا
اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہی پس اوسنی یہی پڑہے اور اچہا ہوا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رضی
روایت ہی کہ اگر ساتہہ اس دعا کے دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایک ساعت جمعہ
کے تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والے کی کہ وہ یہہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم مین کا کسی حاجت کا پس چاہی کہ پنجشنبہ کے
صبح کو اوسکی طلب مین جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا اللہ برکت دی میری امت کے لئے
بیچ صبح اونکی کی دن پنجشنبہ کی اور چاہی کہ پڑہی جب نکلی مکان اپنی سی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
سی آخر تلک اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجت روائیان دنیا اور آخرت
کی ہین کذا فی در المنثور وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ
فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہَا سَاعَۃٌ مَشْہُوْدَۃٌ وَالدُّعَآءُ فِیْہَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَفِیْ وَسَطِہَا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِہَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی چاہی یاد کرنا قران کا
پس جب ہووی رات جمعہ کی پس اگر سکی یہہ کہ اوٹہی بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہی کہ اوٹہی اسلئی کہ تحقیق وہ

عمل حافظہ

ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کرسکی یعنی
اوسوقت نہ اوٹھہ سکی پس اوٹھی آدہی رات مین پس جو یہہ بہی نکر سکی پس اوٹھی اول رات مین پس پڑہی چار
رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحۃ وسورۃ یس وفی الثانیۃ الفاتحۃ وحم الدخان و
فی الثالثۃ الفاتحۃ والم تنزیل السجدۃ وفی الرابعۃ الفاتحۃ وتبارک الذی بیدہ
الملک ف پڑہی پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری مین الحمد
اور الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی مین الحمد اور تبارک الذی ف نفلون مین شرعۃ حکم جدا ہی کہ رکعت پہلی
پس تقدیم پچہلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی کہ مکروہ ہووے اور دوسرے
یہہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی کذا ذکرہ بعلی فاذا فرغ من التشہد فلیحمد اللّٰہ
ولیحسن الثناء علی اللّٰہ ولیصل علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولیحسن وعلی سائر
النبیین ولیستغفر للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانہ الذین سبقوہ بالایمان
پس جب فراغت پاوے التحیات کی پڑہنی سی یعنی جب سلام پہیرچکی پس چاہئی کہ تعریف کری اور خوب تعریف
کری اللہ کی اور درود بہیجی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچہی طرح بہیجی اور درود بہیجی سب پیغمبرون پر اور
بخشش مانگی واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی اور بخشش مانگی واسطی بہائیون اپنی کے جو سبقت لیگئی
ہین اسپر یعنی صحابہ اور تابعین ف تعریف خوب یہہ ہی کہ ساتہہ اخلاص کے اور ذکر کری اسماء حسنی
اور صفات کاملہ کی ہو اور درود اچہی طرح یہہ کہ اوسمین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کری یا آل و اصحاب کو بہی شریک کری درود بہیجنی مین پس یہہ عبارت یا مثل اسکی اور زبان مین پڑہے
الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الہاشمی وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام
وعلی سائر النبیین واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ثم لیقل فی آخر
ذلک اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی
پہر کہی بیچ آخر اسکے یا اللہ مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی گناہونکی یعنی توفیق دی کہ گناہ چہوڑدون ہمیشہ

ہمیشہ جبتلک کہ زندگی تو مجھکو اور مہربانی کر مجھپر ساتھہ چھوڑنی اسکی کہ تکلف کرون مین اوس چیز کا کہ نہ فایدہ دی
مجھکو **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر لاحاصل باتونکا مرتکب نہووے اگرچہ وہ موجب گناہ کے
نہووین کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کی ہی ترک کرنا بیفایدہ باتکا وَارۡزُقۡنِیۡ حُسۡنَ النَّظَرِ
فِیۡمَا یُرۡضِیۡکَ عَنِّیۡ + اور نصیب کر مجھکو بہلائی نظر کی بیچ اوس چیز کی کہ راضی کری تجھکو مجھسی **ف** یعنی تو توفیق
فکر نیکی دی اپنی پسندیدہ چیزونمین مد محبت اونکی میرے دلمین ڈال یا نظر ظاہر کی مراد ہی مطالعہ علوم
دینی مین مشغول رہی اَللّٰهُمَّ بَدِیۡعَ السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ وَالۡعِزَّةِ الَّتِیۡ لَا
تُرَامُ اَسۡئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحۡمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوۡرِ وَجۡهِکَ اَنۡ تُلۡزِمَ قَلۡبِیۡ حِفۡظَ کِتَابِکَ
کَمَا عَلَّمۡتَنِیۡ + یا الله پیدا کرنی والی آسمانونکی اور زمین کے ای صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب
اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی یعنی اور کوئی نہین لایق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کری مانگتا ہون تجھسی ای الله ای
بخشش کرنیوالی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور نور ذات تیری کی یہہ کہ لازم کری تو دل میرے مین یاد کرنا کتاب
اپنی کا جیسی کہ سکہائی تو نے مجھکو **ف** یعنی جیسی کہ توفیق دی تو نی کہ قرآن دیکھکر پڑہتا ہون ایسی توفیق دے کہ از بر پڑہا کرون اور رقمی
اَنۡ اَتۡلُوَهٗ عَلَی النَّحۡوِ الَّذِیۡ یُرۡضِیۡکَ عَنِّیۡ + اور نصیب کر مجھکو یہہ کہ پڑہون میں اوسکو اوس طرح پر کہ
راضی کری تجھکو مجھسی **ف** یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سی پڑہتا رہون اَللّٰهُمَّ بَدِیۡعَ السَّمٰوَاتِ
وَالۡاَرۡضِ ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ وَالۡعِزَّةِ الَّتِیۡ لَا تُرَامُ اَسۡئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحۡمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوۡرِ
وَجۡهِکَ اَنۡ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیۡ وَاَنۡ تُطۡلِقَ بِهٖ لِسَانِیۡ وَاَنۡ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنۡ قَلۡبِیۡ وَاَنۡ
تَشۡرَحَ بِهٖ صَدۡرِیۡ وَاَنۡ تَغۡسِلَ بِهٖ بَدَنِیۡ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیۡنُنِیۡ عَلَی الۡحَقِّ غَیۡرُکَ وَلَا یُؤۡتِیۡهِ
اِلَّا اَنۡتَ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ تَفۡعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوۡ خَمۡسًا اَوۡ سَبۡعًا
تُجَابُ بِاِذۡنِ اللّٰهِ وَالَّذِیۡ بَعَثَنِیۡ بِالۡحَقِّ مَا اَخۡطَاَ مُؤۡمِنًا قَطُّ + ای الله پیدا
کرنیوالی آسمان وزمین کے ایصاحب بزرگی اور بخشش کی اور ایصاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی مانگتا ہون
مین تجھسی اے الله ای بخشش کرنی والے ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیری کی یہہ کہ روشن کری تو

ساتھہ برکت کتاب اپنی کی بینائی میری اور یہہ کہ جاری کری تو ساتھہ اوسکی زبان میری اور یہہ کہ دور کری تو غم
بسبب برکت اوسکی کی دل میری سی اور یہہ کہ کہولی تو بسبب اوسکی سینہ میرا اور یہہ کہ دہووے تو بسبب اوسکے
بدن میرا یعنی نجاست گناہون کی بسبب عمل کرنیکی اوسپر اسلئی کہ تحقیق نہین مدد کرتا ہی کوئی میرے کام حق پر
سوا تیری اور نہین دیتا ہے حق کو مگر تو اور نہین ہی بچنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ بلند مرتبہ
بزرگ قدر کی کری اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاویگا ساتھہ حکم اللہ کی فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا مجکو ساتھہ حق کی نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عملکی مومن کو بھی یعنی یہہ
دعا مسلمان سی قبول ہوتی ہی نقل کے یہہ ترمذی حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے
کہ حضرت علی نی جناب سرور عالم کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماں باپ میرے فدا ہون تمپر قرآن شریف میری
دلسی محو ہوا جاتا ہی یاد نہین رہتا پس فرمایا حضرت نی کہ کیا نہ سکہادون مین تجکو کتنی کلمی کہ اونکی سبب سے اللہ تعالے
تجکو بہی فایدہ دے اور جسکو سکہاوے تو اوسکو بہی اور ثابت رہے تیری سینہ مین جو سیکہی تو عرض کیا حضرت علی نے
بہتر پس حضرت نی فرمایا اذا کانت لیلۃ الجمعۃ آخر تک یعنی یہی ترکیب جو مذکور ہوئے فرمائی بہر راوی حدیث کی یعنی
ابن عباس کہتی ہین کہ پانچ یا سات جمعونکی بعد حضرت علی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سی پہلی چار آیتین
یاد کرتا تہا مین اور جب پڑہتا اونکو تو بہولتا تہا مین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون گویا قرآن
روبرو آنکہون میری کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تہا مین پہر جب پڑہتا تہا تو بہولے ہوئی ہوتی تہے اور اب جو
حدیث سنتا ہون مین اور پہر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون کذا فی الترمذی امام شافعی رحمہ اللہ
نے حافظہ کا ایک عمل لکہا ہی یا اللہ ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کر دہ یہہ ہے **رباعی** شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی * فان العلم فضل من الہ * وفضل اللہ لایعطی العاصی * یعنی
امام شافعی فرماتی ہین کہ شکوہ کیا مینی اپنے استاد سی کہ اونکا وکیع نام تہا برائی حافظہ کا پس نصیحت
کی مجکو گناہون کے چہوڑنیکی اسلئی کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو *

اذا اخطأ او اذنب فاحب ان یتوب الی اللہ فلیاتی فلیمد یدیہ الی اللہ عزوجل ثم یقول

تعریف توبہ / بیان توبہ / نماز توبہ کا

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِي عَمَلِهِ ذٰلِكَ

مس ✣ اور جب چوک کر گناہ کری کوئی یا جانکر پس چاہیے توبہ کرنی طرف خدا کی پس چاہئی کہ آوی یعنی رجوع کری جسطرح نقل بیان ہوتی ہی پس پہیلائی ہاتہ اپنی طرف خدا غالب و بزرگ کی پہر کہی یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیری گناہون سی نہین پہرونگا مین طرف اونکی کبہی پس تحقیق بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا جب تلک کہ پہر نہ بیہچ اوس کام انہی کی یعنی جس سے توبہ کی ہی پس اگر پہر وہی گناہ کیا اوسکی لئی حدے توبہ چاہئی نقل کی یہہ حاکم نے

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ

إِلَّا غُفِرَ لَهُ عَنْهُ حب ق ✣ فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مرد کہ کری کوئی گناہ پہر اوٹہی یعنی ارادہ توبہ کا کری پس طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری پہر پڑہی دو رکعتین پہر بخشش چاہے خدا تعالیٰ سی واسطی اوس گناہ کی مگر کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی نقل کے یہہ چارون نے اور ابن حبان ابن سنی نے

وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَا ذُنُوبَاهُ وَا ذُنُوبَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي فَقَالَهَا

ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مس

صعس ✣ اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا افسوس گناہ میری کو افسوس گناہ میری کو پس فرمایا حضرت نی کہہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی گناہون میری سی اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہی نزدیک میرے عمل میری سی پس کہا اوسنی ان کلمانکو پہر فرمایا حضرت نی پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پہر فرمایا حضرت نی پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پس فرمایا حضرت نی کہڑا ہو جا پس تحقیق بخشا اللہ تعالیٰ نی گناہ تیرا نقل کی یہہ حاکم نی ف یہی مضمون کسی شاعر نی کہا ہی **قطعہ** گنہ ما بود فزون ز قیاس ✣ عفو افزون تر از گناہ ہمہ ✣ قطرۂ از رحمت تو بس ست ✣ شستن نامہ سیاہ ہمہ ✣

إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ

بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا صم ✣ تحقیق اللہ تعالیٰ پہیلاتا ہی ہاتہ رحمت نی کا راتکو تو کہ توبہ کری گنہگار دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتہ اپنا دنکو تو کہ توبہ کری گنہگار رات کا یہان تلک کہ نکلی آفتاب

مغرب اپنی سی یعنی جب دروازہ توبہ کی بند ہوجاویگی اور توبہ کچھہ نفع نہین دیگی نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نی
وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ
وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ
مِنْهُ وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا طس + اور آیا حضرت پاس
ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم مین سی گناہ کرتاہی یعنی پس حال اوسکا کیاہی فرمایا لکھا جاتاہے
اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتاہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتاہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہے
فرمایا بخشا جاتاہی گناہ اوسکا اور توبہ بھی مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتاہی گناہ کا پس گناہ کرتاہے
یعنی اس صورت مین کیا لازم آتاہی فرمایا لکھا جاتاہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتاہی اوس سے اور توبہ کرتاہے
فرمایا بخشا جاتاہی گناہ اوسکا اور توبہ بھی مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتاہی خدا بخشش کرنی سے
جہانتک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین ف بعضی روایت
مین آیاہی کہ بائین ہاتہہ کا فرشتہ لکھنی والا چہہ ساعت تلک توقف کرتاہی اگر اس مدت مین توبہ کرلے
نہین لکھتاہی والا لکھتاہی آور ملول ہونے سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی سکوت کرو اگر توبہ توڑو
توبہر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتاہی رباعی باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت
پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + وَاِذَا قَحَطُوا
الْمَطَرَ فَلْيَجْثُوا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لْيَقُولُوا يَا رَبِّ يَا رَبِّ عو + اور جب برسا جاوین لوگ مینہ سے پس چاہیے
کہ بیٹھین دو زانو پھر کہین اے پروردگار میری اے پروردگار میری نقل کی یہہ ابو عوانہ نی وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بیان قحط سالی کا

اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا + اور دعا مینہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ
پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کی بخاری نی ف حدیث شریف مین آیاہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نی روز
جمعہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے قحط سی ہلاک ہوگئی دعا کیجی کہ مینہ برسے
پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اللّٰهُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا

ہوا اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسرے جمعہ تلک اور مینہ برستا رہا کہ پھر اوسی شخص نے جمعہ دوسرے میں خطبہ کے
حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے ہلاک ہوئے جاتے ہیں مینہ سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا آخر تک کہ بیان ہو چکی پس مینہ کھل گیا کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ

أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا ۳ مرتبہ یا اللہ مینہ برسا ہم پر یا اللہ مینہ برسا ہم پر یا اللہ مینہ برسا ہم پر نقل کی

مسلم نے وابوداود امامًا مَا خَرَجَ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ

عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ

ظَهْرَهُ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ د حب مس

اور اگر ہووے دعا کرنے والا پادشاہ یا نایب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلے جنگل کو جب کہ نکلے کنارہ آفتاب کا
پس بیٹھے منبر پر پس اللہ اکبر کہے اور تعریف کرے اللہ غالب بزرگ کی پھر کہے تعریف ہے واسطے خدا کے جو پروردگار ہے
عالموں کا بخشنے والا مہربان خاوند دن جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے
نہیں کوئی معبود مگر تو کہ توانگر ہے تو اور ہم محتاج ہیں برسا ہم پر مینہ اور کر اوس مینہ کو کہ اوتارے تو نے ہم پر یعنی رزق اور
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث ہونے کا مطلب کے زمانہ دراز تلک یعنی اوسکی سبب سے فایدہ اوٹھاویں
پھر اوٹھاوے ہاتھ اپنے یہاں تلک کہ ظاہر ہووے سفیدی بغلوں اوسکی یعنی بہت بلند کرے پھر پھیرے طرف اونکی
پیٹھ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کرتے ہووے اور اولٹے چادر اپنے اوسی حالت میں کہ اوٹھائے ہوئے ہاتھ اپنے پھر منہ کرے
طرف آدمیوں کی اور اوترے منبر سے پس پڑھے دو رکعت نقل کی یہ ابوداود ابن حبان حاکم نے **ف**
چادر اسطرح اولٹے کہ دایاں سرا بائیں طرف ہو جاوے اور بایاں سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر کذا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور دوسری میں ہل اتاک
حدیث الغاشیۃ مثل عید و جمعہ کے اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جماعت سے یہ نماز سنت نہیں ہے

مگر صاحبین کی نزدیک ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بہی پڑہے اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہے
کذا ذکرہ فی الفخر اور مستحب ہے اسمین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہوں سے اور آپسمین صلح کرین اور پہلے نکلنے سے صدقہ دین
ہر دن اور تین روزے رکہین پہلے در پے اور نکلین چوتہے دن روزے سے پیادہ پا پرانی کپڑے پہنے ہوئی تواضع
فروتنی کرتی ہوئے سر جہکائے ہوئی روتے ہوئی با تکلف روتی ہوئی اور وہ دعا کرین مومنین اور مومنات کی لئے
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیۃ الکرسی اور امام درمیان خطبہ کی
اور دعا کے استغفار پڑہتا جاوے اور پڑہی اللّٰہم [illegible] لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب
السموات ورب الارض ورب العرش الکریم اللّٰہم [illegible] من القانطین اور دعا کیا کرے کبہی کبہی اور اسطرح بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف [illegible] آسمان کی طرف اور شروع کرے اور ختم کرے دعا کو
ساتہہ حمد اور ثنا اللہ تعالی کی اور درود اور سلام آنحضرت کی کذا فی وظائف النبی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا د مص غَيْرَ آجِلٍ د، رَائِثٍ مص
یا اللہ برسا ہمپر مینہ فریاد کو پہنچنے والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی برسنے والا
نقل کیے یہہ ابو داود وابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنیوالا نقل کیے یہہ ابو داود نی نہ دیر کرنیوالا نقل کیے یہہ ابن
ابی شیبہ نی **ف** ابو داود مین بلفظ غیر آجل کا اس دعا مین آیا ہے اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہے اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ يد
یا اللہ پانی دے بندوں اپنی کو اور جانوروں اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو یعنی سرسبز کر نقل کی
یہہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا یا اللہ اتار زمین ہماری پر سنگہار اوسکا
یعنی سبزہ پہول بوٹہ اور چین اوسکا نقل کی یہہ ابو عوانہ نی **ف** چین اوسکا یعنی جو چیز زمین والون کے
باعث چین کی ہی یعنی مطلب اونکی برلا کہ دل اونکی تسکین پاوین کذا ذکرہ فی الفخر اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ
مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ

فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْمُهَاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا وَنَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا اَللّٰهُمَّ فَأَرْسِلِ

السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُودُ

عَلَيْنَا یا اللہ ظاہر ہوئی ہمارے ہماری یعنی بسبب نہونے کہاس کی اور خاک اوڑتی ہی زمین ہماری مین اور پیاسی ہوئے جانور ہمارے اور ہی یعنی وے بہلا ہونگی بچون اونکی بہی یا اور اوتارنی والے رحمت کی یعنی مینہ کے کہ اوسکیلی مینہ جاری کرنیوالی برکتونکی برکت والون پر یعنی جو لایق اوسکی ہین بسبب مینہ نفع دینی والیکی بخشش مانگتی ہین لوگ بہت بخشنی والا بخشش چاہتے ہین ہم بخشیں واسطی خاص گناہون اپنی کی یعنی جو خاص ہین بیچ ہمارے نہ غیر ہمارے کی اور توبہ کرتی ہین ہم طرف تیری عام گناہون اپنی یعنی جو مشترک ہین بیچ ہمارے اور درمیان غیر ہمارے کے یا اللہ پس بہیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دوسری سے ہو اور کفایت کرنیوالا رنج ہمارے کو بسبب مینہ کی نیچی عرش سے نیچی اوس جگہ کہ نفع دیوی ہمکو اور پہیری **ف** یعنی فایدہ لوٹتا یعنی مینہ نالون مین اور کہیتون مین برسا تا کہ نفع کرے اور کام مین آوے اور مینہ تحت عرش کہ ظرف منزل کا ہی یعنی بہیج مینہ زیر عرش سی آور بالغیث الغیث متعلق ہے معطی اور منزل اور مجیب کا کذا ذکر الفخر غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خَصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ

یعنی مینہ برسا مینہ عام یعنی سب جگہ برسی عام سا بہ کثرت کی تر از بنیت وینی والا اور دونکنی والا زمین کا یعنی بسبب سبزہ اور بہانے سے کے بہت ارزانی والا بہت اگانی والا گہانس کے چرون کا بہت اگانی والا سبزہ کا نقل کی یہ ابو عوانہ نے وَاسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ اور مینہ مانگا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس نہ زیادہ کیا استغفار پر کچھ نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَاَى السَّحَابَ فَقَعَدَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ وَلَمْ يَمْطُرْ حَمِدَ اللّٰهَ

عَلٰى ذٰلِكَ ع د س **ق** اور جب دیکہی ابر آتی ہوا تو کہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتھ تیری برائی اوس چیز کی کہ بہیجا گیا ہی ساتھ اوسکی یا اللہ ابر کو جاری نفع دینی والا پس اگر کہول دے اوسکو پہیر دیوے

اور مینہ برسی حمد کہی نسبیر نقل کی یہ ابو داود و نسائی ابن ماجہ نی وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

خ ÷ اور جب دیکھی مینہ کو کہی یا اللہ برسا مینہ بہت نفع دینی والا نقل کی بخاری نی اللّٰہم صیبًا نافعًا
مرة او مرتین او ثلاثًا ÷ معنی ÷ یا اللہ کر مینہ کو جاری نفع دینی والا یعنی اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہ
ابن ابی شیبہ نی فاذا کثر وخیف الضرر ÷ اللّٰہم حوالینا ولا علینا اللّٰہم علی الاکام والآجام
والظراب والاودیة ومنابت الشجر ÷ خ م ÷ پس جب بہت ہووی مینہ اور خوف ہووی
ضرر کا کہی یا اللہ مینہ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا مینہ ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون پر
اور نالون پر اور اوپر جگہہ اوگنی درختونکی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ۔ فاذا سمع الرعد والصواعق

بیان گرجنی کا

اللّٰہم لا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک ت س مس
اور جب سنی گرجنا اور کڑکنا تو پڑہی یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھہ غصہ اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھہ عذاب اپنی
کی اور عافیت دی ہمکو پہلی اسکی یعنی پہلی واقع ہونی عذاب کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ف رعد
نام فرشتی کا ہی جو متعین ہی بادل ہانکنی پر گرجنا آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین
الذی یسبح الرعد بحمده والملائکة من خیفته ÷ موطا ÷ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتی ہی
اوسکی رعد ساتھہ تعریف اوسکی کی اور پاکی بیان کرتی ہین سب فرشتی خوف اوسکی سی یہہ موقوفًا موطا مین

بیان ہوا چلنی کا

ہی فاذا هاجت الریح استقبلها بوجهه وجثا علی رکبتیه ومد یدیه ÷ طب ÷ اور جب چلی
ہوا متوجہ ہووی اوسکی طرف یعنی جدہر سی چلتی ہی ادہر منہہ کری اور بیٹہی اوپر گہٹنون اپنی کی اور ہاتہون
اپنی کی یعنی بصورت تواضع بیٹہی نقل کی یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین وقال اللّٰہم انی اسئلک
من خیرها وخیر ما فیها وخیر ما ارسلت به واعوذ بک من شرها وشر ما فیها وشر
ما ارسلت به ÷ م ت س طب ÷ اور پڑہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی
اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جات اور بہلائی اوس چیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتھہ اوسکی یعنی فائدہ
اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی کہ
بہیجی گئی ہی ہوا ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعا مین اللّٰہم اجعلها رحمة ولا

مُتَجَلِّلًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ؛ طب ط ؛ یا اللہ کر اس ہوا کو
ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعامین اور کبیر مین
ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائین ہین یعنی جب ہوائین بہت ہر طرف سی چلتی ہین تو ابر
بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مفید نہین ہوتی
اور ابن عباس سی یہہ منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی مگر اسپر اعتراض

بیان آندہی مین

کیا ہی بعض علمانی کذا ذکر الفخر ؛ اِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيْحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ؛ د ؛ اور جو آوے
ساتہہ ہوا کی اندہیری پناہ پکڑی ساتہہ پڑہنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ
ابوداودنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ؛ ت س ؛ یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بہلائی
اس ہوا کے اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی خبات وغیرہ اور بہلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی ساتہہ
اوسکی اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتہہ تیری برائی اس ہوا کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی اور برائی اوس
چیز کیسی حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ
بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ؛ حص ؛ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ حکم
کی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی حکم کی گئی ہی ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ ابویعلی نی اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيْمًا ؛ حب مس ؛ یا اللہ کر اس ہوا کو بار در یعنی برسانے والی

بیان مرغون کی آواز کا

اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانجہہ یعنی نہ برسانے والی اور نہ فائدہ مند نقل کی یہہ ابن حبان نے اور طبرانی نے
اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ خ م د ت س ؛ اور جب سنے
آواز مرغون کے پس چاہئی کہ مانگی اللہ تعالی سی فضل اوسکا نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی
نسائی نی **ف** باقی حدیث یہہ ہے فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتی ہین پس امید ہے
کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہی پس قبول ہو جاوے اور اس سی معلوم ہوا استحباب ہونا دعا کا وقت حضور

بیان گدہی اور کتی کی آواز سننی کا

صبح کی اور برکت جانی بسبب اونکی کذا ذکر العلے وَاِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بخ حد ت س ع ص س ٭ اور جب سنی آواز گدہی کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑی ساتہ اللہ کی شیطان
راندہ ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکہ کر آواز کرتا ہے نقل کی اسکو بخاری
مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم نی وَكَذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْكِلَابِ ٭ د س مس
اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کی اسکو ابو داود نسائی حاکم نی
ف یہ بہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکہکر آواز کرتی ہین کذا ذکر الفقیر وَاِذَا رَاٰى الْكُسُوفَ
فَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ وَالتَّكْبِيرَ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ خ م د س ٭ اور جب دیکہی سورج گہن یا چاند
گہن پس چاہیے کہ دعا کری اللہ تعالیٰ سی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی اسکو بخاری مسلم ابو
داود نسائی نی ف حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونو کی ایک ہی معنی ہین سورج
گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین اور چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نی فرق بیان کیا ہی کہ
خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین
ساتہ جماعت کی اور بڑی قراءت کی بغیر خطبہ کی پڑہی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہی تنہا تنہا پڑہی اسلیے
کہ رات مین جماعت مشکل ہی اور صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچہ دیدی یا غلام آزاد کری اسلئے صدقہ
مشہور ہی سست بلاؤ وغیرہ دی کہ مشابہت منع کی ساتہ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکر الفقیر وَاِذَا رَاٰى

بیان چاند دیکھنی کا

الْهِلَالَ كَبَّرَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ٭ مص ٭ اور جب پہلی رات کا چاند دیکہی تو کہی اللہ اکبر نقل کی اسکو دارمی
نی اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ٭ ت حب مى ٭ یا اللہ چاند کیا ہمکو ساتہ برکت کی اور ساتہ رہنی
ایمان کی اور سلامتی کی اور اسلام کی اور توفیق کی اسکی جسکو تو دوست رکہتا ہی تو اور پسند
رکہتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالیٰ ہی نقل کی اسکو ترمذی ابن حبان دارمی نی
هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ : ط ✦ یہہ چاند بہلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی بہلائی اس مہینی کی اور بہلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینی میں قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بہلائی چاہتا ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی سے اس مہینی کی سی پڑہی یہہ دعا تین بار نقل کی یہہ طبرانی نے

اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ : صو حص ✦ یا اللہ نصیب کر ہمکو بہلائی اس مہینی کی اور مدد اسکی اور برکت اسکی اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسکی ہی یعنی اور مہینی کہ بعد اسکی ہونگے اونکی برائی سے بہی پناہ مانگتی ہین نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا : ت س صق

اور جب دیکہی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ خدا کی برائی اسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اسکی پناہ چاہنی کا یہہ ہی کہ چاند گہن نشانیون اللہ تعالی کی سی ہے اور ڈرنا ہی ساتہہ ہونی حادثونکی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر کہڑی ہو جاتے واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی ایک ساعت میں تاریک ہو جاتے ہین تو ایسا نہ ہو کہ نور ایمان کا اور علمون کا دلون کی سی چہن جاوے وَاِذَا رَاٰى

بیان لیلۃ القدر

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ : ت س ق مس ✦ اور جب دیکہی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہئے کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی عفو کو پس عفو کر مجہسی گناہ میری نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَاِذَا نَظَرَ وَجْهَهُ فِي الْمِرْاٰةِ

بیان آئینہ دیکھنے

اللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ : حب می ✦ اور جب دیکہی مونہہ اپنا آئینہ میں تو کہی یا اللہ تو نی اچہی بنائی صورت میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ ابن حبان دارمی نی اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ : ✦ یا اللہ جیسی کہ اچہی بنائی تو نی صورت میری اسی طرح اچہا کر خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کی یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ

وَزَانَ مِنِّي مَاشَانَ مِنْ غَيْرِي ؛ ہ ÷ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کی عضا میری
اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرسی یعنی مثلاً عضون کو
لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجھی اس سی بچایا نقل کی یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوّٰى خَلْقِي فَعَدَّلَهُ
وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِي فَأَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طس ی ÷ سب تعریف ہی واسطی
اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت منہ میری کی پس خوب بنا ہی وہ
اور کیا مجکو مسلمانون مین سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ
فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ خ م س ÷ اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہیی کہ کہی سلامتی
ہووی تمپر نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف معنی سلام علیک کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا
ہی یعنی محافظت اللہ تعالی کی تیری ساتھ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کی اسلئی
چاہیی کہ فرشتون محافظین پر بہی سلام ہووی آداب سلام کا یہہ ہی کہ اوسوقت جہکی نہین چنانچہ حضرت
شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ نی بعض علما سی جہکنی کو قریب کفر کی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا
اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتماد اور رسین نکری اسکی اور سید جمال الدین نی بہی مکروہ لکہا ہی اور سلام
کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک بہی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ
جواب اوتر جائیگا ورا لاسب گنہگار ہون گی لیکن یہہ سنت فضل فرض سی ہے کذا ذکر فی مختصر
من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کے بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم
علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی فرمایا کہ ان فرشتون کی سلام علیک کر اور جواب انکا سن کہ وہ
تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نے جا کر السلام علیکم کہا انہون نے کہا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرورِ عالم سی پوچہا کہ کون سی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہہ کہ کہلاوے
تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے
سلام کرنی کو اور رغبت دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک شخص

بیان سلام علیک کا

شخص کی کہجور میرے باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والی کو کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہمارے ہاتہہ بیچ ڈال اوسنی انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنی اسکا بہی انکار کیا فرمایا جنت مین اسکی عوض کہجور لیا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہسی زیادہ کوئی بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام مین بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کی رسم کی لئی ایسی ثواب کو ترک کر کر ایسا بخیل بنی اور ایسی عاصی باز رہی اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میان مجہو سلام رہو تو نہین چڑہتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑجاتا ہی ہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سے ادا کے گئے تجہی رسول مقبول ہی کی سنت سی بیزاری ہے کہ اونکی لفظون کے دعا کو بہی نہین پسند رکہتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور بیدار کری خواب غفلت سی اور محبت دی اونکی ہی کی اور مفاتیح الصلوۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسایل اور فتاوی السغنقی اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور نسیر اور لطایف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار ہوتا ہے سلام کرنی والا اور مکروہ ہی سلام پکارکر قرآن پڑہنی والے پر لیکن قاری جواب دے اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن سننی والے پر اور گنہگار ہوتا ہے اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دے اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت حدیث کی اور نزدیک مذاکرہ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہئی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک تکبیر کی جب ہون قوم مشغول ساتہہ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی لیکن وہ جواب دین اور مکروہ ہی اوسپر کہ پایخانہ مین ہی پس نزدیک ابو حنیفہ کی دلسی جواب دے نہ زبان اوسکی نزدیک ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دے بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام نماز پڑہنی والے پر اور سلام کرنی والا گنہگار رہتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہے سایل پر اور اگر سایل سلام کری تو نہین واجب ہے جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر مجلس قضا مین جواب بہی اوسپر واجب نہین اور مکروہ ہے اوستاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام ہی کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا

اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کہیلنی والی پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے
ملحدوں پر اور زندیقوں پر اور مسخروں پر اور جہوٹی کہانیاں کہنی والوں پر اور بیہودہ گھومنے پر اور گالیاں
دینی والی پر اور سب ننی دین نکاحی والوں پر اور اجنبی عورتوں پر بیٹہنی عورتوں اور لڑکوں سے کہو سنے کو
اور ستر کہولنی والوں پر اور خوش طبعی کرنی والوں پر اور جہوٹوں پر اور لوگوں کو گالیاں دینے والوں پر
اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار میں اپنی معاملہ میں اور بازار میں کہانے والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اڑانے
والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کلام کری پہلی سلام کی پس جواب دو
اوسکو اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چہوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار بیل کی سوار پر اور اپنے
گہر میں جاکر گہر والوں پر سلام کرے کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گہر میں جاوی کہ وہاں کوئی نہیں ہی
تبہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتی اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی السلام

علیک دت س مى قد رحمة الله دت س مى د بركاته ؛ دت س مح

سلامتی ہووی تجہپر نقل کی ہیہ ابو داود ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نقل کی ہیہ ابو داود ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتیں اوسکی نقل کی ہیہ ابو داود ترمذی نسائی دارمی نی ف السلام علیکم کی ساتہہ
ان حرفوں کو بہی ملا لی کہ ہر ایک کی دس دس نیکیاں لکہی جاوینگی یعنی فقط السلام علیکم میں دس نیکیاں ہونگی
اور ورحمۃ اللہ کی ساتہہ بیس نیکیاں اور وبرکاتہ کی ساتہہ تیس ایسی صحیح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے کذا فی المشکوۃ قال اذا ... السلام علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ح ص ... پس جب جواب دے سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہی تجہپر اور تمپر سلامتی ہووے اور
رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی نقل کی ہیہ صحاح ستہ میں احمد ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی ف احسن
جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی آور اگر بعوض اوسکی یہی جواب
دی تو جواب ادا ہو جاتا ہی کذا ذکر الفخر و علی اہل الکتاب علیک ... علیکم
... اور جو جواب دے کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نقل کی ہیہ

یہ مسلم ترمذی نسائی نے یا کہی وعلیک نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے و اذا بلغ سلاما
من احد فلیقل وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ + ع + اور جب بہچایا جاوے
کوئی سلام کو کسی کی طرف سی پس چاہئے کہ کہے تجہ پر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کے اور برکتیں اوسکی
نقل کے یہہ صحاح ستہ مین او وعلیک وعلیہ السلام : س + یا کہی اور تجہ پر اور اوسپر
سلام ہو نقل کے یہہ نسائی ہے ف جو کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوے اوسپر بہی سلام

بیان چہینکنی کا

بہیجنا مستحب ہے اور اولی کذا ذکر الفخر واذا عطس فلیقل الحمد للہ خ د س علی کل حال
د ت س مس ق + اور جب چہینکی پس چاہئے کہ کہے سب تعریف ہی خدا کی ہی نقل کی یہہ بخاری ابو
داود نسائی نے ہر حال میں اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہتا آیا ہی نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی
حاکم ابن ماجہ نے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی
د ت س + سب تعریف ہی خدا کی ہی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہے
پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی نے الحمد للہ رب العالمین : د
ت س حب + سب تعریف ہی خدا کی ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی یہہ ابوداود ترمذی
نسائی ابن حبان نے ف اسطرح حمد کرنی بعد چہینکنے کے بہتر ہی اور فقط الحمد للہ کہنی ادنی درجہ اوسکا ہے
اور چہینکنی کی بعد حمد کرنی مستحب ہے اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننی والوں پر واجب کفایہ ہے
یعنی اگر مجلس کے لوگون مین سی ایک ہی جواب دیگا اور وں کی طرف سی ادا ہوجاویگا اور نہیں تو سب گنہگار
ہونگی کذا ذکر الفخر و لیقل لہ یرحمک اللہ : خ د س ت [illegible] اور کہا جاوے واسطی
چہینکنے والے کی رحمت کری تجہکو اللہ نقل کی یہہ بخاری ابوداود نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے و لیرد
علیہ یہدیکم اللہ و یصلح بالکم خ د س ت س ق + اور چاہئے کہ جواب دیوی جواب دینی والی کو یعنی
جسنے یرحمک اللہ کہا اوسی چہینکنے والا یون جواب دے ہدایت کری تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کی یہہ بخاری ابوداود
نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے یا یون جواب دے یغفر اللہ لی ولکم د ت س حب تجشی بخشے مجھکو اور تمکو نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان نے

اور اور روایت مین ہی بلی وَلَکُم کی یون آیا ہی لَنَا وَلَکُمْ ت س ق مس * بخشی اللہ ہمکو اور تمکو نقل کی

یہہ نسای ابن ماجہ حاکم نی یا جواب یون دی یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ صو ط * مہربانی

کری ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشی ہمکو اور تمکو یہہ موقوفا موطا مین ہی وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَھْدِیْکُمُ

اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ت د س مس * اور جو ہووی چھینکنی والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاے

جواب اوسکو ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کی یہہ ترمذی ابو داود نسائی حاکم نی وَمَنْ

قَالَ عِنْدَ کُلِّ عَطْسَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ لَمْ یَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ

وَلَا الْاُذُنِ اَبَدًا ص مص * اور جو کوئی کہی نزدیک ہر چھینک کی تعریف ہی اللہ کی ہی جو پروردگار ہی عالمونکا

ہر حال تو جب تلک جیتا رہیگا نہین پاوی گا درد دانت کا اور نہ کان کا کبہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی

ف ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ما کان خبر یا جز من قال کی ہی اور بعضون نی متعلق بیچ حمد کا

لکہا ہی کہ تتمہ حمد کا ہی مقولہ چھینکنی والے کیسی اور خبر یا جزا من قال کی لم یجد ہی وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُہٗ فَلْیَذْکُرِ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ ط ف

اور جب بولے کان کسی کا پس چاہئے کہ یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بہیجی اوپر اونکی یا دکری اللہ تعالی

ساتہہ بہلائی کے اوسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی ف واو ولیصل کی عطف تفسیری ہی

یعنی یہہ بیان ہی یاد کرنی کا کہ یون یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بہیجی اوپر کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا

بُشِّرَ بِمَا یَسُرُّہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ خ م س ق * اور جب خوشخبری دیا جاوی کوئی ساتہہ اوس چیز کی

کہ خوش کری اوسکو پس الحمد للہ کہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی اَوْ حَمِدَ وَکَبَّرَ

خ م * یا کہی الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اَوْ سَجَدَ لِلّٰہِ شُکْرًا مس * یا سجدہ

کری واسطی اللہ کی شکر کا نقل کی یہہ حاکم حنفی نی ف مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہی اوسمین

لکہا ہی کہ فتوی اسپر ہی کہ لوگون کو سجدہ شکر سی منع نکرو کیونکہ اسمین کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہی

کذا ذکرہ الفخر فَاِذَا رَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَوْ مَالِہٖ اَوْ غَیْرِہٖ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ س ق مص

بیان ان ہونی کا

بیان خوشخبری سنی کا

بیان دیکہنی ...

اورجب دیکھی کوئی وہ شی اپنی سی یا مال اپنی سی یا ذات و مال غیر اپنی سی اور اس چیز کو کہ خوش کری اوسکو پس دعا
کری ساتھہ برکت کی یعنی اللھم بارک فیہ کہی تا نظر نہ لگجائی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا اَرَادَ
نُمُوَّ مَالِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؂ ص ٭ اورجب چاہی بڑہنا مال کا تو کہی یا اللہ رحمت بہیج اوپر حضرت
محمد کی جو بندی تیری ہیں اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون سکے اور اوپر مسلمان
مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی ابویعلی نی وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ
اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ؂ خ م ص ٭ اورجب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی یعنی
بسبب خوشی سکے تو کہی کہ ہنساوی اللہ دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکہی تجہی نقل کی یہہ بخاری مسلم
نسائی نی وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ ؂ ی ق د حب ٭ اورجب دوست رکہی
اپنی بہائی مسلمان کو پس جتاوی اوسکو یہہ یعنی محبت اپنی اسلئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا
دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کی یہہ ابن سنی نسائی ابوداود ابن حبان نے وَاِذَا قَالَ لَہٗ اِنِّیْ
اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ س د حب ٭ پس جب کہی
کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو واسطی اللہ کی تو کہی وہ دوست رکہی تجکو وہ شخص کہ دوست رکہا تونی
مجکو اوسکی لئی یعنی اللہ تعالی نقل سکے یہہ نسائی ابوداود ابن حبان ابن سنی سنے وَاِذَا قَالَ
لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ ؂ ی ٭ اورجب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجکو اللہ تو کہے وہ
اور تجکو بہی بخشی نقل سکے یہہ نسائی نی وَاِذَا قِیْلَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ
ط ٭ اورجب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی تونی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری
پاس پہنچی تک یعنی سوقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کی یہہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاہُ اَحَدٌ قَالَ
لَبَّیْکَ ؂ ی ٭ اورجب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون نقل کی
یہہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ

بیان مال بڑہنے کا

بیان ہنسنی دیکہنی کسیکا اور محبت دیکہنی کسیکا اور جب بخشی کسیکو وغیرہ کا

فِي الثَّنَاءِ ت س حب ٭ اور جب کیا جاوے طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کری
مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنیوالی کو کہ بدلہ دی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ کیا تعریف مین
اور ادا کیا حق اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف** بعضی بزرگون نے کہا ہی کہ تعریف
کرنے مین حد سی نہ بڑہ جاوے یعنی اگر فاسق سی فائدہ ہووے تو ولی اور صالح اوسکو کہنی لگی بلکہ کہی اللہ تعالی
خیر دی اوسکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹہائی تو ہبلا کہنی لگی کہ وہ ولی تہا یعنی اوسکو اور مجکو اللہ بخشی باہدایت
کری وَاِذَا اَعْرَضَ عَلَيْهِ اَخُوهُ مِنْ اَهْلِهِ دَعَا لَهُ قَالَ بَارَكَ اللهُ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ ؛ خ
ت س ی ٭ اور جب سامنی اوسکی لاوے بہائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لیے کہ اسقدر رکہتا
ہون جو چاہو سو لیلو تو کہی کہ برکت دے اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی
نسائی ابن سنی نی وَاِذَا اسْتَوْفَى دَيْنَهُ قَالَ اَوْفَيْتَنِي اَوْفَى اللهُ بِكَ خ م ت س ق
وَفَّى اللهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللهُ ؛ ص ٭ اور جب بہر پاوے قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا دی
اللہ تعالی تجکو اجر پورا نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی یا کہی دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجای اوفی اللہ
کی وفی اللہ بک کہی نقل کی یہہ بخاری نی یا کہی اوفاک اللہ معنی یہی ہین جو گذری نقل کی یہہ مسلم نی وَاِذَا
رَاَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِذَا رَاَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؛ ق ص س ع ٭ اور جب دیکہی امر محبوب کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کے
اور مال ہاتہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیرہ مانند کے تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی کہ ساتہ نعمت اوسکی
کی پوری ہوتی ہین عمل اچہی اور اگر دیکہی امر مکروہ کو کہ برا جانتا ہی تو کہی سب تعریف ہی اللہ کی لیے ہر حال مین نقل کی یہہ
ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا قَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا
نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی الحمد للہ یعنی ایکبار مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت کا
ف یعنی جیسا شکر ہی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوا تہا برابر ہی اوسکی اور مستحق یعنی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ہوتا ہے
یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللهُ لَهُ ثَوَابَهَا ؛ پس اگر

اگر کہا اوسنے الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب اوسکا **ف** یعنی کہ ایک دفعہ
کہنے میں شکر ادا کر چکا تھا دوبارہ کہنا زیادہ اوسپر ہوا پس ثواب بھی اوسکا علیحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ مس ۔ پس اگر کہا یہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہ حاکم نے

مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلَّا كَانَ قَدْ اَعْطٰى خَيْرًا مِّمَّا اَخَذَ ۔
ف ۔ نہ دی اللہ تعالی نے کسی بندے کو کوئی نعمت پس کہا اوسنے تعریف ہی واسطے اللہ پروردگار عالموں کے مگر
کہ سمجھتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سے کہ لی تھی نقل کی یہ ابن سنی نے **ف** یعنی نعمت جو ہاتھ لگی
تھی اوسپر توفیق اس کلمہ کہنے کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ہی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی اور
توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہیں پہنچتی ہی وَاِذَا ابْتُلِيَ بِالدَّيْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ ت مس ۔ اور جب مبتلا کیا
جاوے کوئی ساتھ قرض کے تو پڑھے یا اللہ کفایت کر مجھکو ساتھ حلال اپنے کی اور بے پروا کر حرام اپنے کی احتیاج
حرام کی سے بڑی اور بے پروا کر مجھکو ساتھ فضل اپنے کی فضل اوسکے کہ سوا تیرے ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم نے
ف روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ادائے کتابت سے عاجز ہوں
میں مدد کرو میری فرمایا کہ تجھکو کلمے سکھا دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھکو پہنچے ہیں اگر بڑے
پہاڑ کے برابر قرض ہو تجھپر تو اللہ تعالی ادا کرے پھر یہی دعا اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ آخر تک کہی کذا فی المشکوۃ اور
ایک روایت میں ادائے دین کی لئے آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ
عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ

دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا
عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ صص ۔ یا اللہ دور کرنے والے فکر کی کھولنے والے غم کی قبول کرنے والے دعا مجبوروں کی
یعنی اگرچہ فاجر و کافر ہوں بخشش کرنے والے دنیا و آخرت کی اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والوں کی تو ہی
مہربانی کرتا ہی مجھپر پس رحم کر مجھپر ساتھ اوس رحمت کی کہ بے پروا کرے تو مجھکو بسبب اوسکی رحمت اوسکی کہ سوا

تیری ہین نقل کی یہہ حاکم وابن مردویہ نی ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہی تیری ہی طرف سی
ہوتی ہی پس جب توہے مہربانی کرنی والا ہوا تو بوسطہ اپنی مخلوق کے مجہپر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا نہون
او مضطر اسکو کہتی ہین کہ سوا اللہ تعالی کی کوئی وسیلہ نہ رکہتا ہو اور ہستی سی بیزار ہو کذا ذکرہ الفخر

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ط ص یا اللہ
مالک ملک کی دیتا ہی تو ملک جسکو چاہی اور چہین لیتا ہی ملک جس سی چاہی اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے
اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہی بیچ ہاتہہ تیری کی ہی بہلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنی والے
خلق کی دنیا اور آخرت مین کو دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہی اور باز رکہتا ہی ان دونون سی جسکو
چاہی رحم کر مجہکو وہ رحمت کہ بی پروا کری تو بسبب اوسکی مہربانی اونکی کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین
وَتَقَدَّمَ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ف اور پہلی گذری وہ دعا کہ پڑہی جسوقت کہ صبح کری اور
جسوقت کہ شام کری یعنی صبح شام کی دعا اون مین ایک دعا اور وہ پہلی گذر چکی ہی یعنی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الہم آخر تک نقل کی وہ ابوداود نی وَإِذَا أَحْزَنَهُ أَمْرٌ أَوْ أَعْيَاهُ شَيْءٌ أَوْ طَلَبَ زِيَادَةً فِي مَعِيشَتِهِ فَلْيُسَبِّحْ بَعْدَ
تَسْبِيحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالتَّحْمِيدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالتَّكْبِيرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ أَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ أَوْ مِنْ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ص م د ت ق خ مص مدس مصب ط اور جب پکڑی کسی کو
ماندگی بسبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تہک جاوی بسبب کرنی ایک کام بڑی کے یا چاہی یاد تی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑہی نزدیک سونی اپنی کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑہی یا ایک تین سی یعنی جسکو چاہی بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑہی اور
باقی دو کو تینتیس تینتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ترمذی ابن حبان طبرانی نی أَوْ مِنْ كُلٍّ دُبُرَ كُلِّ
صَلَاةٍ عَشْرًا وَعِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالتَّكْبِيرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ف یا پڑہی ہر ایک سی یعنی ہر

بیان کسی کام کی ماندگی کا

وتحمید وتکبیر سی بیہچی ہر نماز فرض کی دس دس بار اور نزدیک سونیکی تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کی یہ احمد نی ف صحیح یہہ ہے کہ تکبیر کو اسجگہہ یعنی سوتے وقت مقدم کری تسبیح
وتحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑہی اور حدیث شریف مین آیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
اپنی ہاتہونکی گہٹی پڑنی کا سبب پیسنی چکی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کروایا اور خادم مانگا حضرت
نی فرمایا کہ بہتر اوس سی بتاتا ہون مین یہہ تسبیحات سکہائین اور فرمایا کہ اے فاطمہ مشقت محنت دنیا کی سہل
ہی ہر طرح گذر جاتی ہی تقوی ہا اور بندگی کر خدا کی ہی اور خدمت کر اپنی گہر والونکی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی کبہی اسکو نہچہوڑتی تہی لذا ذکر ہ انفخر اور ملا علی قاری رح نی اس عمل کو مجرب لکہا ہی اور حدیث مین آیا ہی کوسونی
فلیستعذ باللہ ولینتہ خ مد مس اور جو کوئی مبتلا کیا جاوے ساتہہ وسوسی کی یعنی وسوسہ
اعتقاد مین ہو یا اور مین پس چاہی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی وسوسی سی اور باز آوی نقل کی یہہ بخاری مسلم
ابو داود نسائی نی ف باز آوی یعنی وسوسی سی جسطرح ہو سکی کہا میرک شاہ نی اگر او نسی وسوسہ
نہ جاوی تو اوٹہہ کہڑا رہی اور کسی کام مین مشغول ہو جاوی اور وسوسہ شرع مین کہتی ہین باتون نفس اور شیطان
کی کو کہ بری فکرین دلمین آنکر باعث ہووین گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دوقسم پر ہی ایک
اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوی اور اوسکو ہجس کہتی ہین پس یہہ قسم معاف
ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی ہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووے دلمین اوسکو خاطر کہتی
ہین وہ بہی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور قرار
ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کری اوسکیکی ہووے اور لذت اور محبت اوسکی
پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور بدون
عمل کی نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی
اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ شیر ای بات نفس کے ہی اور عزم بالجزم ہی لگا اوسکو کوئی
مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہہ او سی کراہت اور

وسوسہ کا بیان

نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے
کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکرہ علی القاری فی شرح
المشکوٰۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کی ہی کہ اعضاسی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو منقسم
ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کی ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ وہ اسمین
داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر بہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اَوْ لْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ؛ م ٭ یا کہی ایمان لایا مین ساتھہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی یا یہہ
کہی اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا
وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ د س ی د مِنْ فِتْنَتِهٖ س ٭ اللہ ایک
ہی اللہ بی نیاز ہی نہ جنا اور جنا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
اور پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی نقل کی یہہ
ابوداود ونسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی ف تہوکنا اشارہ کرتا ہی
شیطان کی دفع مین کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ كَانَتِ الْوَسْوَسَةُ فِي الْكَمَالِ فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْطَانٌ
يُقَالُ لَهٗ خِنْزِبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا ؛ م مص
اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ ڈالنی والا شیطان ہے کہا
جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہوکی بائین طرف اپنے تین بار نقل
کی یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ خ م د مص ٭ اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ کی شیطان
راندی ہوئی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نے
وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَهٗ لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِيْ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ

بیان غصہ

بیان زبان

باب مجلس سے اٹھنے

يُكَفِّرُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ ؛ س ق مس مص ... * اور جو کوئی ہووے تیز زبان یعنی بد زبان لازم
کرے استغفار کو واسطے اِس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی تیز زبانی کا پس فرمایا کہان ہے تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سے
بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہہ
نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے وَمَنِ انْتَهَى اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ
اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ ؛ د ت س * اور جو شخص آوے طرف مجلس کے پس چاہیے

سلام وقت مجلس

کہ السلام علیکم کہے پس اگر دل مین آوے اوسکی یہہ کہ بیٹھے پس بیٹھے پھر جب اوٹھے پس سلام کرے نقل کی یہہ ابو داؤد
ترمذی نسائی نے ف اسکو سلام رخصت کا کہتے ہین یہہ دونو سلام سنت ہین اور جواب انکا واجب
كَذَا ذَكَرَهُ الْفَخْرُ وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؛ د ت مس حب
مص طص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب * اور دور کرنیوالا گناہون مجلس کا یہہ ہے کہ کہے
پہلے اوٹھنے کے پاکی ہے تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری ساتھ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی
نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑہنے نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان نے ف
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوسکا بہت ہو وے
پہر اوٹھنے سے پہلے یہہ دعا پڑہے تو بخشی جاتی ہے وہ چیز کہ اوس مجلس مین اوس سے واقع ہوئی تہے
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑہا
کرتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسکا وجہ پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑہنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکے پڑہنے سے ثواب اچھے کلام کا
ثابت رہتا ہے ضایع نہین ہوتا ہے کسی گناہ سے اور اگر بری کلام کے بعد پڑہتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا

جاتا ہی مشکوۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہہ دونون رہ تین مذکور ہین عَمِلْتُ سُوْءً وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ؛ س ص ص + کی مینی برائی اور ظلم کیا
مینی جان اپنی پر پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَا جَلَسَ
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَۃً
فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ ؛ د ت ہ حب مس + نہ بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ
نہ یاد کی اللہ تعالی کو اوسمین اور نہ درود بہیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووی اللہ کی اوپر اور سلام مگر ہوگی یہہ
مجلس اونپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہی اللہ عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی

بیان بازار کی دعاؤن کا

یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰی عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ
وَبَنٰی لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ ؛ ت ق امس ع + اور جو کوئی آوی بازار مین پس پڑہی
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی
جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی
اللہ اوسکی لئی دس لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکہہ
درجی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لئی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی
ابن سنی نی ف سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت او جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی
جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا دَخَلَهُ اَوْ خَرَجَ اِلَیْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ؛ مس + اور جب آوی بازار مین یا فرمایا نکلی گہر سی طرف اوسکی پس کہی
با نام مین یا نکلا مین گہر سی ساتہہ نام اللہ کی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس بازار کی اور بہلائی اوس چیز کی

کی کہ اسمین ہے یعنی معاملات اور تجارت وغیرہا اور بناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کیسی کی اسمین ہے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین قسم جہوٹی کو
یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَلْعُجْزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّجِیْ ءَ مِنْ سُوْقِہٖ اَنْ یَّقْرَأَ
عَشْرَ اٰیَاتٍ فَیَکْتُبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً ط ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای
گروہ سوداگرونکی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی کہ پہری بازار اپنی سی پڑہنی دس آیتوں کسیی یعنی جس سورت مین سی
چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اللہ تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نی ف یہہ ثواب سوا اون
نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا فی الحرز
وَاِذَا رَاٰی بَاکُوْرَۃَ الثَّمَرِ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا
فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا ۔ م ت مص ق ۔ اور جب دیکہی نیا پہل تو کہی یا اللہ برکت دی
ہمارے لئی بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ شہر ہمارے کی یعنی سبب اوسکی رزق اور غلہ ہمارا
اور برکت دی ہمارے لئی بیچ صاع ہمارے کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ مد ہمارے کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نی ف صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج آتا ہی اور مد مین
سیر بہر اور مراد انکی برکت سی کثرت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا فی الحرز فَاِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ مِّنْہُ دَعَا
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ حَاضِرٍ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ ۔ م ت س ق ۔ پس جب اوسکی پاس لایا جاتا کچہ نیا میوہ تو بلاتے
چہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہوتا پس دیتی اوسکو وہ میوہ نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی و من رای مبتلی
فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا لم
یصبہ ذلک البلاء ۔ ت ق طس ۔ اور جو کوئی دیکہی کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار
ہو یا دین مثلا بیمار کو دیکہی یا گنہگار کو پس کہے تعریف ہی خدا کی جسنی عافیت دی مجکو اوس چیز سی کہ مبتلا کیا تجکو
ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون سی کہ پیدا کئی بزرگی دینا تو نہ پہونچیگی اوسکو یہہ بلا
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین یقول ذلک فی نفسہ ۔ ص و حب ۔ کہی یہہ دعا

بیان پہلی میوہ دیکھنی کا

بیان دیکھنی مبتلا کا

بیچ دل اپنی کی نقل کی یہہ بہو قوفاً ترمذی نی ف علما رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکہی پکار کر
پڑہی کرہ شرمندہ ہوکر شاید باز آوی اور جو مبتلا بیماری مین کسیکو دیکہی یا جانی کہ پکار کر کہنی مین رنجیدہ ہوگا
تو آہستہ پڑہی کرہ رنجیدہ ہووے اور اسکو ضرر نہ پہونچی لئلا ذکرالنخر وَاِذَا ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ اَوْ اَبَقَ اَللّٰهُمَّ

بیان پڑہنی دعا کا واسطی ملنی گم ہوی چیز اور غلام بہاگی ہوی کا

رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ
وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ بط + اور جب جاتی رہی کسیکی کوی چیز یا بہاگ جاوی غلام
یا لونڈی یا جانور تو کہی یا اللہ پہیر لانی والی گم ہوی چیز کی اور راہ دکہانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکہاتا ہی
گمراہی سی پہیر لا مجہ پر گم ہوی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کی اور قوت اپنی کی پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سی اور فضل
تیری سی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی اَوْ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ وَیَتَشَهَّدُ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ یَا هَادِیَ
الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ص
یا وضو کری یعنی گم ہونی والا اور پڑہی دو رکعتین اور التحیات پڑہی اور کہی بعد نماز کی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے
ای راہ بتاتی والی گمراہ کی اور پہیر لانی والی گم ہوی چیز کی پہیر لا مجہ پر گم ہوی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی کی
پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سی اور فضل تیری سی ہی نقل کی ہو قوفاً ابن ابی شیبہ نی ف ثابت ہوی ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی گم ہوی چیز کی لیی اور چورای گئی کسکے لئی کثرت کرنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کی پس نہین کثرت کرتا اسکی کوی ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مگر کہ پاتا ہی گم ہوی چیز اور چورای گئی چیز کو انشاء اللہ تعالی برکت حبیب اپنی کی اور نقل کیا گیا ہی کئی علما سی بہت
پڑہنا سورہ والعادیات کا اور تجربہ کیا ہی لذتی وظایف اپنی وَكَرِهَ التَّطَیُّرَ فَاِنْ خَطَرَ فَكَفَّارَتُهٗ

بیان نیک فالی کا

اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ ط + اور فال بد نہ لیوی
پس اگر کری یعنی فال بد لیوی اور ناگہان اوسکی دل مین وہم گذری تو پس کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی یا اللہ
نہین ہی بہلای مگر بہلای تیری اور نہین برای ہی مگر برای تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار مین ہی شگون
بد کو کچہہ دخل نہین اور نہین کوی معبود سوا تیری اصل کی یہہ احمد طبرانی نی ف فال نیک مسنون ہی شریعت مین لیکن

یعنی جایز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتی تہی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچہا جو اوسنی مفلح یا نجیح یا مثل اسکی بتایا تو خوش ہوتی اور دلیل فلاح کی لیتی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی فال بد لینی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانورونکی آوازسی یا اوڑ جانی سی جیسی بیان کئی گئی سیونکو یا بلی کی آگی سی نکل جانیکو یا عورت ننگی سر والی کو کسی نکل جانیکو نحس جانتی ہین یا چہیںک کو مانتی ہین ایسی ان چیزون کو یہہ جاننا کہ اس سی ہمکو ضرر ہوگا کفر اور شرک ہی بسبب ضرر ہی اس سی پرہیز کرنا کذا ذکرہ الفخر ارشاد

ہٰذا یَأْتِیْکُمْ مِّنَ الطِّیَرَۃِ شَیْئًا تَکْرَہُوْنَہٗ فَقُوْلُوْا جب دیکہو تم فال بد سی اوس چیز کو کہ برا جانتی ہو تو اوسکو یون

ف یعنی جن چیزون سی لوگ شگون بد لیتی ہین اگر شاید تمہاری دل مین اوس سی وہم آجاوی تو اوس بات سی باز نہ ہو اور اللہ پر توکل کر کر وہ کام شروع کرو اور یہ دعا پڑہو کہ اوسکی شر سی محفوظ رہوگی اَللّٰہُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْہَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ یعنی اے اللہ نہین لاتا ہی نیکیون کو کوئی سوا تیری اور نہین دور کرتا ہی برائیونکو کوئی سوا تیری اور نہین ہی بچنا گناہ سی مگر ساتہہ مدد تیری کی نقل کی بیان ابی شیبہ ابو داؤد نی وَمَنْ اَصَابَ بِعَیْنٍ ہٰذا فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ اَذْہِبْ حَرَّہَا وَبَرْدَہَا وَوَصَبَہَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ مِنْ تَحْصَنٍ اور جو کوئی مبتلا ہووی ساتہہ نظر کی تو منتر پڑہی ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منتر پڑہتا ہون مین ساتہہ نام خدا کے یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور رنج اوسکا پہر کہی اوٹہہ ساتہہ حکم خدا کے نقل کی بیہقی نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کو نہ چاہی مگر کوئی ولی ہو تو مضایقہ نہین اور سب علما حق والی متفق ہین اس پر کہ تاثیر نظر کی حق ہی جیسا کہ عین حق کی اور رقیہ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑہی جاوی یعنی آیتین قرآن کی اور دعائین وغیرہ طلب شفا کی اور رقیہ ہین بی اشتعالی کی تاثیر کی ہی مگر آیتون کلام اللہ سی اور دعاؤن حدیث کی سی اور اسما و صفات الٰہی سی رقیہ کرنا جایز اور مشروع ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی ہی اگر معانی اوسکی معلوم ہون اور مخالف دین شریعت کی نہون تو جایز سے والا جایز نہین کذا ذکرہ الفخر وان کانت دابۃ نفث فی منخرہ الایمن اربعا وفی الایسر ثلثا وقال

بیان نظر لگنی کا

لَا بَأْسَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلَّا أَنْتَ مو ص

اور اگر ہو وے نظر لگا ہوا جانور تو پہونکے داہنے نتہنے اوسکے میں چار بار اور بائیں میں تین بار اور کہے نہیں کچہہ ڈر

و ور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیونکے شفا دے تو شفا دینے والا ہے نہیں دور کرتا ضرر کو کوئی سوائے تیرے نقل کی

یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف اس عبارت سے یہہ معلوم ہوا کہ پہلے پہونکے پہر پڑہے یہاں یہہ مذکور نہیں ہے بلکہ

ہر توسے کہ ارادہ پہونکنے کا کرے پہر پڑہے آگے کی دعا اور پہونکے کذا ذکرہ الفخر وَإِنْ أُصِيبَ أَحَدٌ بِلَمَمٍ مِنَ الْجِنِّ

وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمٓ إِلَى الْمُفْلِحُونَ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ الْآيَةَ وَآيَةِ

الْكُرْسِيِّ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَى آخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ الْآيَةَ وَإِنَّ رَبَّكُمُ

اللّٰهُ الَّذِي فِي الْأَعْرَافِ الْآيَةَ وَفَتَعَالَى اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْمُؤْمِنُونَ وَعَشْرٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ إِلَى لَازِبٍ

وَثَلٰثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَأَنَّهُ تَعَالَى الْآيَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ ✣

صس ق ✣ اور جو مبتلا ہو وے کوئی ساتہہ آسیب کے جن سے بٹہا دے اوسکو آگے اپنے اور دم کرے اوپر ساتہہ الحمد کے

اور اول سورہ بقرہ کے مفلحون تک اور ساتہہ الہکم الہ واحد کی آخر آیتہ تک اور ساتہہ آیت الکرسی کے اور ساتہہ للہ

ما فی السموات ومافی الارض کے آخر سورہ بقرہ تک اور ساتہہ شہد اللہ انہ کی آخر آیت تک اور ساتہہ ان ربکم اللہ

الذی کے کہ بیچ سورہ اعراف کے ہے آخر آیت تک اور ساتہہ فتعالی اللہ کے آخر سورہ مومنون تک اور ساتہہ دس

آیتوں کے اول سورہ والصافات سے لفظ لازب تک اور ساتہہ تین آیتوں کے آخر سورہ حشر سے لو انزلنا ہذا القرآن

سے ہو العزیز الحکیم تک اور ساتہہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورہ جن میں سے اور ساتہہ قل ہو اللہ احد اور قل

اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ حاکم ابن ماجہ احمد نے ف حدیث شریف میں

آیا ہے کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بہائی بیمار ہے فرمایا

کیا بیماری ہے عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہے حضرت نے اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس وہ اچہا ہو گیا کچہہ خلل نہیں

رکہتا تہا کذا ذکرہ العلی القاری اور تاثیر جنات کی حق ہے یہی ہے مذہب اہل حق کا اور غالب تہا ئے قرمی ہیں سبب

ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنے کے آدمی بڑی عمدہ چیز کہ اکثر زمانے والوں نے آزمائے ہیں نفع

بیان رقیہ کا
و سورۂ فاتحہ

دفع جنات کی لئی آیت الکرسی ہی اور ابن مسعود کی روایت ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتہہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکہہ کر مین اوسکی پاس گیا اور کچہہ اوسکی کان مین مینی پڑہا بس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی پوچہا کہ کیا پڑہا تہا تو نی عرض کیا مینی کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کی
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سی وہ بہی گر پڑی لذا ذکر الفخر رح اور
آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئین ہین تا طالب کو آسانی ہو بس اول الحمد ہی حاجت اوسکی لکہنی
نہین کہ اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہہ ہی الم ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یؤمنون
بالغیب ویقیمون الصلوة ومما رزقناهم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرة
هم یوقنون اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم
الله لا اله الا هو الحی القیوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع
عنده الا باذنه یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وسع کرسیه السموات
والارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم ❊ لله ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه
یحاسبکم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء والله علی کل شیء قدیر امن الرسول بما انزل الیه من ربه
والمؤمنون کل امن بالله وملئکته وکتبه ورسله لا نفرق بین احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک
المصیر ❊ لا یکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین شهد الله انه لا اله الا هو والملئکة واولوا العلم قائما بالقسط
لا اله الا هو العزیز الحکیم ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یغشی
الیل النهار یطلبه حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارک الله رب العالمین
فتعالی الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الکریم ومن یدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه
عند ربه انه لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین والصافات صفا فالزاجرات

زجراً فالتاليات ذكراً ان الٰهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق انا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظاً من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملأ الاعلى ويقذفون من كل جانب دحوراً ولهم عذاب واصب
الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقاً ام من خلقنا انا خلقناهم من طين
لازب لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعاً متصدعاً من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس
لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو
الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولداً وانه كان يقول سفيهنا على الله شططاً ۔ بعد اسکی قل ہو اللہ پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس خصائص الکبری میں بیہقی سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو دجانہ نے کہا ابو دجانہ نے کہ شکوہ
کی گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ جس وقت کہ میں لیٹتا ہوں بچھونے میں
تو ناگاہ سنتا ہوں گھر اپنی میں آواز مانند آواز چکی کی اور بھن بھناہٹ مانند بھن بھنانی مکھی شہد کی اور دیکھتا ہوں
چمک مانند چمک بجلی کے اوٹھایا میں نے سر اپنا گھبرائے ہوئے ڈرتے ہوئے ناگاہ دیکھا میں نے ایک سایہ سیاہ لٹکتا بلند
اور لمبا ہوتا جاتا ہے صحن گھر میری میں پس قصد کیا میں نے طرف اوسکی پس ہاتھ لگایا میں نے جلد اوسکی کو پس ناگاہ جلد
اوسکی تھی مانند جلد سیہ کی پس پھینکا مونہہ میرے پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا میں نے کہ اوسنے جلا دیا مجکو پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنے والا گہر کا یعنی جن برا ہے اے ابو دجانہ پھر فرمایا کہ لاؤ میرے پاس
دوات اور کاغذ پس لائے پاس دوات و کاغذ حضرت علی بن ابیطالب رض کو اور فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والصالحین الا طارقاً یطرق بخیر
یا رحمن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعة فان تک عاشقاً مولعاً او فاجراً مقتحماً او راغباً حقاً مبطلاً ھذا کتاب
اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ھذا وانطلقوا
الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تغلبون

حرز ابو دجانہ

تغلبون حم لا تنصرون حمعسق تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسيكفيكهم الله وهو
السميع العليم ، کہا ابو دجانہ نے پس لی آیا مین اوسکو اپنے گہر اور رکہا مینے اوسکو نیچے سرہانے کے اور سو یا مین اوس کے
پس نہ جاگا مین مگر آواز ایک چلانے والے کی کہ کہتا ہے اے ابو دجانہ جلایا ہمکو قسم ہے لات وعزی کے
ان کلمون نے پس ساتہ حق صاحب اسکی کے جب اوٹہائیگا تو ہم سے یہہ کتاب پس نہین ہے ہم کو تیرے گہر مین اور
نہ تیرے ہمسایہ مین پس صبح کی مینے پس نماز صبح کی پڑہی مینے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینے
حضرت کو ساتہ اوس چیز کی کہ سنا مینے جنات سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اوٹہا تو ہم سے پس قسم ہے اوس ذات
کی کہ بہیجا مجہے ساتہ حق کی تحقیق وہ پاوینگے رنج عذاب کا دن قیامت تلک ، ویرقی المجنون بالفاتحة
ثلثة ایام غدوة وعشیة کلما ختمها جمع بزاقه ثم تفله ، دس ، اور منتر پڑہے دیوانہ پر ساتہ
الحمد کے تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کرے الحمد جمع کرے تہوک اپنا پہر تہوکے اوسکو دیوانہ پر نقل کی یہہ ابو داود
نسائی نے ف علاقہ بن صحار صحابی روایت کرتے ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتے
ہوکر اپنے وطن کو آتے تہے کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوے اونہون نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت
برکت اور خیر لائے ہو ہم مین ایک دیوانہ ہے اوسکا کچہہ علاج کرو دوا سے یا دعا سے پس اوسکو لائے کہ بندہا ہوا تہا
مینے تین روز تلک صبح شام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچہا ہوا پہر اوسکے عوض مین کچہہ اجرت مجہے دے
مینے حضرت سے اوسکے لینے کا حکم پوچہا فرمایا کہ جہوٹے عمل پر جو عوض لیتا ہے برا کرتا ہے اور تو نے عمل کیا
کہ کہتا ہے افسون حق پر کذا ذکر الفخر ، ویرقی اللدیغ بالفاتحة ، ح ، سبع مرات ، ت ، اور
افسون پڑہے بچہو کے کاٹے پر ساتہ الحمد کے نقل کی یہہ صحاح ستہ مین سات بار نقل کی یہہ ترمذی نے ، لدغت النبي
صلی الله علیه وسلم عقرب وهو يصلي فلما فرغ قال لعن الله العقرب لا تدع مصليا ولا
غيره ثم دعا بماء وملح فجعل يمسح عليها ويقرأ قل يا ايها الكافرون وقل اعوذ برب الفلق و
قل اعوذ برب الناس ، صط ، اور ڈنک مارا بچہو نے صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتے تہے پس جب
فارغ ہوے نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا ہے نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی

اور یون لیس شروع کیا کہ ملتی تہی وہ ڈنک پر اوسپر تہی قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

برب الناس نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ من

الحمۃ فاذن لنا فیہا وقال انما ہی من مواثیق الجن بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا

طس ✤ کہا عبد اللہ بن زید نی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی بچہو وغیرہ کی

تہا یعنی اوسکی معنی معلوم نہ تہی عرض کر کر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ یہہ

عہدون جن کی سی ہی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام سی جنات نی عہد کیا تہا کہ اسکی پڑہنی والے کو ضرر نہین پہونچاتی

کی اور وہ منتر یہہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا ✤ نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف**

اتفاق ہی علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑہی جاتی ہین اور سوا اسکی دوسرا منتر کسی زبان کا

ہندی ہو یا ترکی یا عبری جب تک معنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین ہی کہ شاید لفظ کفر کی نہ ہون کذا ذکر

العلی اور قہستانی نی کہا ہی کہ سنی ہی مشایخ سی سنا ہی کہ سلام علی نوح فی العالمین سی زیادہ

کر لیا جاوی کہ سانپ اور بچہو نی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تہا کہ ہمین کشتی مین

بٹہا لیجی عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کری گا اور سلام علی نوح فی العالمین کہی گا تو ضرر اسکو ہم نہین

پہونچاینگی کذا ذکر الفخر ویرقی المحروق لہ اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی

لا شافی الا انت ✤ س ا ✤ اور منتر پڑہی جلی ہوئی پر ساتھ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کر

بیماریکو ای پروردگار لوگونکی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین کوئی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ نسائی نی احمد نی

واذا رای الحریق فلیطفئہ بالتکبیر حص عی مص ب ✤ اور جب دیکہی کوئی آگ لگی ہوئی پس

چاہی کہ بجہاوی اسکو ساتھ اللہ اکبر کہنی کے نقل کی یہہ ابو یعلی بن سنی نی کہا مصنف نی کہ یہہ عمل مجرب

ہی ویرقی من احتبس بولہ او اصابتہ حصاۃ بقولہ ربنا اللہ الذی فی السماء

تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض

فاغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفائک ورحمۃ من

دعا جلی ہوئی کو

علاج آگ کی بجہانا

دعا پتہری مثانہ

مِنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ اس دعا ۔ اور منتر پڑھا جاوی اوس شخص پر کہ بند کیا جاوے پیشاب وسکا یا پہونچی اوسکو پتھری ساتھ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پروردگار میرا اللہ جو بیچ عباد کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہے نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین ہے پس کر رحمت اپنی زمین مین بخش ہمارے لئے گناہ ہمارے کہ جان کر کئی ہین اور چوک کر گئی ہین تو پروردگار پاکون کا ہی پس اوتار شفا شفاؤن اپنی سی اور رحمت رحمت خاص اپنی سی اوپر اس درد کے پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ فیبرا کا ہی دعا کا ہی کذا ذکرہ الفخر وغیرہ

دعا زخم

مَنْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ يَّضَعَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا اَوْ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔ اور علاج کیا جاوے وہ شخص کہ ساتھ اوسکی پھوڑا ہو یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھ اس طرح کی کہ رکھی انگلی شہادت اپنی زمین پر پھر اوٹھاوی اوسکو کہتا ہوا بر دھونڈتا ہون ساتھ نام خدا کے یہہ مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ تھوک بعضی ہمارے کی کیا اچھا کیا جاوی بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کی نقل کی یہہ مسلم نے ف نووی نے نقل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکھتی تھی کہ خاک انگلی شریف کو لگ جاتی پھر اوسکو اوٹھا کر زخم پر پھیرتی تھی اور کلمات دعا کی اوس وقت پڑھتی جاتی تھی یہان ہی اکثر شارحین نے یہی مراد لکھی ہی کذا ذکرہ الفخر

بیان ... سو جانیکا

وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ ی صو ۔ اور جب سو جاوے پانو کسیکا بس جاتا رہے کہ یاد کری بہت پیارے کو اوسکی دوستون سے طرف اپنی نقل کی یہہ موقوفاً ابن سنی نی ف یاد کرے محبوب کو تاکہ حاصل ہووے خوشی نزدیک اوسکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہین کذا ذکرہ العلے

دعا درد

وَمَنِ اشْتَكٰى اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِيْ جَسَدِهٖ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يَاْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ م ع ۔ اور جو کوئی شکوہ کری درد کا یا کسی دوسری چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنی مین پس چاہئے کہ رکھی داہنا ہاتھ اپنا اوس جگہ پر کہ درد کرتی اوپر اوسکی کہی بسم اللہ تین بار اور پڑھے سات بار یہہ دعا پناہ پکڑتا ہون ساتھ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس

چیز کہ جسکو پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں آیندہ کو زیادتی اوسکی سے نقل کی یہہ مسلم نے اور چار وں نے ف
عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتی ہیں کہ میں شکوہ درد کا حضرت صلعم پاس لیگیا مجہسے یہی عمل کروایا پس
اچہا کردیا مجکو اللہ تعالی نے کذا ذکر الفخر اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا ت طا
مص * یا پڑہی یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکیکی برائی اوس چیز کی
کہ پاتا ہوں میں سات بار نقل کے یہہ موطا میں اور ابن ابی شیبہ نے وَاَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ يَسْبَعُ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهٗ تَحْتَ الْمَسِّ ت ا طا * یا پڑہی پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ غلبہ اللہ کی اور قدرت
اوسکے کی ہر چیز پر برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہوں سات بار حال یہہ کہ رکہی ہاتہہ اپنا نیچی جگہہ درد اپنی کی یعنی گویا یہہ اشارہ ہے
جاتی رہتی درد کا نقل کے یہہ احمد و طبرانی نے کو بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ
وَجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهٗ ثُمَّ يُعِيْدُ ذٰلِكَ وِتْرًا ت * یا پڑہی شروع کرتا ہوں میں ساتہہ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہوں
ساتہہ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکیکی برائے اوس چیز کیسے کہ پاتا ہوں اس درد اپنی سے پہر اوٹہاوے یہہ طاق یعنی تین بار یا پانچ
یا سات بار لیکن سات بار بہتری پہر لوٹہاوے ہاتہہ اپنا پہر دوبارہ رکہی اوسکو یعنی پہر ہاتہہ رکہکر یہہ دعا پڑہے نقل کی یہہ
ترمذی نے اَوْ يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ مدس * یا پڑہی درد والا اوپر اپنی قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دم کری نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف دم کری یعنی
دونوں ہاتہوں پر پہر پہیری ہاتہہ مونہہ پر اور تمام بدن پر اسیطرح کیا ہی بخاری نے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں یہی سورتیں پڑہہ کر اپنی پر دم کرتی تہی اور ہاتہہ پہیرتی تہی جب بیمار انتقال کی ہوئی تو میں حضرت
کی دست مبارک پر انکو دم کرکر بدن مبارک پر پہیرتی تہی اور جب حضرت کی گہر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑہہ کر پہونکتی تہی
کذا فی المشکوۃ وَمَنْ اَصَابَهٗ رَمَدٌ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ
ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ ت صس ک ہہ اور جسکو پہونچی درد آنکہوں کا تو پڑہی یا اللہ فایدہ مند کر مجکو ساتہہ بینائی
میری کی اور کر اوسکو وارث مجہسی یعنی تا دم مرگ باقی رہی کیونکہ وارث رہی ہوتا ہی جو میت کی مرنی تک باقی رہی اور دکہا
مجکو بیچ دشمن کی کینہ میرا اور مدد دے مجکو اوپر اوسکے کہ ظلم کیا مجپر نقل کی یہہ حاکم و ابن سنی نے ف کینہ میرا یعنی جو مجپر ظلم

عمل الم
دفع ظالم

دعا تپ کی

کری اوس سی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کفر کی حالت مین جب دشمنی

ہوتی ہی اوسکو مار ڈالتی تہی وہ حالت نہو دَعَنْ حَصَلَتْ لَہُ حُمّی یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ سس مص + اور جسکو اوی تپ ہی شروع کرنا اوس

ساتہہ نام اللہ بڑی کی پناہ پکڑتی مین ہم ساتہہ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی کیسی اور برائی گرمی آگ

بیان آرزو موت نہ کرنی کی

کیسی نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَہٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ لِلْحَیٰوۃِ فَلَا یَتَمَنَّیَنَّ لِلْمَوْتِ فَاِنْ کَانَ

لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِیْ

ترجمہ اور جو پہونچی کسیکو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہوزندگانی سی پس آرزو کری موتکی پس جو ہووی خواہ مخواہ ہی

آرزو کرنی والا یعنی موت کی اور بیقرار ہوا ہی اور خوف ضرر دین کا رکہتا ہو پس چاہی کہ کہی یا اللہ زندہ رکہہ مجکو

جب تلک کہ ہووی زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جسوقت کہ ہووی مرنا بہتر میری لئی نقل کی یہہ بخاری مسلم

ابوداود ابن سنی نی ف آرزو موت کی بسبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور بسبب

دیدار اور شوق خدا تعالی کی اور خلاصی کی اس دنیا فانی سی یا خوف ضرر دین کی جایز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سی

واقع ہوئی ہی اور بخاری اور امام طحاوی اور سوا انکی علماء پرہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکہتی تو موت مانگتی اور حدیث

شریف مین بہی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنہ کا ارادہ کری تو مار مجکو بغیر فتنہ زدہ کر اذا اَرَدْتَ

بیان بیمار پرسی اور دعا مین بیمار کی

عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ لَا بَاْسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ح س ترجمہ جو

پوچھی بیمار کی تو کہی نہین کچہہ ڈر یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی گناہون سی اگر چاہی اللہ کچہہ ڈر نہین یہہ بیماری پاک کرنی

والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کی یہہ بخاری نسائی نی ف آداب عیادت کی یہہ ہین حاصل اللہ تعالی کی خوشنودی

اور ثواب کی لئی جاوی اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنیکو کہی اور امید واری حیات کا کری اور ثواب جو بیمار کی

حدیثون مین آئی ہین اون سی اوسکو خوش کری اور وقت جانیکی لا باس طہور ان شاء اللہ کہی اور ہاتہہ بیمار کی

اور دعا مین حدیث شریف کی پڑہی اور اوسکی لئی دعا کری اور اوس سی بہی دعا کروای کیونکہ بہی بیمار کی

پاس اور دیر نہ کرے بیٹہی اور جلد چلا جاوی یہہ سب آداب صحیح حدیثون مین آئی ہین اور بیمار کی خبر پوچہنی کا حدیثون مین بڑا ثواب آیا ہی

اور افضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندی کو فرماویگا کہ ای بندے میری مین پروردگار تیرا ہون
مین بیمار رہوا اور تو میرے خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہانکا ہی بیمار او رخبر لینی تیری
کیونکر تہی فرماویگا کہ فلانا بندہ میرا بیمار رہوا تونی عیادت اوسکی نکی اگر عیادت اوسکے کرتا تو مجکو اوسکی پاس
پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور اوسکی پاس بیٹہتی
اور حال اوسکا پوچہتی کہ کیا حال کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو فرماتی کہ لادو
اور تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت معین نہتا اور دنون جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتی
کہ جو کوئی مسلمان بیمار کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جب تلک اوسکی پاس جاکر بیٹہی اور جب
بیٹہتا ہی تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دنمین خبر پوچہنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی
اوسکے لئی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکے
بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لئی میوہ چننی بہشت مین اور حضرت انکہ کی دردوالی کی بہی
خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابو طالب اپنی چچا کی باوجود
کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی جو اچہی
طرح وضو کر کے لئی عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ سی مقدار ساٹہہ برس کے دور ہوتا ہی کذا فی المشکوۃ وشرح السفر

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا ؛ خ م د س ق ۔ بِاِذْنِ رَبِّنَا ؛ خ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ خ ۔ بیمار پر یہ بہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ کی یہ مٹی زمین ہمارے کی ہی اور تہوک
بعضی ہمارے کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ساتہ حکم پروردگار
ہمارے کی نقل کی یہ بخاری نی ساتہ اذن اللہ کی نقل کی یہ بہی بخاری نی ف پہلی دعا ساتہہ بعضی روایات
مین باذن ربنا اور بعضی مین بعد اوسکے باذن اللہ بہی زیادہ آیا ہی وَيَمْسَحُهٗ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ
اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا ؛ خ م س ۔ اور پہیری بیمار پر داہنا ہاتہہ اپنا پیشانی پر یا ہاتہہ پر یا اور عضو پر یا اللہ رب

یا اللہ دور کر بیماری ای پروردگار آدمیون کی شفا دی اسکو حال یہ کہ تو ہی شفا دینی والا ہی نہین شفا مگر شفا
تیری یعنی دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچہہ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہ چہوڑی کسی بیماری کو نقل کی یہہ بخاری مسلم
نسائی نی **ف** لفظ شفاء کا مفعول اشفہ کا ہی یعنی شفا دی وہ شفا کہ بالکل اچہا ہو جاوے کذا ذکرہ لفخر بسم اللہ
ارقیک من کل شیء یؤذیک ومن شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک
م د ت س ق ÷ ساتہہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجہکو یعنی پناہ دیتا ہون تجہکو ہر چیز سے کہ ایذا دی تجہکو اور بدی ہر
شخص کیسی اور بد آنکہہ حسد کرنی والی کیسی اللہ شفا دی تجہکو ساتہہ نام خدا کے افسون کرتا ہون تجہکو نقل کی یہہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئی اور پوچہا
کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہان بیمار ہون پس یہہ دعا حضرت پر پڑہی کذا فی
المشکوۃ اور ایک روایت مین انکی دعا یہ ہی بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک
من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد ÷ س مص ÷ ساتہہ نام اللہ کی منتر
پڑہتا ہون مین تجہپر اور اللہ شفا دی تجہکو ہر بیماری کہ بدن تیری مین ہی برائی اور تون پہونکی والیون کیسی
گرہون مین یعنی جو جادو پڑہ کر ڈوری مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری نقل کی یہہ
نسائی ابن ابی شیبہ نی ثلث مرات ÷ مس ÷ یہہ دعا تین بار پڑہی حاکم نی نقل کی بسم اللہ ارقیک
من کل داء یشفیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر کل ذی عین ÷ ا ÷ ساتہہ نام اللہ کی افسون
پڑہتا ہون تجہپر ہر بیماری سی شفا دی تجہکو اللہ برائی حسد کرنیوالی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کی
یہہ احمد نی اللہم اشف عبدک ینکأ لک عدوا ویمشی لک الی الصلوۃ ÷ حب مس ÷ یا اللہ شفا دی
بندی اپنی کو تا جہاد کری تیری لئی دشمن پر اور چلی واسطی تیری طرف نماز جنازہ کی نقل کی یہہ ابو داود ابن حبان حاکم نی
اللہم اشفہ اللہم عافہ ÷ مس ت حب ÷ یا اللہ شفا دی اسکو یا اللہ عافیت دی اسکو نقل کی
یہہ حاکم ترمذی ابن حبان نی اللہم اشفہ اللہم اعفہ یا فلان شفی اللہ سقمک وغفر ذنبک
وعافاک فی دینک وجسمک الی مدۃ اجلک ÷ مس ÷ یا اللہ شفا دی اسکو یا اللہ عافیت دی اسکو

نقل کی یہ نسائی نے ای فلانی یعنی یہاں نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیری دی تجھکو بیچ دین تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی یہ حاکم نی مَنْ عَادَ مَرِيضًا

لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَرَضِ د ت س حب مس مص ** اور جو کوئی عیادت کری بیمار کی نہ آئی ہو موت اوسکی پس کہی تو نزدیک اوسکی سات بار مانگتا ہون اللہ بزرگ سی جو پروردگار ہی عرش بڑی کا یہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالی اس بیماری سی نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف یعنی جسکی موت نہ آ پہونچی ہو اور اوسکی پاس عیادت کرنیوالا سات بار یہ دعا پڑہی تو اللہ تعالی اچھا کر دیتا ہی اوسکو اور اگر موت ہی آئی ہی تو مرض لا علاج ہی

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ ص مص ** اور آیا ایک شخص حضرت علی رض کی پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہے پس فرمایا حضرت علی نی کیا خوش کرتا ہی تجکو کہ وہ اچھا ہو جائے کہا اوسنی ہان فرمایا کہہ ای حلیم ای کریم شفا دی فلانی کو پس تحقیق وہ اچھا ہو جائیگا نقل کی موقوفا ابن ابی شیبہ نی

أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ مس ** اور جو مسلمان دعا کری ساتھ قول اللہ تعالی کی کہ یہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنے والون مین سی چالیس بار پہر مر جاوے اس بیماری اپنی مین تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو جاوے تو اچھا ہو جاویگا اور البتہ تحقیق بخشی جاوینگی اوسکی لئی سب گناہ اوسکی نقل کی یہ حاکم نی ف گناہون سی وہ مراد ہین جو اللہ تعالی کی ہین اور ہو سکتا ہے کہ مطلق مراد ہون اللہ تعالے حق والون کو کچھ عوض دیکر معاف کروا لی کذا ذکر الفخر

وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا

إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ت س ق حب

مس ✤ اور جو کوئی پڑہی بیماری اپنی مین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر
اللہ تنہا نہین کوئی معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی
سب تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہو نسی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی
پہر مر جاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین یہہ پڑہا ہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کے نقل کے یہہ ترمذی
نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ
الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ ؛ م ع ✤ جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتہہ صدق دل کی
تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہدا کو اور اگرچہ مرے بچہونی اپنے پر نقل کی یہہ مسلم نی اور چاروں نے مَنْ
طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ؛ م ✤ جو کوئی مانگی شہادت صدق دل سی پاجاتا
مرتبہ شہادت کا اور اگرچہ نہو حاصل شہادت اوسکو یعنی حقیقۃ دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ
مَاتَ اَوْ قُتِلَ كَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ؛ ع ✤ جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین مقدار پہیر جانی کی درمیان
دودہ دوہنی اوونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا
نہ دل اپنی سی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مانگنی مین پہر مر یا مارا جاوی تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا نقل کے
یہہ چاروں نے ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر ٹہیر جاتی ہین تا دودہ اوتر آوی پہر دوہنا شروع کرتے
ہین اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اسقدر ہی کہ مقدار قلیل ہی اگر جہاد کریگا تو یہہ ثواب
پاویگا کذا ذکرہ الحصن اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ یہہ دعا
حضرت عمر نے یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ
مین نقل کی یہہ بخاری نے وَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَوَجِّهْهُ اِلَى الْقِبْلَةِ ؛ مس ✤ پس جب اوسکو موت آوے تو کیا
جاوی طرف قبلہ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف اوس موت یعنی علامات مرنی کی معلوم ہو کر نااُمید ہو جاوے
اوسکو دہنی کروٹ پر لٹاوین اور بعضی لٹکا جاتے ہین کہ [illegible] پس چت لٹاوین اور توجہ قبلہ کرین کرکی چت لٹاوی

اور یا تو قبلہ کی طرف کر کر سر اونچا کر دی کہ موںہہ قبلہ کی طرف ہو جاے و فتوی متاخرین کا اسی پر ہے کذا فی

شرح الملتقی وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى خ م اور کہی قریب المرگ

یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور ملا مجکو ساتہہ رفیق اعلی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی **ف** رفیق اعلے

جماعت انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی ہی کہ ارواح انکی اعلی علیین میں ہیں یہہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت

مین کرتی تہی اور آخر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہی یہی تہا کذا ذکرہ علی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ

خ س ت نہیں کوئی معبود مگر اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیاں ہیں نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی **ف** وقت

انتقال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر پانی ملتی تہی اور یہہ کلمہ پڑہتی تہی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ

عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ت یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیوں موت کی اور شدتوں موت کی نقل کی

یہہ ترمذی نی يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگ

کہ تحقیق بندہ مومن میرا نزدیک میری ساتہہ مرتبہ ہر نیکی کی ہی **ف** یعنی نہیں فوت ہوتی اوس سی کوئی نیکی نیکیوں

آخرت کیسی غم میں اور خوشی میں اور سب مراتب کہ لایق حال اوسکی کی ہیں حاصل ہوتی ہیں يَحْمَدُنِيْ وَاَنَا اَنْزِعُ

نَفْسَهٗ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ ت ا * اسلئی کہ تعریف کرتا ہی میری اوس حال میں کہ میں نکالتا ہوں جان اوسکی

دونوں پہلو اوسکی میں سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی جان کنی کی وقت میری حمد میں مشغول رہتا ہی اور یاد میری

رسی حالت میں ہاتہہ سی نہیں دیتا وَمِنْ حَصْنٍ عَدْنٍ ۞ فَلَيُلَقِّنُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ د ت م ع اور جو کوئی سے

آدمی قریب المرگ کی پاس پس تلقین کری اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نی اور چاروں نی **ف** معنی

تلقین کی ہیں سمجہانا اور یہاں یہہ مراد ہی کہ اوسکی پاس اسطرح پڑہی کہ وہ سنکر پڑہنی لگی اور اوسکو حکم

پڑہنی کا نکری کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہیں اوس شدت سکرات میں انکار نکر بیٹہی کذا ذکرہ الفخر مَنْ كَانَ

آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ د مس * جو کوئی کہ ہو وی آخری کلام اوسکا لا الہ الا اللہ

داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہہ ابوداود و حاکم نی **ف** داخل ہوگا بہشت میں یعنی اگرچہ بعد عذاب کی ہو

اگر گنہگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ سی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کیونکہ مقصود اس کلمہ سی ایمان ہی اور جز

بغیر اقرار محمد رسول اللہ کی صحیح نہیں ہوتا کذا ذکرہ الفخر • وإذا غمضه دعا لنفسه بخير فإن الملائكة

يؤمنون على ما يقول اللهم اغفر لنا ولفلان وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه

في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه م د س

ق • اور جب بند کرے کوئی آنکھ میت کی تو دعا کرے واسطے نفس اپنے کی ساتھ بھلائی کی یعنی دعا مانگے خاتمہ بخیر ہونے

کی پس تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں اوس دعا پر کہ کہتا ہے آنکھ بند کرنے والا یا جو حاضر ہو پس کہے یا اللہ بخش فلانے کو

یعنی بیان نام اوسکا لے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ ہدایت پائے ہوؤں کے اور خلیفہ یعنی کارساز ہو اوسکا

اہل عیال اوسکے میں کہ پس ماندے اوسکے ہیں اور بخش ہمکو اور اوسکو اے پروردگار عالموں کے اور فراخی کر اوسکے

لئے قبر اوسکے میں اور روشنی کر اوسکے لئے قبر اوسکے میں نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے **ف** احتمال

رکھتا ہے کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہے یعنی اسطرح دعا کرے کہ اغفر لنا میں کہنے والا بھی شریک ہے کذا ذکرہ

الفخر • ويقول لأهله اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة م عه • اور چاہیے کہے ہر ایک

اہل و اولاد اوسکے سے یا اللہ بخش مجکو اور اوسکو اور دے مجکو اوسکا بدلہ اچھا نقل کی یہ مسلم اور چاروں نے

ويقرأ عليه سورة يس س د ق حب مس • اور چاہیے کہ پڑھے کوئی میت پر سورہ یس نقل کی

یہ نسائی ابو داود ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** بعضوں کے نزدیک مراد موتی سے قریب المرگ ہیں اور عمل

مشائخ کا بھی اسی پر ہے اور بعضے کہتے ہیں مراد مردے ہیں اور اوسکے گھر میں پڑھے یا قبر پر کتاب دُرّ نظم میں روایت کی

ہے پہونچی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو کوئی سورہ یس مسلمان کے پاس مرتے وقت پڑھتا ہے تو بھیجتا ہے

بعوض ہر حرف کے فرشتے کہ سب میت کے آگے صف باندہ کر کھڑے ہوتے ہیں اور رحمت و بخشش اللہ تعالی سے اوسکے لئے

مانگتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں غسل میں اوسکے اور نماز پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ یس جانکنی کے وقت پڑھی

جاتی ہے تو ملک الموت روح اوسکی نہیں قبض کرتا ہے جبتلک خوشنودی اللہ تعالی کی اوسکی [illegible]

كذا ذكره الفخر • ويقول صاحب المصيبة إنا لله وإنا إليه راجعون اللهم أجرني في

مصيبتي واخلف لي خيرا منها • اور کہے صاحب مصیبت یعنی جسکی مصیبت ہوئی تحقیق ہم مالک ہیں واسطے

بیان بچی مرنیکا

اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسیکی پھرنی والی ہین یا اللہ ثواب دے مجکو بیچ مصیبت میری کی اور عوض دے

مجکو بہتر اوس سی نقل کی مسلم نی وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ

فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ۔ ت حب ✣ اور جب مرتا ہی فرزند بندی مسلمان کا تو فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون

اپنی کو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میریکی پس عرض کرتی ہین فرشتی ہان پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا کہا بندی

میری نے پس عرض کرتی ہین وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا للہ پڑہی پس فرماتا ہی اللہ تعالی بناؤ تم بندی میریکی لئی گہر

بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد یعنی اسکی کہدلی شکر اور تسلیم کی بدلی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے

بیان تعزیت کا

فَاِذَا عَزّٰى اَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ

وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق پس جب تعزیت کری کوئی کسیکی سلام علیک کری اور کہی تحقیق اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہہ لی

لیا ہی اگر امانت اپنی لی لی تو جزع فزع بیجا ہی اور اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہہ کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی

ساتہہ وقت مقرر کی ہی پس چاہئی کہ صبر کر اور ثواب طلب کر نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے

ف حدیث مین صیغی فلتصبر و لتحتسب کی مونث غایب کی ہین لیکن اس کتاب مین حاضر کی اور لام

اور سے ابتدائی جیسی کلام اللہ مین آئی ہین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کینی حضرت سی عرض کروا بہیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہے آپ تشریف لائی آنحضرت نے

سلام فرما بہیجا اور یہی فرمایا ان للہ ما اخذ آخر تلک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا

اور ماتم پرسی کا ثابت ہوا ہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدید چنانچہ مضمون ان حدیثون کی یہ بیان ہوتی

ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص کو اللہ تعالی بہلائی پہونچایا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت مین

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکہہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا اور

نہ غم یہان تلک کہ کانٹا بہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی سبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہین

کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری کی یا سوا بیماری کی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسی کہ گراتا ہی

درخت تپتی ہی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکھا مین کسی کو اشد درد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مومن کی مانند مثال پتہ تازہ زراعت کی ہی کہ ادہر اودہر
ہلا دیتی ہی اوسکو ہوا کبھی ڈال دیتی ہی کبھی کہڑا کردیتی ہی یعنی کبھی اچہا رہتا ہی کبھی مبتلاء بلا اور مثال منافق کی مانند
مثال درخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچھہ نہیں پہونچی اوسکو یہان تلک کہ ہووے اوکہڑنا اوسکا ایکبار سے یعنی امراض
ومصیبت اوسی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہو اور ام صائب صحابیہ کی ہان حضرت تشریف
لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اونہی کہا تپ ہی نہ برکت کری اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی نہ برا کہہ تپ کو
اسلئی کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ جب بیمار
ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکی ہی ثواب مثل اوس حالت کی کہ تندرست مقیم تہا اور فرمایا کہ شہید
سات ہین سوا شہید فی سبیل اللہ کی وبا زدہ شہید ہی اور ڈوب کر مری شہید ہی اور ذات الجنب
والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مری شہید ہی اور جل کر مری شہید ہی اور مکان مین دبکر مری شہید ہے
اور عورت حمل ہی مری شہید ہی اور فرمایا نہین کہ پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سی یا کم مگر سبب
گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوسی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وما اصابکم
من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا ہے
ہاتہون تمہاری نے اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نے حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا انبیا
پہر اونسی کم اونسی کم بلا مین ہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سخت ہے
تو بلا بہی سخت ہونگے اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوسکے اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہان
تلک کہ چلتا ہی زمین پر اور نہین ہوتا ہے اوسکی کوئی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتہہ بڑائی بلا کی ہی اور تحقیق اللہ جل
جب دوست رکہتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہوا ساتہہ بلا کی پس واسطی اوسکی ہی رضا اور
اور جو خفا ہو پس واسطی اوسکی ہی خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنی کی بہلائی کا جلد کرتا ہے
واسطی اوسکی عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتہہ بندی کی برائی ترک کرتا ہی دنیا مین عذاب سبب گناہ کی دنیا

ہین یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی
مرتبہ جنت مین اللہ تعالی کی علم مین اور نہین پہنچ سکتا ہی اوسکو بسبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکی کی یا اولاد اوسکی کی پہر صبر دیتا ہی اوسکو اوسپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو اوس مرتبہ کو
کہ اللہ تعالی کی علم مین سبقت کیا تہا اوسکی لئی اور فرمایا کہ جسوقت ثواب دئی جاوینگے بلا والی تو دوست
رکہینگی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاشکے چمڑے ہمارے دنیا مین مقراضون سی کاٹی جاتے
اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلی گناہونکا
اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ زانو
باندہا تہا اوسکا اوسکی مالک نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور کیون چہوڑ دیا
اوسکو یعنی مومن کو تنبیہ ہو جاتا ہی کہ گناہونکی سبب سی میرا یہ حال ہوا تہا آیندہ کو باز رہون اور منافق کو ذرا
بہی نہین ہوتے کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر چہا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی تعزیت کرنیکا
اور نوحہ کرنیکا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی تعزیت کری مصیبت زدہ
کے ہوگا اوسکی بہی ثواب مانند اوسکی پس جا کر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کری مانند
جاہلی عورتون کی نہ پیٹی نہ بیان کر کر روی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
مین سی وہ شخص کہ رخسارے پیٹی اور گریبان پہاڑے اور بیان کری مانند بیان حالت کفر کی یعنی واویلا ہا دای کری
اور ابو موسی صحابی بیماری مین بیہوش ہوگئے ای جلی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تہی ساتہ رونی کی پہر آرام ہوا ابو موسی کو
کہا ابی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نی فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر مونڈاوی اور چلاوی اور پہاڑی کپڑی
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چہوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور توقع
مینہہ کی کرنی ساتہ ستارونکی یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنی
والی عورت جب توبہ نکری پہلی موت اپنی کی تو کہڑی کی جاویگی دن قیامت کی اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک
کرتہ کہجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسکو پیرہن کی طرح ان تا زیادہ ہو عذاب اوسکا ف قطران

قطران ایک دوا ہی سیاہ بدبو دار درخت ابہل سی کہ ہندی مین ہوبیر کہتی ہین نکلتی ہی اور اوسکو اونٹون خارشتی پر ملتی ہین اور

آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بہڑکتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذری آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سی اور صبر کر کہا اوس عورت نی الگ ہو مجہسی تو نہین پڑی ایسی

مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نی حضرت کو جب لوگون نی جتایا کہ یہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم تہی پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی وہان دربان پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا مینی آپکو

پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو صبر آ ہی

جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطی بندی مومن میری کی جزا جب قبض کرتا ہون محبوب بیٹا اوسکا

اہل دنیا سی پہر ثواب طلب کرتا ہی اوس سی یعنی صبر کرتا ہی مگر کہ جنت ہی اور فرمایا ہی کہ جسپر نوحہ کیا جاتا ہی

پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جائیگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی اور بیہوش ہوی عبد اللہ بن رواحہ صحابی

پس شروع کیا بہن اونکی نی کہ روتی تہی واجبلاہ کرکر یعنی اسیری پہاڑ ای ایسی ای ایسی تعریف بیان کرتی تہی

جب افاقت ہوی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تہی تو کچہہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجہکو کہ تو ایسا ہی جب یہ مری تو نہین روئی اونکی

نہ روئی اوپر فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو دو رونی والا اوسکا پس کہی واجبلاہ واسیداہ اور مثل اسکی

مگر کہ سونپتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ مکی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا

کہ جو کچہہ ہو رونا آنکہہ سی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سی ہی اور رحمت ہی اور جو کچہہ ہو ساتہ

ہاتہہ سی اور زبان سی یعنی پیٹنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سی ہی کذا فی المشکوۃ وکتب صلی اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُعَاذٍ یُعَزِّیْهِ فِیْ ابْنٍ لَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ

لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا

مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِیْئَةِ وَعَوَارِیْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَ

نَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی ... صلی اللہ علیہ وسلم نے

طرف معاذ کی حال بیٹے کا تسلی کرتی تہی اوسکی بیچ مرنی بیٹے اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنی
والی مہربان کی یہ خط ہی جناب محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ بن جبل کی سلام ہے تجپر پس تحقیق مین تعریف
پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای بعد اسکی پس دعا کرتا ہون تیرے لئے کہ بہت
دی اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور دل مین ڈالی تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجکو شکر پس تحقیق
جانین ہمارے اور مال ہمارے اور اہل ہمارے اور اولاد ہمارے اچھی بخششون اللہ غالب اور بزرگ کیسی ہین اور
عاریت ہین رکہوائی ہوئین یعنی جب چاہی لیلی فائدہ مند کی جاتی ہین ہم ساتہ اونکے ایک مدت معین
تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پر فرض کیا ہم پر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر جسوقت
کہ مبتلا کرتا ہی **ف** تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی صبر نکری
میرے بلا پر اور شکر نکری میری نعمتون پر اور راضی نہووے میری قضا پر پس چاہئے کہ طلب کرلی کوئی
رب سوا میرے **نظم** مخشی سنر حکم حکیم متاب + کار نا یافتان ہست شور و خروش + ہیچ دانی کہ صدق حصت
بحق + ارہ بر سر نہند و تو خاموش + اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکہی ہی کہ تمام احوال اور اوقات
آدمی کی چار چیزین باہر نہین ہین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندے کو نعمت پر شکر کرنا چاہئے
اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسکی طرف سے جاننی اور معصیت مین توبہ کرنی نزدیک ذکر التعزیہ فکان ابنك

من مواهب الله الهنيئة وعواريه المستودعة متعك به في غبطة وسرور وقبضه
منك باجر كبير الصلوة والرحمة والهدى پس تہا بیٹا تیرا اچھی بخششون اللہ کی سے اور امانتون سونپی گئی اوسکی سے فائدہ
مند کیا تہا تجکو ساتہ اوسکی بیچ اچھی حال کی کہ رشک کیجاتی تہی لوگ اوسپر اور بیچ خوشی کی اور اوٹہا لیا
اوسکو تیری پاس سی بدلی ثواب بڑی کی کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہے **ف** جیسے کہ اس
آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون اولئك
عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون یعنی اور خوشخبری دے صبر کرنی والون کو وہ جو جب
پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہین تحقیق ہم ملک اللہ کی ہین اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہر جانی والی ہین وہ لوگ اوپر

اونپر ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہہ لوگ وہ ہین راہ پانیوالی ان حکمت

فاصبروا ولا یحبط جزعک اجرک فتندم واعلم ان الجزع لا یرد شیئا ولا یدفع حزنا

وما هو نازل فکان قد نزل والسلام حم ص مس ط اگر ثواب چاہی تو پس صبر کر اور نہ ہووی بی صبری کرنی تیری
ثواب تیرا پس پشیمان ہووے تو یعنی اسلئی کہ کیون نہ صبر کیا یعنی مفت ثواب ہاتھ سی دیا اور جان یہہ کہ تحقیق
بی صبری کرنی نہین پھیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث مقدر
پس گویا کہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی آخیر نقل کی یہہ حاکم اور ابن مردویہ نی
ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہی کہ اودہر سی نیا دہیان ہٹا کر
امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام آخر خط مین بہی
لکہنا مستحب ہی جیسی اول مین مثل سلام ملاقات اور رخصت کی کذا ذکرہ العلی ولما توفی صلی اللہ علیہ

وسلم عزتهم الملائکة السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ان فی الله عزاء من کل مصیبة

وخلفا من کل فائت فبالله فثقوا وایاه فارجوا فانما المحروم من حرم الثواب والسلام

علیکم ورحمة الله وبرکاته ص مس اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو
فرشتون نے اسطرح کہ سلام ہووے تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہی ہر مصیبت
سی یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینی والا ہی ہر مصیبت سی اور اوسکی ہان عوض ہی ہر فوت ہونیوالی چیز سی پس
ساتہہ اللہ کی اعتماد کرو اور اوسی سی امید رکہو پس سوا اسکی نہین کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا گیا ثواب سی
اور سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سی
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہی اسلئی کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہی بلکہ مصیبت حقیقی یہہ ہی کہ صبر
نکری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکرہ العلی ودخل رجل اشهب اللحیة جسیم صبیح فتخطی

رقابهم فبکی ثم التفت الی الصحابة رضی الله عنهم فقال ان فی الله عزاء من کل مصیبة

وعوضا من کل فائت وخلفا من کل هالک فالی الله فانیبوا والیه فارغبوا ونظره الیکم

فِی الْبِلَادِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ يُصَبْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ ص ۔ اور آیا ایک آدمی سفید داڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی

اہلبیت پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنوں پرسی یعنی جگہ نہ پا

بسبب ازدحام کی تو آگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہان تسلی

ہی ہر مصیبت سی اور عوض ہے ہر فوت ہونیوالی چیز سی اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی سی پس طرف اللہ کی رجوع کرو

اور طرف ثواب اسکی رغبت کرو اور نظر اسکی طرف تمہاری ہی بیچ مبتلا کرنیکے یعنی وہ جانتا ہی

ساتہہ علم قدیم کی دل کی باتوں تمہاری کو ہر حال میں پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتی ہو

اور کیا کہتی ہو پس سوا اسکی نہیں کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بلا دیا جاوے یعنے مصیبت پر صبر نکری

اور ثواب سی محروم رہے اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نی رضی اللہ عنہما نے

کہ یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہی نقل کی یہہ حاکم نی ۔ وَمَنْ دَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ وَحَمَلَهٗ فَلْيَقُلْ

بِسْمِ اللّٰهِ ۔ مو مص ۔ اور جو شخص کہ رکہی میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹہاوی جنازہ یعنی میں بہی

پس چاہئے کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ۔ وَاِذَا صَلّٰی عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ

ثُمَّ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ

اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔ ص ۔ اور جب نماز پڑہی مردی پر تکبیر کہی پہر پڑہی الحمد پہر درود بہیجی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہہ ہی کہ درود نماز کا پڑہی پہر پڑہی یعنی تیسری تکبیر کی بعد

یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی

شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا یہہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں اور رسول تیری ہیں یہہ محتاج

طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر ان دنکی تنہائی میں زیادہ محتاج ہی اور ہی تو بی پروا

بیان جنازہ اٹہانیکا اور نماز جنازہ کا

پروا عذاب اسکی سی الگ ہوگیا دنیاسی اور دنیا والون سی اگر ہووی یہہ پاک گناہون سی پس زیادہ کر بالی اسکی
یعنی بسبب ثواب کامل کی اور بلند کرنی درجات کی اور اگر ہو گنہگار پس بخشش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب
اسکیسی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہی اسکی یعنی بسبب بی صبری کی نقل کی یہہ حاکم نی ف نماز جنازہ کی پڑہنی
فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازی کا یعنی غایب پر ہمارے
نزدیک درست نہین اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑہنی امام شافعی کے نزدیک واجب ہے
اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑہنا الحمد کا نہین ہی اگر بقصد ثنا کی پڑہی جایز ہی
پس امام اعظم رح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم آخر تلک پڑہی کذا ذکرہ الفقہاء اور بعضی دعا نبوی
بجای پہلی دعا کے بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤن مین سی پڑہنی آئی ہی اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ
وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ م
س ت حص ٭ یا اللہ بخشش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دی اسکو اور معاف کر اسکی تقصیرین اسکی اور اچہی
کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دی اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہ پانی اور برف اور اولے
کی یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی سفید کو میل سے
اور بدلہ دی اسکو گہر بہتر گہر اسکیسی اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکیسی اور بی بی بہتر بی بی اسکی سی اور
داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دی اسکو عذاب قبر سی اور عذاب آگ سی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا اللّٰہُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى
الْاِيمَانِ اللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ٭ د ت س مه حب حص ٭ یا اللہ بخش زندون ہمارے کو
اور مردون ہمارے کو اور چہوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے کو

اور حاضروں ہمارے کو اور غایبوں ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکہی تو ہم میں سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور
جسکو مارے تو ہم میں سی پس مار اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اوسکی سی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہی اوسکی
نقل کے یہہ ابو داود و ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ
ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَا
غْفِرْ لَہٗ یا اللہ تو ہی پروردگار اسکا ہی اور تو ہی نی پیدا کیا اسکو اور تو ہی نی راہ دکہائی اسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نی قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہی ساتہہ باطن اوسکی کی اور ظاہر اوسکی کے
حاضر ہوی ہیں ہم شفاعت کرنی والی پس بخش نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نی اس میت کو نقل کی نسائی نے
اس شخص کو نقل کی ابو داود نی یعنی نسائی نی بعد لفظ فاغفر کی لفظ لہا کا روایت کیا ہی اور ابو داود نے
لفظ لہ کا اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یا اللہ تحقیق فلانا
بیٹا فلانی کا بیچ عہد تیری کی اور امان ہمسائیگی تیری کی ہی یعنی پناہ و حفاظت تیری میں مرا ہی سبب ایمان لانیکی
پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی اور عذاب دوزخ کیسی اور تو ہی ہی لایق وفا کی یعنی وعدہ اپنا پورا کرنا ہی لایق حمد
ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق تو ہی بخشنی والا مہربان نقل کے یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے
اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ احْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی محتاج
ہوا ہے طرف رحمت تیری کی اور تو ہی پرواہ عذاب اوسکی سی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی
کی اور اگر گنہکار پس درگذر کر اوس سی نقل کی یہہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْھَدُ
اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَا
نِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور
بیٹا بندی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری

ہین اور رسول تیری ہین اور تو بہت جاننی والا ہی حال اسکا مجھسی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی
کے اور اگر تہا یہہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی نقل کی
یہہ ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ۔ ا د ت س حب ٭ اور جب رکہی مردے کو قبر اوسکی مین کہی رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہی بِسْمِ اللّٰہِ
وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ مس ٭ رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کی اور ساتہہ حکم
اللہ تعالی کے اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کی یہہ حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ مس ٭ زمین سے
پیدا کیا ہمنی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پہر پہنچاینگی ہم تمکو یعنی بعد مرنی کے
اور اوسی سی نکالینگی ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے اور بیچ راہ اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کی یہہ حاکم نی ف فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہی کہ مستحب ہے کہ وقت مٹی
ڈالنی کے تین لپ مٹی کی بہر کر سرہانے کیطرف سی قبر مین ڈالے اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسری مین
وفیہا نعیدکم اور تیسری مین ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پس یہہ بہی آیا ہو مگر بیان مراد یہہ ہی کہ مردے کی رکہنے کی وقت
پڑہے فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِہٖ وَقَفَ عَلَی الْقَبْرِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہُ بِالتَّثْبِیْتِ
فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْاَلُ ۔ د مس ر س ق ٭ پس جب فراغت پاوے دفن میت کیسی تو کہڑا ہووے پاس قبر کے
پس کہی حاضرون کو بخشش چاہو اللہ سی واسطی بہائی اپنی کی اور دعا کرو اوسکی لئی ساتہہ ثابت رہنے کی
یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کی یہہ ابو داود حاکم بزار بیہقی نے ف اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ دعا زندونکی مردون کے لئے مفید ہوتی ہے اور مذہب اہل سنت وجماعت کا
بہی یہی ہے کہ زندون کی دعا کرنی مین اور صدقہ دینی مین ساتہہ نیت ثواب کی نفع عظیم ہے مردونکو اور اس
باب مین بہت حدیثین آئی ہین کہ اوکر النحر ویقرأ علی القبر بعد الدفن اول سورۃ البقرۃ

بیان دفن کا اور
بیان تلقین کا

وخاتمتها ۔ سنی + اور پڑہی سرہانہ قبر پر پیچہی دفن کی ابتداء سورہ بقرہ کا یعنی مفلحون تلک اور آخر اوسکا یعنی آمن الرسول نقل کی یہہ بیہقی نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تلک سرہانہ پڑہی اور آمن الرسول پائینتی کذا فی المشکوۃ وَ اِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۔ م س ق اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ۔ بس + اور جب زیارت کری کوئی قبرونکی پس چاہی کہ کہی سلام ہی اوپر صاحب گہرونکی یعنی صاحب قبرونکی یا کہی سلام ہی تمپر ای گہروالون مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت نقل کی یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اور نسائی کی ایک روایت مین یہہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطی ہمارے پیشرو ہو اور ہم واسطی تمہاری پیچہی سی آنیوالی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ م س ق سلام ہی اوپر رہنےوالی گہرونکی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچہلون پر یعنی مردون زندون پر اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی نقل کی یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ م س سلام ہی تمپر ای گہروالون قوم مومنین کی اور آئی تمہاری پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دئی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈہیل دی گئی تم یعنی مدت عمر تلک اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہہ تمہاری ملین گی نقل کی یہہ مسلم نسائی نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ت + سلام ہی تمپر ای گہروالون قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہہ تمہاری ملین گی نقل کی یہہ ابو داود نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ت + سلام ہی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو تم

تم پہلی پہونچی ہو ہمسی اور ہم پیچہی تمہاری پہونچتی ہین نقل کے یہہ ترمذی نی ف آداب زیارت کے یہہ ہین کہ پشت جانب قبلہ کی کری اور موہنہ قبر کی طرف کر کر کہڑا ہووے اور سلام جو مذکور ہوا کہی اور ہاتہہ قبر کو نہ لگاوی اور نہ بوسہ دی اور نہ جہکی آگی قبر کی جیسی یہان رسم سلام کرنے کی ہی جہک کر اور ناک گہسنی اور سجدہ نکری اور نہ گرد قبر کی پہری کہ یہہ عادت نصاری کی ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نی بہی یہی لکہا ہی اور فتوی اکبری کہ قرآن پڑہنا قبر پر مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ سات بار قل ہو اللہ پڑہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ گیاران قل کہڑی ہوکر پڑہی بہہ بیٹہی اور زیارت جمعہ کی دن کرنی افضل ہی خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوی زیارت کی وقت سورہ یس پڑہی تو مقبرہ کی مردونکو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اوسدن اور جتنی مردی مقبری مین ہین وتنی نیکیان پڑہنی والی کی لئی لکہی جاتی ہین اور ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ ہی بعضون نے پڑہنی لکہی ہی کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ اور سورہ الہکم التکاثر پڑہی آئس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وتجاوز عن سیاٰتکم وتقبل حسناتکم رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمن لنا حق علینا ولاستاذینا ولاولادنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا ولعماتنا ولاخوالنا ولخالاتنا وسائر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ولمن له حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع المعلی ✤ بعد اسکی پڑہی اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربۃ محمد فی الترب وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین الحمد للہ رب العالمین ✤ یہہ دعا کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین وقت زیارت کی پڑہتی ہین کذا ذکر بعض الاکابر

الذی ورد فضلہ غیر مخصوص بوقت ولا سبب ولا مکان لا الہ الا اللہ ہی افضل الذکر ہی ✤ یہہ بیان ہے اوس ذکر کا کہ آئی ہی فضیلت اوسکی حدیثون مین حالانکہ یہہ نہین خاص کیا گیا ہی ساتہہ کسی وقت کی

بیان اوس ذکر کا جسکی فضیلت مخصوص نہین

جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ق ع + اور جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ سو بار ہوتا ہی یہہ کلمہ یعنی
ثواب اسکا واسطی اوسکی مانند ثواب آزاد کرنی دس بردونکی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور مٹائی جاتی
ہین اوس سی سو گناہ اور ہوتا ہی یہہ کلمہ اوسکی لئی پناہ شیطان سی اور نہین لائیگا کوئی بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا
یہہ اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہین لیکر اویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا
نقل کی یہہ ابو عوانہ نی هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَإِنَّ السَّمَوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ
بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا ق ص + یہہ کلمہ وہی کہ سکہایا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی
اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہووین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بہاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا
اوسپر اور اگر ہووین آسمان حلقہ تو البتہ ملادیوی یہہ اوسکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی فرضاً اگر سب آسمان بطور کڑی کے ہووین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جائی تو بسبب بوجہ کی گرہ
پچک کر ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی ہر دن مین سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِينُ تو ہوتا ہی اوسکی لئی امان فقر سی اور انس وحشت قبر مین اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی
جنت کی کذا فی شرح الصدور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَلِمَتَانِ أَصْلُ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ
دُونَ الْعَرْشِ وَالْأُخْرَى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط + لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمہ
ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لئی نہایت وری عرش کی یعنی وہ پہنچتا ہی درقبول
ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور نور سی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین
کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وهما صح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا عَلَى الْأَرْضِ
أَحَدٌ يَقُولُهَا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت س + اور یہی مضمون
کلمی ساتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہی ان تینون کو
مگر کہ دور کی جاتی ہین اوسی سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہووین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی
نسائی مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

حدیث معاذ قال یا رسول اللہ افلا اخبر الناس فیستبشروا قال اذاً یتکلوا واخبر
بها معاذ عند موته تاثماً خ م * نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین مگر حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یہہ جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نی حضرت سی سُنی ہی اور
بعد سُنّی کی معاذ نی عرض کیا ای رسول اللہ کی کیا پس نہ خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہووین وہ
فرمایا ابہی جو خبر دیگا اعتماد کرین گی لوگ یعنی نری شہادت پر اور عمل چہوڑ دینگی پس ابہی مصلحت نہین عمل
کرنی دی اور خبر دے دساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لئی نقل کے
یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی چہپانی
والا لگام آگ کی دیا جاویگا اور حضرت نی ابتداء اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع نہو از بسکہ مجتہد
تہی یہہ اجتہاد کر کر خبر دی کذا ذکر الفخر رح اور ملا علی قاری شرح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث پر یہہ شبہہ آتا ہے
کہ اکثر حدیثون سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مین داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوینگی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بالکل جانی ہی کی نہین اسکی کئی جواب
ہین اختصار کی لئی ایک پر کتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی یہان یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق بہی
ادا کئی یعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجالایا اور اسی لئی کہ معنی اسکی ظاہر نہ تہی معاذ نی پہلی
خبر نہ دی تہی من شهد بها كذلك حرمه الله على النار ت * جو کوئی گواہی دی ساتہہ
اس کلمہ کے خلوص سی حرام کریگا اوسکو اللہ تعالی آگ پر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی وحدیث البطاقة
التي تثقل بالتسعة والتسعين سجلاً كل سجل مد البصر اشهد ان لا اله الا الله
واشهد ان محمداً عبده ورسوله ق حب مس * اور حدیث پرچہ
کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا ننانوے کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ اوسمین برائیان لکہی ہوونگے کہ
ہر کتاب ہوگی بقدر دراز کی بینائی کے یعنی جہان تک نظر کام کری زمین سی آسمان تک کہ لکہا
ہوگا اوس پرچہ مین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله مشہور ہی نقل کے یہہ

ابن ماجه ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث البطاقة مبتدا ہی اور خبر اوسکی مشہور محذوف ہی فرمایا
آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے کہ روز قیامت کی الله تعالی ایک شخص کو روبروئ خلایق کی نکالیگا اور پہیلاویگا اوسکے
آگی ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر دراز کی نظر کی ہوگی پہر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اِن سی کچہہ کیا ظلم کیا ہی تجہپر
اعمال نامہ لکہنی والون میرے نے عرض کریگا بندہ کہ نہ ای رب میرے یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیری نی
پہر فرماویگا کیا کچہہ عذر ہی تیرے پاس عرض کریگا نہ ای رب میرے پس فرماویگا الله تعالی کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے
ظلم تجہپر نہین ہونیکا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جایگا کہ اوسمین لکہا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس فرماویگا الله تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی اور اس پرچہ کو اونکی برابر رکہہ عرض کریگا
بندہ ای رب کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابونکی یعنی جو کتابونسی بہرے ہوئ ہین پس فرماویگا ظلم نہین
کیا جاویگا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگ ہی تول اسکو پس سب نامی ایک پلہ مین رکہی جاوینگی اور یہہ پرچہ ایک پلہ مین
پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بہاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین بوجہل ہوتی ہی کوئی چیز بمقابلہ نام الله تعالی کی کذا فی المشکوة

مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ
اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ
اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ د م خ س ٭ جو کوئی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین ہی معبود مگر
خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی الله علیه وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی الله کی ہین اور بیٹی
لونڈی اوسکی اور کلمہ اوسکا ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت
حق ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اوسکو الله تعالی جس آٹہہ دروازون بہشت مین سی چاہیگا
وہ نقل کی یہہ مسلم بخاری نسائی نے **ف** خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل وکرم سی داخل کریگا یا بعد
عذاب دینی کے گناہون پر کذا فی کنز العمال مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا
اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ

اَلثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ ح م س — یعنی جو کوئی گواہی دے اِسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی نیک ہو یا بد ہو اور دروازون بہشت کے آٹھ مین جسمین سے چاہے گا نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نے **ف** بعضی روایت مین یہہ جملہ علیٰ ما کان من عمل ہر زیادہ آیا اوسکی مصنف نے لفظ اور اختلاف روایت کا بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالیٰ بہشت مین کسی عمل پر ہووے آٹھون دروازون مین سے جس مین سے چاہیگا اور حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلئے کہا کہ کن کی کہنی سے پیدا ہوئے ہین بغیر باپ کے کذا ذکر النجم

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ ح م س — یعنی تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتے تھے کہتے لا الٰہ الا اللہ آخر تک معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہے وہ غالب کیا لشکر اپنی کو اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافرون پر تنہا یعنی بغیر لڑنے آدمیونکے جنگ خندق کی پس نہین باقی ہے کوئی چیز بعد اوسکے نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نے حدیث اَلْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م

یہہ حدیث حال اعرابی کی ہے یعنی یہہ مصنف بطور تتمہ حدیث کی کہتا ہے کہ کہا اوسنے حضرت سے سکھا دو مجکو ایسے کلام کہ کہون مین اوسکو ہمیشہ ورد کرون اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ لا الٰہ الا اللہ آخر تک معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت اور پاک ہے اللہ جو پروردگار ہے عالمونکا نہین ہے بچنا گناہونسے نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو یہہ کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نے عرض کیا یہہ ذکر سب میرے رب کا

ہی میری لئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تلک کذا فی المشکوۃ قال سُبحان اللّٰہِ وبحمدہ کامرۃ کتب
کتبت لہ عشراً ومن قالہا عشراً کتبت لہ مائۃ ومن قالہا مائۃ کتبت لہ الفاً ومن
زاد زادہ اللّٰہ ت ض ی جو کوئی کہی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی ایکبار لکہی جاتی ہین اوسکے
لئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہی جاتی
ہین اوسکے لئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کری زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی اسی حساب سی
ثواب بڑہتا جاتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی من قالہا مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت
مثل زبد البحر ت عی جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کئی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون
مانند جہاگ دریا کے نقل کی یہہ ابو عوانہ نی احب الکلام الی اللّٰہ م ت س مص یہہ کلمہ یعنی یہی
تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وہی افضل
الکلام الذی اصطفی اللّٰہ لملائکتہ م ع و اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جو چن لیا اللہ تعالی نی اپنی
فرشتونکی لئی نقل کی یہہ مسلم ابو عوانہ نی وہی التی امر نوح بہا ابنہ فانہا صلوۃ الخلق وتسبیح
الخلق وبہا یرزق الخلق ط مص اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتہہ اوسکی اوسکی
کی بیٹی اپنی کو یعنی سام کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور سبب اسکی
رزق دی جاتی ہی خلق نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی من قالہا غرست لہ شجرۃ فی الجنۃ ت حب جو کوئی
کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کی یہہ بزار نی من ہالہ اللیل ان یکابدہ او
بخل بالمال ان ینفقہ او جبن عن العدو ان یقاتلہ فلیکثر منہا فانہا احب
الی اللّٰہ من جبل ذہب ینفقہ فی سبیل اللّٰہ ط جسکو ڈراوی رات اس سی کہ رنج مین ڈالی گی اوسکو یعنی اگر کہی
اور محنت شب کسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکہتا ہو یا جو کوئی بخل کری ساتہہ مال کی خرچ کرنی اوسکے کی
یا بزدل ہو وی دشمن سی لڑنی اوسکی پس چاہی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزین اس سے
دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اللہ کی سونی کی پہاڑ سی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین

مین نقل کی یہہ طبرانی نی اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ + بہت پیاری کلامون مین سے
طرف اللہ کی یہہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی ہی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی نقل کے
یہہ ابو عوانہ نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ + ا + جو کوئی کہی سبحان اللہ
العظیم اوگتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کی یہہ احمد نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ت س حب مس حص + جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی اوسکی لئی درخت کہجور کا بہشت مین نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی وَاِنَّہَا
عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِہَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُہُمْ + پس تحقیق یہہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی
سب زبان حال یا قال ہی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور سبب برکت اسکی کی معین کی جاتی ہین رزق انکی
نقل کے یہہ بزار نی کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ
سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ خ م ت ص حب + دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین پیاری طرف
رحمن کے یعنی بڑی نیکی والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور پاکی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکے
کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَہُنَّ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَہَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْہَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُہَا حَتّٰی
یَلْقَی اللہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَہَا + جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو
ساتہہ اس استغفار کی بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتے ہین
جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کی پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی او رحفاظت کی لئی نہین
مٹاتا ہی انکو کوئی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہان تلک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کی اوس حال مین
کردہ سربمہر ہونگی جیسکہ کہی تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر وتبدیل سی نقل کی یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی اسی کہ سوائی کفر کی کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط
کرتا کذا ذکرہ علی وَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجُوَیْرِیَۃَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہَا بُکْرَۃً حِیْنَ

لفظ العظیم کا حفظ ابن ابی شیبہ کی روایت میں نہیں ہے ۱۲ منہ

صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ

وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م ص ص ٭ اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو
کہ بی بی حضرت کی تہین اور حال یہہ کہ تحقیق نکلی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبحکو جسوقت کہ نماز پڑہی صبحکی اور صبح کے
اونکی گہر مین اور جویریہ مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پہر پہرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کی اور حال یہہ کہ وہ بیٹہی تہین اسی
وقت مین حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہے تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینے تجہکو اوسپر یعنی صبح سے اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا جویریہ نے ہان فرمایا تحقیق کہی مینے پیچہے جدا ہونے تیرے کی چار کلمے تین بار اگر تولے جاوین وہ ساتہہ اوس
چیز کی کہ پڑہی تونے ابتدا سے آج کی تو البتہ بہاری ہوویں اوپر یہہ کلمے وہ کلمے یہہ ہین سُبحانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ
آخر تلک معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی
کی اور موافق بوجہہ عرش اوسکی اور موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کی مسلم نے اور چار راویوں نے اور ابو عوانہ نے
ف علما رحمہم اللہ نے کہا اس طرح تسبیح کی ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوئے
کہ جب بندہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندی کی نیکی لا الہ الا اللہ بقدر
گنتی مخلوقات کی لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہی اللہ تعالی
اوسکو اعمال نامے مین ہر عمل کی پاویگا پس اوسکا بوجہی کا علم ہوویگا کہ یہہ عمل کی آرزو اوسکی لیکیا تہا تو کذا ذکر فی الحصن الحصین

بعضی روایت مین چار کلمے یہہ آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ

مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م س ن ع ٭ پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی خلق اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق رضی ذات اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق بوجہ

عرش اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کی یہہ مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَذٰلِكَ
س ٭ اور الحمد للہ اسیطرح نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی الحمد للہ بہی مثل سبحان اللہ کی آیا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ
خَلْقِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ کذا ذکر الشیخ اور ایک روایت مین چار کلمے یون آئے

ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ
عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ؕ س ؕ پاکی ہی اللہ کو اور ساتھ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون و نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے موافق گنتی خلق اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کی اور موافق وزن عرش
اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکے کے نقل کی یہ نسائی نے وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَۃٍ دَخَلَ عَلَیْہَا
وَبَیْنَ یَدَیْہَا نَوًی اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ
خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ ؕ اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی کسی بی بی کو کہ آئی تھی اوسکی پاس
اور آگی اوسکی گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان کہ تسبیح گنتی تہی ساتھ اونکی کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ اوس چیز کی کہ وہ
بہت آسان ہو تجپر اس سے یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسان یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق
آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق
گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنی والا ہے اور پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر مانند اسکی

ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تلک پڑہا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کی کہی راوی نے اختصار
کی لئی اسطرح کہہ دیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل ہی سی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر
قیاس کرلو اور کہ تو نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ
ذٰلِکَ ؕ د ت س حب مس ؕ اور پڑہا الحمد للہ کو مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ
مانند اسکی نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰی صَفِیَّۃَ وَبَیْنَ یَدَیْہَا اَرْبَعَۃُ
اٰلَافِ نَوَاۃٍ تُسَبِّحُ بِہِنَّ فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتِ مُنْذُ قُمْتُ عَلٰی رَاْسِکِ اَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِیْ
قَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ؕ د مس ؕ اور آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس
کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگی اونکی چار ہزار گٹھلیان کھجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتھ اونکی پس فرمایا حضرت نے

تحقیق تسبیح پڑہی مینی جب کہ گہر ہوا مین تیری سر پر بہت اُس سی یعنی ایسی تسبیح پڑہی مینی اُن تہوری پڑہی کہ تیری تسبیحات سی ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نی سکہا و مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی نقل کی یہہ ابو داود و حاکم نی وَ قَالَ

لِرَجُلٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ شَيْئًا هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِكَ اللّٰهَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ

مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ —— وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو امامہ صحابی کو سکہلا وین تجکو کچہہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالی کی سی رات دن مین اور وہ کلمات مین وہ یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی یعنی لوح محفوظ نی کہ سب کچہہ اوسمین لکہا ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی ہر چیز بہر اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کی یہہ طبرانی نی وَ

قَالَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ

اللَّيْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ

وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ

ذٰلِكَ ہی حصن حصین ۔ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوامامہ کو کیا نہ خبر دوں میں تجھکو ساتھ ایک ذکر کی
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب میں اور کیفیت میں ذکر کرنی تیری سی رات دن میں اور رات میں وہ یہہ ہے
کہ کہی تو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تلک معنی یہہ ہیں پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ زمین میں اور آسمان میں ہے اور پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان میں ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکے نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی
ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر اور الحمد للہ پڑہا مانند اسی کی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل سبحان اللہ عدد
ما خلق آخر تک کی پڑہا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی وَكَذَا اَبُوْ دَاوٗدَ ط اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَوْضِعَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا اَحْمَدُ
سِوَى التَّكْبِيْرِ ۔ اور اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نی مگر تحقیق اوسنی کہا جگہہ سبحان اللہ کی الحمد للہ پہر کہا
اور سبحان اللہ پڑہی تو مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی تو مانند اسکی اور اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نی سوای تکبیر کی وَقَالَتْ
سَلْمٰى اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ عَشْرَ مَرَّاتٍ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَيَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ ط ۔ عرض کیا سلمٰی نی جو ماں ہیں اولاد ابو رافع کے کہ
ای رسول خدا خبر دو مجھکو ساتھ کتنی کلموں کی اور بہت نہ بتاؤ مجھکو یعنی تہوڑی ہوں کہ یاد ہو سکیں پس فرمایا حضرت نے
کہہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالی یہہ میری ہی لئی ہی اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہہ میری
لئی ہی یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھی کو ہی نہ غیر میری کو اور کہہ اللّٰہم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجھکو فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
بخشا میں نی تجھکو پس کہی گی تو اسکو دس بار اور فرماویگا ہر بار اللہ تعالی تحقیق بخشا میں نی نقل کی یہہ طبرانی نی
ف ابو رافع غلام آزاد تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلمٰی بی بی اُنکی دائی جنائی اولاد حضرت فاطمہ رضہ
کی اور حضرت ابراہیم رضہ کی تہی ذکر الظہر ؛ اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ

بہترین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ
مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ﴿صم ت﴾ اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بہر دیتا ہی یعنی ثواب اسکی
اوسیچیز کو کہ زمین و آسمان مین ہی اور کہنا الحمد للہ کا بہر دیتا ہی ترازو عملونکی کو نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی
ف معنی سبحان اللہ کی یہہ ہین پاک ہی اللہ تعالی سب عیبونسی اور الحمد للہ کی یہہ کہ سب تعریفین اللہ تعالی
کو لا الہ الا اللہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہین ہی پہرنا گناہ
سی کیسی مگر ساتہہ محافظت اللہ تعالی کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی بیان معنی اسکی
سکیہہ لیجی اگی ترجمہ نہین مذکور ہوا اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ ﴿م﴾ بہت پیارے کلام آدمی کیطرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا
الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتہہ جسکی انہین سی شروع کری تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہین مگر
اولی یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی ھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ
وَھِیَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿ن حب﴾ یہہ کلمے چاروں کلمے بہترین کلام کی ہین پیچہی قرآن کی اور یہہ کلمے قرآن سی ہین یعنی اگرچہ سب
اکہٹی ایکجای قرآن مین نہین ہین لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہین نقل کی یہہ احمد نی مَنْ قَالَھَا کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ حَرْفٍ
عَشْرُ حَسَنَاتٍ ﴿ط﴾ جو کوئی کہی انکو لکہی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر حرف کی دس نیکیان نقل کی یہہ طبرانی نی لَاَنْ
اَقُوْلَھَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ ﴿م ت س مص عو﴾ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین
نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی اِنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَآءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ
وَّاَنَّ غِرَاسَھَا ھٰذِہٖ ﴿ت﴾ بتحقیق بہشت کی اچہی مٹی ہی اور میٹہا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی
تحقیق درخت اوسکی یہہ کلمے ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ ان مین سی پڑہی ایک درخت بہشت مین
بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی مینی کہا
ای محمد اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور یہہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ آخر تلک کذا ذکرہ الفخر رحمہ اللہ اور ایک

ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی یُغرَسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ؛ ق مس طس ؛
بویا جاتا ہی تیری لیئی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی
نی اوسط مین خُذُوْا جُنَّتَکُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا یعنی ہاتھ پکڑو تم سپر اپنی آگ سی کہو مراد رکہتی تہی پیغمبر صلی اللہ
وسلم یہہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر یہہ ہے کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کر بیان کی
فَاِنَّھُنَّ یَاْتِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُجَنِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ پس تحقیق یہہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی بائین
طرف اور پیچہی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظ اوسکی کر بہشت کو لیجاوینگی
وَھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ ؛ س مس صط طس ؛ اور یہہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات کی
ہین نقل کی یہہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقیات الصالحات
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا مراد اوس سی یہہ کلمی ہین معنی آیت کی یہہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین
نزدیک پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین وَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ ؛ م د ق ؛ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی
صلوٰۃ التسبیح یعنی کہنی والا انکا ثواب صدقہ کا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ابن ماجہ نی وَھُنَّ اللَّوَاتِیْ یُقْلْنَ فِیْ صَلوٰۃِ
التَّسْبِیْحِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّہِ الْعَبَّاسِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ
اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ ؛ ؛ اور یہہ کلمی وہ ہین کہ پڑہی جاتی ہین صلوٰۃ تسبیح مین اور
بیان اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چچا اپنی کو کہ عباس ہین ای عباس ای چچا میرے
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو جب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور طیبی نے دس خصلتون سی مراد اول چار
رکعت پڑہنی لکہی ہے اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورت چوتہی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلی سجدی مین

اٹھوین دس بار کہنا اوسکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا جلسہ استراحت مین پس یہہ بہت مناسب ہے بنظر سباق حدیث کی اور بعضون نے مراد دس خصلتون سی دس طرح کی گناہ لیے ہین جیسی کہ حدیث مین مذکور ہین پس مراد یہہ ہی کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہی کذا ذکرہ الفخر رح اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ

اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ

اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً جبوقت کری تو یہہ بخشی الله تعالی تیری ہی گناہ تیری پہلی اور پچہلی پرانی اور نئی چوک کر اور جان کر چہوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر دس خصلتین یہہ ہین کہ پڑہ چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت **ف** ابن عباس سی منقول ہی کہ الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑہے اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص آئی ہین کذا ذکرہ الفخر رح فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ

قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا

وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا

فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ

تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ

پس جب فراغت پاوی تو قرات سی پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدی مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمون کو دس بار پہر اوٹہا سر اپنا سجدہ سی پس کہہ ان کلمونکو دس بار پہلی اسکی کہ کہڑا ہووے تو یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ

كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً د ق س ص ب
اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس نماز کی ہر روز مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر
نہ پڑہ سکی تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی ف سُنا
مینی اپنی استاد یگانہ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاد اللہ شرفاہ سی کہ قعدون مین التحیات کی پہلی یہہ تسبیحات
پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ آخر کی التحیات کی بعد پہلی سلام کی یہہ دعا
پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ
وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ
وَحَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً مِّنْكَ
وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ معنی یہہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی توفیق ہدایت والون کی اور اعمال
یقین والون کی اور خیرخواہی توبہ والونکی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنی والون کی اور مانگنا
رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارونکی اور معرفت عالمونکی یہانتک کہ ڈرون مین تجہسی یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ڈر کہ باز رکہی گناہون تیری سی اور یہانتک کہ کرون مین ساتہہ بندگی تیری کی
عمل کہ لایق ہون مین بسبب اوسکی خوشنودی تیری کا اور یہانتک کہ خیرخواہی کرون تیری ساتہہ توبہ کی ڈرنی کر
تجہسی اور یہانتک کہ نیکی کرون تیری لئی خیرخواہی حیا کرنی کر تجہسی اور یہانتک کہ بہروسا کرون مین
تجہپر بیچ سب امور کی ساتہہ نیک رکہنی گمان کی ساتہہ تیری پاک ہی پیدا کرنیوالا نور کا ای رب ہماری تمام
کر ہماری لئی نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتہہ رحمت اپنی کی ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہہ دعا طبرانی نی اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس نماز مین لفظ خالق النور تلک پہلی سلام
کی پڑہنی روایت کی ہی اور عبد العزیز رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر صلوۃ تسبیح

اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہین ہی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر ائمہ اور بزرگون
کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑی تو اون
سجدونمین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سوسی زیادہ ہو جاوینگی کذا ذکرہ الفخر والعلی وھی مع ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ فان ھن الباقیات الصالحات وھن یحططن الخطایا کما تحط الشجرۃ ورقھا
وھن من کنوز الجنۃ ط ✤ اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کی ہین یعنی اوسکی اور یہہ تسبیحات ہین اور یہہ پانچون کلمی
جہاڑنی مین گناہونکو جیسکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی سی ہین نقل کی یہہ طبرانی نی ف
یعنی باب حاصل ہونی گنج بہشت کیسی ہین یا اسکی پڑہنی کی ثواب مثل گنج دنیا کی ملیگا بلکہ اوسکی مقابلہ
مین بیان کی گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکرہ الفخر تجزئ من القرآن من لا یستطیعہ ؛ مص
قایم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوسکی کو کہ نہ پڑہ سکی قرآن نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی وکذلک
مع اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی تجزئ من القرآن لمن لا یستطیعہ من اخذہ فقد
ملأ یدہ من الخیر ؛ دس ✤ اور اسیطرح یہہ کلمی ساتہہ اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی کے قایم مقام
ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوسکی کہ نہ پڑہ سکی قرآن جسنی یاد کئی یہہ کلمی پس تحقیق بہرا ہاتہہ اپنا بہلائی سی
نقل کی یہہ ابو داود نسائی نی وھن ایضا بغیر الدعاء صح وتبارک اللہ فیقبض علیھن ملک
فیضمھن تحت جناحہ ویصعد بھن لا یمر بھن علی جمع من الملائکۃ الا استغفروا لقائلھن
حتی یجیئ بھن وجہ الرحمن ؛ مو صس ✤ اور یہہ کلمی بغیر دعا کی ہی یعنی سوا اللھم ارحمنی آخر تک کی ساتہہ
وتبارک اللہ کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو نیچی پرون اپنی کی یعنی
کمال احتیاط کرتا ہی اور لی چڑہتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ساتہہ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش
چاہتی ہین وہ واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتہہ انکی ذات اللہ تعالی کے یعنی انکو
درگاہ بار یتعالی مین عرض کرتی ہین تا رحمت وخوشنودی اوسکی پڑہنی والی پر متوجہ ہو نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی

نی ان اللہ اصطفی من الکلام اربعا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فمن قال
سبحان اللہ کتب لہ عشرون حسنۃ وحطت عنہ عشرون سیئۃ ومن قال الحمد للہ فمثل ذلک
ومن قال اللہ اکبر فمثل ذلک ومن قال لا الہ الا اللہ فمثل ذلک ومن قال الحمد للہ رب العالمین من قبل
نفسہ کتب لہ ثلثون حسنۃ وحطت عنہ ثلثون سیئۃ ﴿ تحقیق اللہ تعالی نی چن لیی کلام آدمی کی سی
چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکہی جاتی ہین اوسکی لیی
بیس نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسکی ہی اور جو شخص
کہی اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسی کی ہی اور جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکی ہی اور جو شخص کہے
الحمد للہ رب العالمین از خود یعنی تہ دل سی بدون ریا اور جبر کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لیی تیس نیکیان
اور دور کی جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کی یہہ نسائی احمد حاکم بزار نی ایما یستطیع احدکم ان یعمل
کل یوم مثل احد عملا قالوا یا رسول اللہ ومن یستطیع ذلک قال کلکم یستطیعہ قالوا
یا رسول اللہ ماذا قال سبحان اللہ اعظم من احد ولا الہ الا اللہ اعظم من احد والحمد
للہ اعظم من احد واللہ اکبر اعظم من احد ﴿ س ط ﴾ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کیا
نہین طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا ہو عرض کیا صحابہ نی
ای رسول اللہ کی کون کرسکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم سی کرسکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول خدا اسکے
کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے
اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہے احد سی نقل کی یہہ بزار طبرانی نی سبحان
اللہ مائۃ تعدل مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل والحمد للہ مائۃ تعدل مائۃ فرس مسرجۃ
ملجمۃ تحمل علیہا فی سبیل اللہ واللہ اکبر مائۃ تعدل مائۃ بدنۃ مقلدۃ متقبلۃ ﴿ س
س ق مس ط صص تنحر بمکۃ ﴿ ط ﴾ ثواب سو بار سبحان اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہے سانتہ ثواب
سو بردی آزاد کرنی کی کہ وہ اولاد اسمعیل کیسی ہون اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنی کا برابر ہوتا ہی سانتہ

ثواب سو گہوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوے اونپر غازیونکو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد کے
لئی اور ثواب سوبار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہو تا ہی بہتہ ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والے مقبول
ہوں نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بہی ہی کہ ذبح کئی
جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پائیگا **ف** قلادہ کہتی مین اوسکو وہان کے
قربانی کے علامت کی لئی کچہہ گلی مین جب نور کی باندہ دیتی ہین وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْدِلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ س ق مس ۱ ط ❊ اور ثواب لا اِلٰہ الا اللہ کا برابر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین
کے ہی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نی بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ ❊ س حب
مس ر ا ط ❊ خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتہہ پانچ چیزونکی کیا بہاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ ہین کہنا لا اِلٰہ
الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور بیٹا نیکبخت یعنی مسلمان کہ مری مرد مسلمان کا پس ثواب
چاہی اوسپر یعنی ساتہہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نی اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ
مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ
النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَلَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَوْلَا يَزَالُ مَنْ تُذَكِّرُ بِهِ ❊ تحقیق قسم اوس چیز سی
کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی اللہ کی سی یہہ کلمی ہین سبحان اللہ اور لا اِلٰہ الا اللہ اور الحمد للہ پہرتی ہین یہہ گرد عرش کے انکی
لئی آواز ہی مکہی کی مانند آواز شہد کی مکہی کی یاد دلاتی ہین اللہ تعالی کو حال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا ہی
ایک تم مین سی یہہ کہ ہووے یا ہمیشہ ہووے وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نے
اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ❊ پس بہت کرو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین اللہ اکبر و لا اِلٰہ الا اللہ
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ❊ ع ا ر ط ❊ بہت کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ

خزانہ ہی خزانون بہشت کیسی نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نی بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اھ

س ٭ یہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کی یہ احمد طبرانی نسائی نی غَرْسٌ مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ حب

آحا ٭ یہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکی پڑہنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کی یہ ابن حبان احمد طبرانی نی

تَقَدَّمَ اَنَّهَا دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط ٭ اور یہی گزری کہ یہ کلمہ لاحول دوا ہے

ننانوین بیماریون کی کہ ادنی اونکا ہم ہی نقل کی یہ حاکم طبرانی نی كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَنِيْ

فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ اِلَّا

بِعِصْمَةِ اللهِ وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللهِ ٭ کہا ابن مسعود نے تہا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس پڑہا مینی یہ کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا معنی اسکی عرض کیا

مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتی ہین فرمایا یہ معنی ہین نہین ہوسکتا پہرنا گناہ اللہ کیسی مگر ساتہ بچانے

اللہ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی نقل کی یہ بزار نی وَعِنْدَهُ وَلَا مَنْجَا مِنَ

اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ س ب ٭ اور یہی لا حول ساتہ لا منجا من اللہ الا الیہ کی خزانہ ہی خزانون

بہشت کیسی نقل کی یہ نسائی بزار نی **ف** معنی اسکی یہ ہین نہین جگہہ نجات کی عذاب اللہ کیسی مگر طرف

اوسکی مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّ

رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ س مد مص ٭ جو کوئی کہی رضیت باللہ لفظ رسولا تک واجب ہوتی اوسکی لئی بہشت

معنی اسکی یہ ہین راضی ہوا مین ساتہ اللہ کی ازروی پروردگار ہونیکے اور ساتہ اسلام کی ازروی دین

ہونیکی اور ساتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی اور رسول ہونیکے نقل

کی یہ نسائی مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ

ب رسول اللہ

ب رسولی نبیا

مِنَ الخَیرِ وَاِنّی اِن اَتقُ اِلاّ بِرَحمَتِکَ فَاجعَل لی عِندَکَ عَھدًا تُوَفِّینِیہِ یَومَ القِیامَۃِ اِنَّکَ

لَا تُخلِفُ المِیعَادَ اِلاَّ قَالَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ یَومَ القِیَامَۃِ لِمَلَائِکَتِہٖ اِنَّ عَبدِی عَہِدَ عِندِی

عَھدًا فَاَوفُوہُ اِیَّاہُ فَیُدخِلُہُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ الجَنَّۃَ ٭ جو کوئی پڑہی دعا اللھم رب السموات والارض کو لاتخلف المیعاد تلک فرماویگا اللہ عزوجل دن قیامت کے اپنی فرشتونکو تحقیق بندے میرینی کیا ہی مجہسی ایک عہد پس پورا کرو اوسکو اوسکی لیئی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عزوجل بہشت مین معنی دعا مذکور کی یہہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون اور زمین کے جاننے والی پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتہہ اسکی کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپیگا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق وعنایت اپنی منقطع کریگا نزدیک کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لیئی کہ وہ ہوا وحرص سی بہرا ہوا ہی بدی کریگا اور دور کریگا مجکو بہلائی سی اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی پس ثابت کر میری لیئی نزدیک اپنی ایک عہد یعنی ساتہہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کے اور داخل کرنی بہشت کی کہ پورا کری تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو ف لفظ الا کا الا قال اللہ مین زائد ہے چنانچہ ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجھی جاتی ہی پہلی عبارت سی اور اسی سی یہہ استثنا ہی گویا یون کہا کہ نہین کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہیگا اللہ تعالی یون اوسکی لیئی کذا ذکرہ الفخر وبعلی قَالَ سُہَیلٌ فَاَخبَرتُ القَاسِمَ

بنَ عَبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ عَونًا اَخبَرَنِی بِکَذَا وَکَذَا فَقَالَ مَا فِی اَھلِنَا جَارِیَۃٌ اِلاَّ وَھِیَ تَقُولُ

ھٰذَا فِی خِدرِھَا ٭ کہا سہیل نے یعنی راوی اس حدیث کی نے کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی مینی قاسم بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین مسی ہین کہ تحقیق عون نی کہ وہ بہی تابعین سی ہین خبر دی مجکو ساتہہ اس اس طرح سے کہا قاسم نے نہین ہی گہر والون ہمارے مین کوئی لڑکی مگر وہ پڑہتی ہے یہہ دعا پردے اپنے مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور خورد وبزرگ ہمارے مین مشہور ہے نقل کے

یہہ احمد نے وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ الحَمدُ لِلّٰہِ حَمدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرضٰی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لَقَدِ ابتَدَرَھَا عَشَرَۃُ اَملَاکٍ کُلُّھُم حَرِیصٌ عَلٰی اَن یَکتُبَھَا

كَمَا دَرَى كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتّٰى يَرْفَعُوْهَا اِلٰى ذِى الْعِزَّةِ فَقَالَ اُكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِىْ ٭ جب

مسـ ٭ اور جب کہ بیٹھا ایک آدمی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ لفظ

یرضی تلک کہ معنی اسکی یہہ ہین سب تعریف ہی خدا کی ایسی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست

رکہتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہی پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات

کے کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ تحقیق دوڑے طرف ان لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزومند

تہے انکی ثواب لکہنی پر پس نجانا اونہون نی کہ کیونکر لکہین ثواب انکا یہان تلک کہ اوٹہالی گئی اونکو طرف

اللہ تعالی کے پس فرمایا لکہو انکو جیسی کہ کہا بندی میرے نی صدق و اخلاص سی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم

نے **ف** مراد یہہ کہ الفاظ اسکی لکہہ رکہو اور درپے لکہنی ثواب کی نہ ہو کہ ثواب اوسکا میری فضل و کرم پر

موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی سنن اپنے مین

اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچھی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسکی ہی کنجیان آسمانون اور زمین کے

مین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ پوچھا تونی مجہسی کچہہ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجہسی اوسکو کسی نی پہلی تری مَقَالِيْدُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا ہے

اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان و زمین کی اسکی پڑہنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنی

اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی واسطے

اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی

جلاتا ہے اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے کہ نہ مریگا اوسکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی

پڑہی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی سبب اسکی دس چیزین اول تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی

جو پہلی کہی ہین اور دوسرے لکہی جاتے ہیں اوسکی لئی نجات آگ سی اور تیسری متعین ہوتے ہین ہتہ اوسکی دو فرشتی
کرمی حفظت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی آور جو نہی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب
اور پانچوین اوسکی لئی ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیل
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لئی گہر بہشت مین اور اٹہوین حور عین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین کیا جاویگا
اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جایگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیونکی اہلبیت اوسکی سی
ای عثمان اگر کرسکے تو بس ناغہ ہو یہہ کوئی دن زمانی سی مراد پایگا تو سبب اسکی ساتہہ مراد پانے والون کے
اور سبقت لیجایگا تو سبب اسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجہی خبر دیجیے
پس فرمایا سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ الاَوَّلِ وَالاٰخِرِ وَالظَّاہِرِ
وَالبَاطِنِ بِیَدِہِ الخَیرُ یُحیِی وَیُمِیتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار
ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چہہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکی سی دوسری دیا
جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکہوں والی سی اور چوتہی بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ساتہہ بیچ قبہ اونکی اور چہٹی حاضر ہوتی
ہین بارہ فرشتی نزدیک مرنی اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اوسکو ساتہہ جنت کی اور بناؤ کر لیجاینگی اوسکو قبر اوسکی سی
طرف موقف کی پس اگر پہونچی گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کیسی تو کہین گی فرشتی نہ ڈر تو امن والون مین سے
ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سی حساب آسان پہر حکم کیا جایگا اوسکو طرف جنت کی کہ بناؤ کر لیجاینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دلہن کو یہان تلک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتہہ حکم
اللہ تعالی کی اور سب حال میں کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر در المنثور وتقدم سید الاستغفار
خ س ** اور پہلی گذرا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتہہ روایت بخاری نسائی کی
اِنِّی لَاَستَغفِرُ اللّٰہَ ص وَاَتُوبُ اِلَیہِ فِی الیَومِ سَبعِینَ مَرَّۃً خ ص ط س ** فرمایا پیغمبر صلی اللہ

یعنی ساری حاجتیں اوسکی روا ہوتی ہین اور بلائیں اوسکی دور ہو جاتی ہین

بیان استغفار کا

علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی نقل کے یہہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین
ستر بار نقل کی یہہ ابو یعلی نے اور طبرانی نی اوسط مین **ف** یعنی ابو یعلی سے دو حدیثین دو روایتین آئی ہیں
ایک مین فقط استغفر اللہ ہی اور دوسری مین واتوب الیہ بہی اور آخر حدیث کا دونون روایتون مین یہی ہے
فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً کذا ذکر الفخر اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً خ س ق طس توبہ اور استغفار
کرتا ہون زیادہ ستر بار سی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین مِائَةَ مَرَّةٍ طس
مص ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہون سو بار نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی تُوبُوا
اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ط س مص فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرو
طرف پروردگار اپنی کی اس واسطی کہ مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نی مَا اَصَرَّ
مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً د ت نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ
بار بار وہی گناہ کری دن مین ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اصرار کرنا گناہ پر یہ ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ
ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کی پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر
صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصروری ہی کہ استغفار زبانی اور نادم نہ ہووی کذا ذکر الفخر اِنَّهُ
لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ م د ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ تعالی سی دن مین سو بار نقل کی
یہہ مسلم ابو داود نسائی نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب
باری مین حاضر رہی اور غافل ہو پس سبب مشغول ہونیکی چیزون مباح مین مثل کہانی کی اور بیبیون سے
خلطہ کرنے کی اور سوا انکی اور ہر کسی نی الجملہ غفلت ہوتی تہی اوسکو نسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہین ہین اور اکثرون نی لکہا ہی کہ یہہ متشابہات سی ہی علم اسکا اللہ اور
رسول کو ہی کذا ذکر الفخر وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَمْلَاَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُوْنَ

يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ۔ احمد ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر گناہ کرو تم یہان تلک کہ پہونچین گناہ تمہارے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سے تو البتہ بخشے گا گناہ تمہارے اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین وہ اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے ف مراد بیان مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی بہیجا ہے کہ ندا ذکر الفخر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکے ہاتھ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور لاوے ایک قوم کو گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔ دس ۔ جو کوئی بخشش چاہے اللہ سے بخشتا ہے اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نسائی نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ۔ طس ۔ جو کوئی چاہے یہہ کہ خوش کرے اوسکو عملنامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت درج کرے اوسمین استغفار نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِهٖ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ حص ۔ نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہے ایک گناہ مگر کہ ٹہیر رہتا ہے فرشتہ جو متعین ہے ساتھ لکہنے گناہون اوسکی کے تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہے کہ اعمال نامہ مین نہین لکہتا پس اگر بخشش چاہے گنہگار نے اللہ تعالی سے اس گناہ سے کسی ساعت مین ان تین ساعتون سے نہ آگاہ کرے کا فرشتہ اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکے دکہاوینگے اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے نقل کی یہہ حاکم نے اِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ بَنِيْ اٰدَمَ ۔ مٓ

مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فِيهِمْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي
ا ص ف تحقیق شیطان نی عرض کیا اپنی پروردگار عز وجل سی قسم ہے عزت تیری کی اور بزرگی تیری کے
ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک جان بیچ اونکی بدن کی رہیگی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکی نی قسم ہے
عزت اور بزرگی اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگی وہ مجھسی نقل کی یہہ احمد
وابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَا ذُنُوبَاهُ
صس ف اور پہلی گذری یعنی صلوۃ التوبہ مین حدیث اوس شخص کی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض
کیا اوسنی افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی لئی فرمایا نقل کی یہہ حاکم نی مَا مِنْ حَافِظَيْنِ تَرْفَعَانِ
إِلَى اللهِ فِي يَوْمٍ صَحِيفَةً فَيَرَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِهَا اسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ عه ف نہین کراما کاتبین کہ لیجاتی ہین اللہ کی پاس دن مین عمالنامہ
کسیکا پس دیکہتا ہی اللہ تعالی اول عمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق
بخشی مینی بندی اپنی کی لئی وہ چیز کہ درمیان دونون سرون عمالنامہ کی ہی یعنی سب گناہ اوسکی استغفار کی سبب سی
بخش دیئی مینی نقل کی یہہ بزار نی ف ایک فرشتہ داہنی طرف ہی کہ نیکیان لکہتا ہی اور ایک بائین طرف داہنی
ہاتہ والا سردار ہی بائین ہاتہ والی پر جب بندہ نیکی کرتا ہی داہنی ہاتہ والا دہ چند لکہتا ہی اور جب برائی
کرتا ہے بائین ہاتہ والا اجازت چاہتا ہی داہنی ہاتہ والی سی پس وہ کہتا ہی ذرہ ٹہیر جا شاید یہہ
استغفار کری پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار بہی نہین کرتا ہے تو داہنی
ہاتہ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکہہ کذا ذکرہ المخرج مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللهُ
لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً طب ف جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کی لئی لکہتا ہی
اللہ تعالی اوسکی لئی بدلی ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نی وَتَقَدَّمَ مَنْ
لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ أَوْ مَنْ أَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا الحديث د س ق مس ف اور پہلی گذری غم کے
دعاؤن مین یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کری استغفار پڑہنی کی اور جو کوئی بہت پڑہی اوسکو کرتا ہی اللہ اوسکی لئی

ہر تنگی سی راہ نکلنی کی سارے حدیث نقل کی وہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے تقدم من استغفر
للمؤمنین والمؤمنات کل یوم الحدیث ؛ ط ۔ اور پہلے گذری یعنی سونیکے وقت کی دعاؤنمین یہ حدیث
کہ جو شخص بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کیلئے ہر دن سارے حدیث نقل کی وہ طبرانی نے تقدم
حدیث الرجل الذی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ احدنا یذنب قال یکتب علیہ
قال ثم یستغفر منہ قال یغفر لہ ؛ طس ط ۔ اور پہلے گذری نماز توبہ کی بیانمین حدیث اوس شخص کے
کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم مین کا گناہ کرتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی
اوسپر کہا اوسی بعد بخشش چاہتا ہی وہ اوس سی فرمایا حضرت نے کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل وہ طبرانی نے
اوسط و کبیر مین یقول اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان
منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن
آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرة
فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی تحقیق تو جب تلک دعا کریگا مجھسی امید رکھیگا مجھسی بخشونگا مین تجھکو اوپر
کسی حالت کی ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹی آدم کی اگر پہونچین گناہ تیری بلندی آسمان تلک پھر بخشش
چاہی تو مجھسی بخشونگا مین تیری لئی ای بیٹی آدم کی اگر لاوی تو میری پاس زمین بھر گناہ پھر ملی مجھکو نہ شریک
کرتا ہو ساتھ میری کسیکو البتہ لاون مین تیری لئی زمین بھر کر بخشش نقل کی یہ ترمذی نے ان عبدا اصاب
ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب و یاخذ
بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لی فقال
اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب و یاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اصاب ذنبا فقال
رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب و یاخذ بہ غفرت لعبدی ثلثا
فلیعمل ما شاء ؛ خ م ق ۔ تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سی پہونچا گناہ کو پس کہا ای پروردگار میری کیا
مینی گناہ بس بخش اوسکو میری لئی پس کہا رب اوسکی نی فرشتون سی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا وہ بندہ گناہ سی اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نے پہر ہو پہنچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالے نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہے کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنے کو پہر ٹہیرا گناہ سی بندہ اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نی پہر ہو پہنچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہے بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندے اپنی کو تین بار پس چاہئے کہ کری جو چاہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف لفظ ثلثا کہ راوی نی بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندی اور رب کا حدیث مین تین بار ہی اور فلیعمل قول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کرے جو چاہی جب تلک استغفار کرتا رہی اور ندامت کرتا ہی اوسکی کرنی پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نہ اظہر کرنا گناہون پر کذا ذکرا الفخر واعلم طوبی لمن وجد

فِی صَحِیفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا ؛ ت ؛ خوشحالی ہی اوسکی لئی کہ پالی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الَّذِیْ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِہٖ فَقَالَ

اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ؛ مص ف ؛ اور پہلی گذری حدیث اوس شخص کی کہ شکوہ کیا اوس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نی وَکَیْفِیَّۃُ الْاِسْتِغْفَارِ ؛ اور یہہ بیان ہی طریق استغفار کا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۲ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۲ یعنی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی نقل کے یہہ موقوفا مسلم نی ف مراد مکرر کہنی سی بہت ہی نہ یہی عدد یعنی بہت سی بخشش اوس سی چاہتا ہون کذا ذکرا الفخر مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ دت ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

تحب ؛ مص ط جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی لفظ الیہ تلک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ قایم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کیجاتی ہی اوسکی ہی اور اگرچہ بہاگا ہو

بیان زبان درازی سی استغفار کا

لڑائی کافروں کیسی کہ وہ کبیرہ ہے نقل کی ہے ابو داؤد و ترمذی نے اور یہی تین بار نقل کی ہے ترمذی نے اور ابن حبان نے
مرفوعاً اور طبرانی نے موقوفاً خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ یعنی جو کوئی پڑھے اس
استغفار کو پانچ بار بخشش کیجاتی ہے اوسکی اور اگرچہ ہوں گناہ اوسپر مانند جھاگ دریا کے نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نے
وَإِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ عد حب ط اور تحقیق تھے ہم یعنی اصحاب البتہ گنتے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں اس دعا کو ای پروردگار میرے بخش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہے توبہ
قبول کرنے والا مہربان فرماتے سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہ جاری ہوتی نقل کی ہے چاروں نے اور ابن حبان نے
وَمَا أَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ
فَيَكُونَ ذَنْبًا وَكَذِبًا بَلْ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ ط اور کیا اچھی ہے بات ربیع بن خثیم تابعی کے
رضی اللہ عنہ کی کہ نہ کہے ایک تم میں کا غفلت سے کہ بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف
اوسکی پس ہوتا ہے یہ کہنا گناہ اور جھوٹھ بلکہ کہے یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجپر ساتھ رحمت اور توفیق
طاعت کی **ف** یعنی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار میں کہ وقت ندامت اور حضور کا ہے حقیقت میں
استہزا اور بے ادبی ہے اور معنی اسکی خبر دینی ہوتی ہے طلب مغفرت اور توبہ سے پس حقیقت
میں جب طلب نہ ہوئی تو جھوٹھ ہوا پس گناہ سے گناہ شرعی مراد نہیں ہے بلکہ تقصیر طریقت کی اور بے ادبی
اور غفلت مقام حضور میں مراد ہے کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہے خصوصاً مقام توبہ اور
استغفار میں کہ وقت خشوع اور خضوع کا ہے کذا ذکرہ الحرز اور ملا علی قاری شرح نے ہی لکھا ہے کہ یہ گناہ شرعی نہیں ہے
بلکہ نسبت مقربین کی مراد ہے تا منہ ہے قول کی حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ یعنی نیکیاں اچھونکی برائیاں مقربوں کے
ہوتی ہیں سبکی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ استغفار میں بہرحال نفع ہے لیکن ساتھ حضور قلب کی نور علی نور ہوتا ہے کمال
کی چھوٹنی میں گناہ نہیں لازم آتا ہے اسلئے کہ اجماع ہے علماء رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہے اللہ تعالی کو یا استغفار
کرتا ہے زبان سے بغیر حضور قلب کے نہیں ہوتا ہے گنہگار بلکہ عابد ہوتا ہے باعتبار بعض اعضا کی کہ تکلم ہوتی ہے اور تقریر ملا علی کی شرح

ایسے سے کہ لفظ تب علی تک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نی کتاب الاذکار میں لکہا اس قول
نقل کرنیکی شبہ لیا ہی کراہت استغفر اللہ کی اور جہوٹہ ہونی اوسکی پر مطلع نہیں ہوا ہیں اوسکا جواب مصنف نے
ویسہ کیا فہم کر دیا ہے کذا ذکره الفرح وَلَيْسَ كَمَا فَهِمَ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا أَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ
كَذِبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَاِنَّهُ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَأُ اِلَى اللهِ بِقَلْبِهٖ فَ
ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا الْقَوْلُ لِرَابِعَةَ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَاَمَّا اِذَا
قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ وَهُوَ يَتُوْبُ فَذٰلِكَ فَاِنَّهُ كَذِبٌ اور نہیں ہے معنی قول ربیع کی جیسے کہ سمجہی ہیں بعضی پیشوا ہمارے یعنی نووی
رح کہ تحقیق استغفار اسطرح یعنی ساتہہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جہوٹہ یعنی معنی نہیں ہیں تا اعتراض اوسکا وارد ہو
بلکہ کہتا ہوں میں کہ وہ گناہ ہی اسلئی کہ تحقیق کہنی والا جب بخشش چاہے دل غافل سی کہ نہ حاضر کری مانگنی بخشش کیکو
یعنی توجہ دل سی نہ مانگی اور نہ التجا لاوی طرف اللہ تعالی کی ساتہہ دل اپنی کی پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی
بی نصیب ہونا ہی یعنی قبولیت استغفار سی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کی گناہ ہی مانند بات حضرت
رابعہ بصری رح کی ہی کہ استغفار ہماری کہ غفلت سے دیتی ہوی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اگر جو وقت
کہا زبان سی رجوع کرتا ہوں میں طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دل سی پس نہیں شک کہ تحقیق یہہ جہوٹہ ہوا ف
حاصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب و کذب کو محمول لف و نشر پر کیا ہی یعنی غفلت سی استغفار کی
کہنی میں گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سی توبہ کی کہنی میں جہوٹہ لازم آتا ہی اسلئی کہ جو ہمیشہ طالب مغفرت کا
ہوتا ہی اگرچہ بعضی وقت بسبب غفلت کی آگاہی نہ رکہتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی سچا ہی اسلئی کہ واقع میں
وہ طلب اپنی ساتہہ رکہتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی میں کذب نہیں لازم آتی کا بلکہ
گناہ بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ میں کاذب ہوگا جو دل سی نہ کہی گا اسلئی کہ یہہ بیان ہی رجوع کا اور وہ کبہی
ہوتی ہی اور کبہی نہیں پس نووی نی جو مطلق کذب لازم آنا مجملا اعتراض کیا تہا دفع ہوا واللہ اعلم کذا اوکر وَاَمَّا الدُّعَاءُ
بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهُ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ اَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ
اَنْ يَلِجَ وَيُوَضِّحُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ✽ اور ہی بردعا کرنی ساتہ
بخشش اور توبہ کی یعنی اللّٰہم اغفرلی وتب علی کر دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنیوالا اگرچہ ہووے غافل پس تحقیق پالیتا ہے
ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سی پس قبول کیجاتی ہی دعا اسکی کہ جو شخص بہت گھٹ گہنا ہی دروازہ قریب سے
پہیکہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللّٰہم اغفرلی وتب علی کا بہتر ہی بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک
مجلس مین سسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کی لئی کہ کہی استغفر اللہ واتوب الیہ ساتہ
بخشش کی یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہاگا ہو جہاد سی ایکبار کہی یا تین بار **ف** بالمغفرۃ
متعلق واقعہ کا ہی یعنی قطعاً اور جزماً حکم بخشش کا کرنا اسکی نہی والے کو ہی اسپر دلالت کرتا ہی نَجَّا قَدْ كُشِفَ
لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ دَ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا ✽ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لئی پردہ یعنی اس تحقیق سی
حقیقت حال کی واضح ہو گئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کری تجکو اور کتاب زہد مین روایت ہی
حضرت لقمان رضی سی کہ عادت ڈال زبان اپنی کو اوپر کہنی اسکی ساتہ اللّٰہم اغفرلی کی اسلئی کہ تحقیق خدا تعالیٰ کی لئی ساعتیں
ہین کہ نہین محروم کرتا اونمین سائل کو **فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰیَاتٍ** بیان ہے
قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا
لِاَصْحَابِهٖ م فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا واسطے
پڑہنی والون اپنی کی نقل کی اسکو مسلم نی يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ
اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ
ت مى ✽ فرماتا ہی اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر
اوس چیز کہ دیتا ہون مین مانگنی والون کو اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالیٰ کی ہی
اوپر سب خلق اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی و دارمی نی **ف** حدیث کی سری یہہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف
پڑہنی مین مشغول رہتا اور کچہہ ذکر اور دعا مجہسی کی تو اوسکو دعا کرنی والون سی زیادہ دیتا ہون مین کَانَ اللّٰہُ

یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ کارساز ہوتا ہی اوسکا کذا ذکرالفخر تعلموا القرآن واقرءوہ فان مثل القرآن
لمن تعلمہ فقرأہ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہ
فیرقد وہو فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک ت س ق حب ﴿ سیکھو قرآن اور پڑہو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سی عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی
اوس شخص کی کہ سیکھتا ہی اوسکو پہر پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند مثال تہیلی کی
ہی کہ بہری ہو مشک سی پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکانوں کو اور مثال اوس شخص کی کہ سیکھتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی
یا غافل ہوتا ہی عمل کرنی سی اور قرآن اوسکی دل میں ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی ف سینہ قاری کا مانند تہیلی مشک کی ہی اور قرآن شریف
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑہنی والی کو اور سننی والوں کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جسنی سنا
اور جو سیکہا اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اوروں کو کذا ذکرالفخر من قرأ حرفا من کتاب اللہ
فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف
ت ﴿ جو کوئی پڑہی ایک حرف کلام اللہ کا پس واسطی اوسکی ایک نیکی ہی اور ہر نیکی برابر دس نیکی کی ہی نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک
حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنی میں تیس نیکیان لکہی گئیں نقل کی یہہ ترمذی نی
لا حسد الا فی اثنین رجل آتاہ اللہ القرآن فہو یقوم بہ آناء اللیل وآناء النہار ورجل
آتاہ اللہ مالا فہو ینفقہ آناء اللیل وآناء النہار خ م ﴿ نہیں ہی رشک کرنا مگر بیچ دو شخصوں کے
یعنی رشک کرنا کہ میں بہی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہی مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی حافظ
ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی وقتوں رات کی میں اور وقتوں دنکی میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی
مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتوں رات کی میں اور وقتوں دنکی میں نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اور حدیث
میں آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق میں اور خوشنودی اوسکی میں پس اگر بطور اسراف کی کوئی خرچ کرتا تو رشک در
ہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکہکر رشک کرنا جائز ہی مگر اوس نعمت والی پر نعمت اوسکی اللہ تعالی

یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ اسکا ہو رہتا ہے اوسکا کذا ذکرہ الفخر تعلموا القرآن واقرؤہ فان مثل القرآن
لمن تعلمہ فقرأہ وقام بہ کمثل جراب مملو مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہ
فیرقد وھو فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک ت س ق حب * سیکھو قرآن اور پڑھو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سے عمل ہے پس تحقیق مثال قرآن کی واسطے
اوس شخص کے کہ سیکھتا ہے اوسکو پھر پڑھتا ہے اور عمل کرتا ہے اوسپر رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اوسکی مانند مثال تھیلی کی
ہے کہ بھری ہو مشک سے پہونچی ہو خوشبو اوسکی تمام مکانوں میں اور مثال اوس شخص کے کہ سیکھتا ہے اوسکو پھر سو رہتا ہے
یا غافل ہوتا ہے عمل کرنے سے وہ قرآن اوسکی دل میں ہے مانند مثال تھیلی کی ہے کہ بندھی گئی ہو مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلے نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف سینہ قاری کا مانند تھیلی مشک کی ہے اور قرآن شریف
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑھا برکت اوسکی پڑھنے والی کو اور سننے والوں کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جیسی مشنا
اور جو سیکھا اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور کسیکو کذا ذکرہ الفخر من قرأ حرفا من کتاب اللہ
فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف
ت * جو کوئی پڑھے ایک حرف کلام اللہ کا پس واسطے اوسکے نیکی ہے اور نیکی برابر دس نیکی کے نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک
حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں لکھی گئیں نقل کی یہہ ترمذی نے
لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ آناء اللیل وآناء النہار ورجل
آتاہ اللہ مالا فھو ینفقہ آناء اللیل وآناء النہار خم * نہیں ہے رشک مگر بیچ دو شخصوں کے
یعنی رشک کرنا کہ میں بھی ایسا ہی ہو جاؤں کسی پر نہ چاہیے مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی حافظ
ہے پس وہ قیام کرتا ہے ساتھ اوسکی وقتوں رات کی میں اور وقتوں دن کی میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے
مال پس وہ خرچ کرتا ہے اوسکو وقتوں رات کی میں اور وقتوں دن کی میں نقل کی یہہ بخاری مسلم نے ف اور روایت
میں آیا ہے کہ خرچ کرتا ہے اوسکو راہ حق میں اور خوشنودی اوسکی میں پس اگر بطور اسراف کے کوئی خرچ کرتا ہو تو رشک درست
نہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ کسی نعمت والے کو دیکھکر رشک کرنا چاہیے مگر اوس نعمت والے پر کہ نعمت اوسکی اللہ تعالی

سسی نزدیک کرے اور اسی حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد اور سوا انکی کہ اون درجون کی بہی آرزو جایز ہے کذا ذکر المحزرح يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا د ت حب ⁂ کہا جاویگا قرآن پڑہنے والے کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسے کہ ٹہیر کر پڑہتا تہا تو یعنی بی تکلف تجوید سے دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہے پڑہیگا تو نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ پڑہا کرتا ہے اور عمل کرتا ہے اوسپر اور بعضون نے کہا ہے جو معانی قرآن کی جانتا ہے اور حافظ اور منقول ہے کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآن کی ہین پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سے پڑہے اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لایق اوسکے حال کی ہوگا چڑہیگا اور جسنے تہوڑا ترتیل سے پڑہا اور تہوڑا بغیر ترتیل کے اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سے پڑہتا تہا مصنف رح نے لکہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ جو حافظ ترتیل سے پڑہتے ہین اونکی لیے اعلی درجہ بہشت مین ہے پس حاصل یہہ ہے کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قرآن مین تامل کرنا بڑا رتبہ رکہتا ہے کذا ذکر اعلی د المحزرح الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ ⁂ جو شخص کہ پڑہتا ہے قرآن اور وہ خوب ماہر ہے ساتہہ اوسکی ساتہہ فرشتون لکہنے والون بزرگ نیکوکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑہتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اوسمین اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہے اوسکی لیے دوہرا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ماہر یعنی اوستاد کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہوا اوسپر قراءت بسبب یاد کی پس یہہ آخرت مین اون منازل مین ہونگے کہ جہان ملایکہ اور انبیا ہونگی اور دوہرا ثواب ایک ثواب قراءت کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہے کہ اجر ماہر کا زیادہ اس سے ہوگا کہ انبیا اور ملایکہ کی ساتہہ ہوگا لیکن باعتبار مشقت تعب کی غیر ماہر کو بہی ثواب ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہے مشقت اور ریاضت پر کذا ذکرہ المحزرح

بیان ہونا فضیلت سورتون اور آیتون کی

الْفَاتِحَةُ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ خ د س ق ⁂ الحمد بہت بڑی سورت قرآن سے ہے وہ سات آیتون سے کہ کہ مکرر پڑہی جاتی ہے اور قرآن ہے بڑا نقل کی یہہ بخاری ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** سورہ فاتحہ کا نام کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم بہی آیا ہے سبع اسلئے کہ سات آیتون کی ہے اور مثانی اسلئے کہ نماز مین بار بار

بار بار پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کی بطور اجمال کی اسمین
مین کذا ذکر الفخر اُعْطِیتُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیا گیا مین سورہ الحمد نیچے عرش کسی یعنی وہان لکہی تہی تا یہ ہی بزرگی اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی بَیْنَا
جِبْرِیْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِنْ فَوْقِہٖ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ ھٰذَا
مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤْتَھُمَا
نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ
م س ۔۔۔ اوس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی تہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کیطرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا یہہ اوز دروازہ آسمان کا ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا کبہی مگر آج
پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتہ دو نوروں کی یعنی ایسی چیزین پڑہنی والی کی لئی قیامت
کو روشنی ہونگی اور آفات راہ سی بچاینگی کہ دی گئی تم وہ دو نور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تم سی ایک اونمین سی
سورہ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سی مگر دیا جاویگا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ مسلم نسائی نی ف دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری یعنی جو دعا کہ سورہ فاتحہ
اور آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوگی اس تقدیر پر مراد
حرف سی کلمات مین کذا ان آیتونمین واقع ہوئی ہین یہہ معنی نسبت اولی ہین اور خاتمہ سورہ بقرہ کا بعضون نی آمن
الرسول سی لکہا ہی اور کعب حبار نے اور مصنف نی للہ ما فی السموات سی آخر تلک کذا ذکر الفخر رح البقرۃ
یہہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ کا اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ الْبَقَرَۃُ
م ت س ۔ تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم
ترمذی نسائی نی اِقْرَؤُا ھَا فَاِنَّ اَخْذَھَا بَرَکَۃٌ وَتَرْکَھَا حَسْرَۃٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُھَا الْبَطَلَۃُ م
پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہی قیامت کو
جب پڑہنی والوں کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی ہی ساحر نقل کی یہہ مسلم نی ف بطلہ سیاحر اور کاہل وجود

یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والی توفیق اسکی پڑھنی اور سیکھنی کی نہین رکھی کذا ذکرہ الفخر لکل شیء سنام
وسنام القرآن البقرة ت مس حب ـ ہر چیز کی ایک بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے
یعنی سب سے بڑی ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم ابن حبان نی من قرأها لیلة لم یدخل الشیطان بیته
ثلث لیال ومن قرأها نهارا لم یدخل الشیطان بیته ثلث ایام حب جو کوی پڑہی سورہ
بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوی پڑہی اسکو دن کو نہین داخل ہوتا ہی
شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی نقل کی یہ ابن حبان نے
اعطیت البقرة من الذکر الاول ص فرمایا حضرت نے دیا گیا ہون مین سورہ بقرہ لوح محفوظ سی
نقل کی یہ حاکم نی ف یا ذکر سی کتابین اللہ تعالی کی مراد ہین مثل توریت وغیرہا کی کذا ذکرہ الفخر البقرة
وال عمران ـ یہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کا اقرأوا الزهراوین البقرة وال عمران
فانهما تأتیان یوم القیامة کانهما غمامتان او کانهما غیایتان او کانهما فرقان من
طیر صواف تحاجان عن اصحابهما م ـ پڑہو دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران ہین پس
تحقیق یہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کی کہ وہ دونون سایبان ہین یا گویا کہ
وہ دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندہی ہوئی جہگڑینگی پڑہنی والون اپنی کی طرف سی نقل کی یہ مسلم نی
آیة الکرسی ـ یہ بیان ہی فضیلت آیت الکرسی کا هی اعظم آیة فی کتاب اللہ م ـ یہ بزرگتر ہی آیتون
کی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی نقل کی یہ مسلم ابوداود نی هی سیدة آی القرآن ت حب
مس ـ یہ افضل آیتون قرآن کی ہی نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نی لا تضعها علی مال وولد
فیقربک شیطان حب ـ جو رکہی تو آیت الکرسی اپر مال اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہ کر لٹکاوی تو نزدیک نہین
ہوئیگا تیری شیطان یعنی تیری مال و اولاد پاس یعنی اونکا اور تصرف نہین کریگا نقل کی یہ ابن حبان نے الآیتان آمن
الرسول آخر البقرة لا تقرآن فی دار ثلث لیال فیقربها شیطان ت س حب مس ـ فضیلت دو
آیتون آمن الرسول کی کہ آخر سورہ بقرہ کا ہی یہ ہے کہ پڑہی جاتی ہین یہ دونون آیتین جس گہر مین تین رات پس نہ نزدیک

آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی اِنَّ اللهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰيَتَيْنِ اَعْطَانِيْهِمَا
مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ عَرْشِهٖ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهُمَا صَلٰوةٌ وَّ
قُرْاٰنٌ وَّدُعَاءٌ ۔ ص س ۔ تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہہ دو آیتونکی کہ دی ہین مجکو وہ خزانہ اپنی سی
جو نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکھو اونکو اور سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب
گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہین اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہہ
حاکم نی اَلْاَنْعَامُ ۔ یہہ بیان ہی فضیلت سورہ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ شَيَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ ۔ مس ۔ جب اوتری سورہ
انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بسبب خوشی کی پہر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئی ہین اس سورت
کی فرشتی اسقدر کہ ڈہانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کی یہہ حاکم نی اَلْكَهْفُ یہہ بیان ہی فضیلت سورہ کہف کا
مَنْ قَرَاَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ ۔ ص س ۔ جو کوئی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی
روشن رہتا ہی اوسکی لئی دل اوسکا نور سی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب اوسکی سی درمیان دو جمعون کے
یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کی یہہ حاکم نی مَنْ قَرَاَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۔ مو می ۔ جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اللہ اوسکی لئی نور سی اسقدر کہ
فرق ہی درمیان پڑہنی والے اسکی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بیت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ موقوفا دارمی
نی مَنْ قَرَاَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ
اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ ۔ س مس ۔ جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسی کہ اوتاری گئی یعنی
ترتیل و تجوید سی بی کم و زیادہ ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکہ تلک اور جو
شخص پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف سی یعنی وعرضنا جہنم سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا
اوسپر نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ
مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهٗ ۔ طس ۔ جو کوئی

پڑہی سورہ کہف ہوگی واسطی اوسکی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سی مکہ تلک یعنی جتنی مسافت اوسکی مکان مین اور
مکہ مین درمیان تہی اوس مقدار وہان نور ہوگا اور جوکوئی پڑہی دس آیتین آخر کہف سی پہر نکلی دجال تو نہین ضرر
کرنے کا اوسکو نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین مَن حَفِظَ عَشرَ آیَاتٍ مِن اَوَّلِهَا عُصِمَ مِن فِتنَةِ
الدَّجَّالِ ؛ م دت س ✤ جوکوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سی یعنی من امرنا رشدا تلک
بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی مَن حَفِظَ عَشرَ آیَاتٍ ؛ م د ؛ مَن
قَرَأَ العَشرَ الاَوَاخِرَ مِنَ الكَهفِ عُصِمَ مِن فِتنَةِ الدَّجَّالِ ؛ م د س ✤ جوکوئی یاد کری دس
آیتین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نی یعنی اس روایت مین سارا حدیث کا یہہ آیا ہی اور مابعد کی روایت مین یون ہی کہ جو کوئی
پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی مَن
قَرَأَ ثَلٰثَ آیَاتٍ مِن اَوَّلِ الكَهفِ عُصِمَ مِن فِتنَةِ الدَّجَّالِ ؛ ت ؛ جوکوئی پڑہی تین آیتین اول
کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ ترمذی نی مَن اَدرَكَ الدَّجَّالَ فَليَقرَأ عَلَيهِ
فَوَاتِحَ الكَهفِ الحَدِيثَ ؛ م ص ؛ جوکوئی پاوی دجال کو پس چاہئی کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورہ کہف کی یعنی
تین یا دس فرمائی سارے حدیث نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی فَاِنَّهَا جِوَارُكُم مِن فِتنَتِهِ ؛ د ؛ اسلئی کہ وہ
آیتین نگہبان مین تمہارے فتنہ دجال سی نقل کی یہہ ابوداود نی اُعطِیتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِینَ وَالحَوَامِیمَ
مِن اَلوَاحِ مُوسیٰ ؛ مس ✤ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا گیا ہون مین سورہ طٰہٰ طواسین یعنی سورہ
نمل اور شعراء اور قصص اور حمیمین تختیون موسی سی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی توریت سی کہ تختیون پر جدا سکی یہہ
لکہی ہوئی تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حمیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم انہین سی
اکڑی رہیگی ہر دروازے پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازے مین اسکو کہ ایمان لایا مجہپر اور پڑہا مجہکو
اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی حمیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والی گہن والی
جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حمیمون کو اور جو پڑہی سورہ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الم تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کی واسکا ثواب

ثواب ملا کذا فی در المنثور اور جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ میں مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جنت میں بنایا جاتا ہے

اوسکی ہی ایک گھر کذا فی وظایف لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَلَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ

الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ اقْرَؤُوهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ ترجمہ ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی نہین پڑھتا ہی

اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گھر کو یعنی محض اللہ تعالی کی خوشی اور جنت کی ملنی کی لئی پڑھتا ہی مگر

کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی پڑھو اسکو مردون اپنی پر نقل کی یہہ نسائی ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان نے **ف**

دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا تفصیل سے اس مین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور پڑہو

اسکو یعنی پڑھتا اونکو ثواب پہونچی یا مراد ہونی ہی قریب مرگ مین تاکہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی اسکی

سمجھین یا احتمال ہی کہ خاصیت اسکی یہی ہو کہ اوس وقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علمانی کہ جس مطلب کے لئی پڑہی مفید

ہوتی ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑہی خوف کی حالت مین یا امن ہووے بھوکا پڑہی سیر

ہووے ننگا پڑہی کپڑا پہنایا جاوے پیاسا پڑہی پانی پلایا جاوے اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یس پڑھتا ہی دس کلام اللہ

برابر ثواب اوسکا لکھا جاتا ہی کذا ذکرہ العلی اور وارد ہوئے وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑہنی اسکی شب جمعہ کو کذا فی

وظایف لِيُعْتِقَنِي سورۃ الفتح یہہ بیان ہی فضیلت انا فتحنا کا هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ترجمہ

سورت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب

یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سی نقل کی یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تَبَارَكَ الْمُلْكُ یہہ بیان سورہ ملک کا ہے

إِنَّ سُورَةً ... شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ ترجمہ تحقیق ایک سورت تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کے

واسطے ... ایک آدمی کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ نقل کی یہہ ابن حبان نی اور چارون نی اور حاکم نے

تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ ترجمہ بخشش چاہتی ہی یہہ پڑہنی والی اپنی کی لئی یہانتک کہ بخشا

جاتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی وَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ **ترجمہ**

فرمایا حضرت نے دوست رکھتا ہون مین کہ تحقیق تبارک ہر مومن کے دل

مین ہووے یعنی یاد کرے اور پڑہتا رہے اسکو نقل کی یہہ حاکم نے

يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ

ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ صَدْرِهِ أَوْ مِنْ بَطْنِهِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ رَأْسِهِ كُلٌّ يَقُولُ سُورَةُ الْمُلْكِ فَهِيَ تَمْنَعُ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ : مو حس آتی ہین فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کی سوال کی لیئی پس آتی ہین اوسکی پانو کی طرف سی یعنی اول پانو کی جانب سی سوال شروع کرتے ہین پس کہتی ہین پانو نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتھہ تعرض میری کی کہ پڑہتا تہا سبب میری یعنی بسبب قوت میری کی نماز مین سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی سینہ کی طرف سی پیٹ کی طرف سی پہر آتی ہین سر کی طرف سی ہر عضو کہتا ہی یہی بات پس تبارک کہ منع کرتی ہی فرشتونکو عذاب قبر کیلئی تبارک مذکور ہی توریت مین ساتھہ اس فضیلت کی کہ جو شخص پڑہی اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا نقل کی یہہ موقوفا حاکم نے

إِذَا زُلْزِلَتْ رُبُعُ الْقُرْآنِ ت سورہ اذا زلزلت چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلئی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہی اس باعتبار چوتہائی قرآن برابر ہوا اور بعضون نے یہہ معنی لکہی ہین کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہی اصل ثواب چوتہائی قرآن کی یعنی بغیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہی کذا ذکرہ الفخر تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ ت حس برابر ہی وہ آدہی قرآن کے نقل کی ترمذی حاکم نی **ف** اسلئی کہ قرآن مین ذکر دنیا اور آخرت کا ہی اسمین آخرت کا خوب مذکور ہی اس باعتبار آدہی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہی قرآن کی برابر ہی کذا ذکرہ الفخر ح

رَسُولَ اللَّهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ ؛ د س حب ایکشخص نی عرض کی ای رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک سورت جامع یعنی اوسمین سب مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض بیان تلک کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنی پس کافی ہی یہہ مجہی ہمیشہ پہر پیٹہ پہیری اوس شخص نی پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مطلب پایا ہوا یہہ شخص کہ بات

بات دو بار فرمائی نقل کی یہ ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے **ف** جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ
میں ہے کہ سب کچھ کرنا نہ کرنا اسمیں مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے
جمعہ کی شب میں دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک ایکبار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار تو
آسان کرتا ہے اوپر اسکے اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے اور آسان کریگا اسکو گذرنا پل صراط پر قیامت کو
کذا فی شرح الصدور۔ قل یا ایہا الکافرون تعدل ربع القرآن ت + سورہ قل یا جو تہائی قرآنکی برابر ہے نقل کی یہ ترمذی نے
فی تعدل ربع القرآن ت مس + برابر ہے وہ چوتہائی قرآنکی نقل کی یہ ترمذی حاکم نے **ف**
قرآن میں ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصوں کا ہے پس اس سورۃ میں توحید خوب مذکور ہے اس اعتبار چوتہائی ہوئے
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتہائی قرآنکی ہے کذا ذکرہ الفخر السورتان ہما تقرآن فی الرکعتین قبل
الفجر قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ص حب + ایسی ہیں دو سورتیں کہ پڑھی جاتی ہیں دو سنتوں فجر کی میں
یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کی یہ ابن حبان نے اذا جاء نصر اللہ ربع القرآن + سورہ اذا جاء چوتہائی
قرآنکی برابر ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن میں اگلی لوگونکا اور پچھلونکا قصہ مذکور ہے اور لطف یہی ہے اس سورت
میں بیان ہے قصہ آئندہ کا اس سبب چوتہائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتہائی قرآنکی ہے کذا ذکر
الفخر قل ہو اللہ احد ثلث القرآن خ م د ت ق قل ہو اللہ تہائی قرآنکی برابر ہے نقل کی یہ بخاری
مسلم ترمذی ابن ماجہ نے تعدل ثلث القرآن خ د ت مس برابر ہے وہ تہائی قرآنکی نقل کی یہ
بخاری ابوداؤد ترمذی حاکم نے **ف** قرآن میں قصے ہیں اور احکام اور توحید اسمیں توحید خوب مذکور ہے پس تہائی
ہوئی یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہے کذا ذکرہ الفخر وقال عن رجل کان یقرأ بہا لاصحابہ
فی الصلوۃ اخبروہ ان اللہ یحبہ خ م س + اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑھتا تہا
قل ہو اللہ جب امامت کرتا یاروں اپنی کی نماز میں خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ بخاری
مسلم نسائی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز میں الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتے تہے لوگون نے حضرت سے عرض کی فرمایا
پوچھو اوس سے کس سبب اسکا جب اونسے پوچہا تو کہا اونہوں نے کہ یہ صفت رحمان کی ہے میں دوست رکہتا ہوں اسکو

فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بھی تجکو دوست رکھتا ہی کذا ذکرہ الفخر و قال

لرجل کان یلزم قراءتہا مع غیرہا فی الصلوۃ حبک ایاہا ادخلک الجنۃ خ ت ٭ اور فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہہ غیر اوسکی کی نماز مین دوست رکہنا تیرا اوسکو

داخل کریگا تجکو بہشت مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتی تو قل ہو اللہ

پڑہتی اور اوسکی بعد اور سورت پڑہتی لوگون نی کہا کہ کیا ہی تمکو اسپر کفایت نہین کرتی بھی پڑہ دیا اور ہی پڑہو جب حضرت

اونکی مجلس مین تشریف لیگئی یہہ بات عرض ہوئی سبب اسکا پوچہا اونہون نی کہا دوست رکہتا ہون مین اسکو تب فرمایا

حبک ایاہا آخرتک کذا ذکرہ الفخر رح و سمع رجلا یقرأہا فقال وجبت الجنۃ ای لہ ٭ ص ت

لہا س مس ٭ اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت

کہا راوی نی یعنی اوسکی لئی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی اور موطا مین اور نسائی حاکم نی ٭ والذی نفسی بیدہ انہا

لتعدل ثلث القرآن خ د س ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری

اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری ابو داود نسائی نی من اراد

ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ہو اللہ احد اذا کان

یوم القیامۃ یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ ٭ ت ٭ جو کوئی چاہی یہہ کہ سووے

اپنی بچھونی پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اسکو

پروردگار ای بندی میری داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کی بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف داہنی طرف

محل اور باغ وغیرہ افضل ہین بائین طرف سی کذا ذکرہ الفخر ٭ جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہی ایک محل

بنتا ہی بہشت مین اوسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہنستی

ہوئی روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالی تمہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی ہر چیز کی لئی نسب ہی اور نسب میرا

قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میری پاس امت تیری سی کہ پڑہتا ہوگا اوسنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین

لازم کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگی اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی

قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوترین تو پکڑا ونکو یعنی ساتھ انکی پناہ پکڑنی اور چھوڑا اوس چیز کو کہ سوا انکی تھی
نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا ۔ عص
نہ مانگا کسی مانگنی والی نی اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نی ساتھہ مانند ان دونون کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے
اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ ۔ صص پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹھی تو نقل
کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اِقْرَأْ يَا عُقْبَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَإِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ وَأَبْلَغَ
عِنْدَهُ مِنْهَا فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ فَافْعَلْ ۔ مس پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو
ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورت کہ وہ اس سی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنی والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکی یعنی حق تعالی نزدیک پس جو سکی تو یہہ کہ ناغہ ہووی تجسی یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز وغیرہ مین پس کر
نقل کی یہہ حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ ی ہرگز نہ
پڑہیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ ابن السنی نی أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ
أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ ۔ م ت س عجب آیتین ہین اوترین آجکی
رات نہین دیکھین گئی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ فلق اور سورہ ناس ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی ف
جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتا ہی نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی ای رب بچا اوسکو
میسی شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا جو تہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہین
کذا فی در المنثور فی فضایل حم میم اور یہہ ہی بعد سلام پہیرنی نماز جمعہ کی بیٹہ نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالی اگلی پچہلی گناہ اوسکی اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت مین بعد اسکی یہہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ
يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اوسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی
جگہ سی کہ گمان نہین کرتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن السنی نی حضرت عایشہ رضی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب انکی برکت کے برائی سی جمعہ دوسرے تلک کذا وقع فی بعض الکتب اور بعضی فضایل
کلام اللہ کی اور بعضی سورتوں کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین مشکوۃ شریف سی چن کر لکھی جاتی ہین تا مفید
ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہاری دل زنگ آلود ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا پانی پہونچنی سی
زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا
کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کری اوسپر پہنائی جاوینگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی
اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سی دنیا کی گہروں مین اگر ہووی روشنی آفتاب کی اندر گہروں تمہارے کے
پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا جب بسبب اوسکی ماباپ کو ملیگا
یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا حرام اوسکی
کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس
شخصونکی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہونگی کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہا
قرآن کو پہر بہولگیا اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ کرو قرآن سی یعنی غافل ہو فکر کرنی
معنوں اوسکی سی اور کہہ نہی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات کی مین اور
دنکے مین یعنی پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہئین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق پڑہنی کا
ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر مین جسطرح سی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو اوسمین تنبیہ اور وعید اور
ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تاکہ تم رستگار ہوا اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکی کو یعنی بدلا اوسکا
دنیا مین نچاہو اسواسطی کہ واسطی اوسکی ثواب بڑا آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی

اور جو کوئی سورہ آل عمران جمعہ کی دن پڑہی رحمت بہیجتی ہین اوسپر فرشتی رات تلک اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن
جمعہ کی اور فرمایا جو کوئی سورہ یسٓ اول دن مین پڑہتا ہی روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اوسکو پڑہتا ہی
اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی بخشی جاتے ہین اگلی گناہ اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لئی زینت ہی اور زینت قرآن
کی سورہ الرحمن ہی جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات مین نہ پہنچی اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹیونکو حکم کیا کرتی تہی
کہ پڑہین اسکو ہر شب دوست رکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی شبکو
سورہ حم دخان پڑہے صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی پڑہی ہر دن قل ہو اللہ
دو سو بار دور کئی جاتے ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوس پر دین یعنی بندونکا حق نہین بخشا
جاتا اور فرمایا کہ جسکی دلمین کچہہ قرآن مین سی نہین وہ مانند گہر ویرانکی ہی اور جامع صغیر مین روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دوست رکہی کوئی تم مین کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور
تلاوت قرآنکی افضل عبادات کی ہی اور جیسی اوسکی پڑہنی سی نزدیکی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہی ویسی کسی چیز سی نہین
ہوتی تمام ہوئے حدیث کلام اللہ پڑہنا جب شروع کری اعوذ پہلے پڑہی اور یہہ جانے کہ اپنی رب سی مین مناجات
کرتا ہون اور روئے اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچی خوش ہووے اور دعا کری اور اگر آیت عذاب پر
پہونچی ڈری اور پناہ مانگی اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذری ہین یعنی آداب الذاکرین بجا لاوے اور آخر سورہ فاتحہ
اور آخر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ کی جواب مین کہی وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ
اور آخر سورہ قیامت کی بلی اور آخر مرسلات کی آمنت باللہ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کی سبحان ربی الاعلی
اور آخر سورہ والتین کی بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہی اور مسنون ہی تکبیر کہنی آخیر والضحی سی آخر قرآن
تلک یعنی ہر وقت ختم سورت کی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مفلحون
تلک پڑہی یہہ خلاصہ ہی وظائف انکی مین سی مفصل آداب یا کسی اور کتاب قرأت کی مین اس مقام کو دیکہی ف

الادعیۃ التی ہی غیر مخصصۃ بوقت دون وقت اور یہہ بیان اون دعاؤن کا ہی کہ وہ نہین خاص کی گئین
کسی وقت اور سبب کی ف بلکہ مشتمل ہین تمام وقتون اور حالتون اور مطالب دین و دنیا کو

دعائیں کہ مخصوص کسی وقت سے نہین

اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم والمغرم والمأثم اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر
وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنا وشر فتنة الفقر ومن شر
فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما ینقی
الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب

ع ✽ یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور قرض سی اور گناہ سی
یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان اسی کہ موجب دخول دوزخ
کا ہو یا سوال داروغہ دوزخ کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسی اور عذاب قبر کیسی
اور برائی فتنہ تونگری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانی سی اور برائی فتنہ محتاجگی کیسی یعنی
بے صبری اور حسد کرنا مال اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتھ
پانی برف کی اور اولی کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ال
درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کی جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی نقل کی

یہ صحاح ستہ مین اللهم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والهرم واعوذ بک من
عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المحیا والممات خ م د ت حب مص ط ع یا اللہ تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی سی اور کاہلی سی اور نامردی اور بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری
عذاب قبری اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی

ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی صغیر مین واعوذ بک من القسوة والغفلة والعیلة والذلة
والمسکنة واعوذ بک من الفقر والکفر والفسوق والشقاق والسمعة والریاء و
اعوذ بک من الصم والبکم والجنون والجذام وسیء الاسقام ✽ حب مص ط
اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیری سنگدلی سی اور غفلت سی یعنی اداء طاعت مین اور فقر و فاقہ سی اور ذلت سی اور محتاجگی
کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری محتاجگی سی کہ ساتھ بی صبری کی ہو اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل حق کیسی اور سمعہ

اور ریاسی یعنی عبادت لوگون کی سنانی و کہانی کو کرنی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری بہری پن سی اور
گونگی پن سی اور سودا سی اور جذام سی اور تمام بُری بیماریون سی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی
صغیر مین اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ د ت س ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فکر اور غم سی و عاجزی
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سی اور بوجھ قرض کی سی اور غلبہ آدمیون کی سی نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی نی
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیری بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری اس سی کہ پھیرا
جاؤن طرف خوار تر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ دنیا کی سی یعنی سب بلاؤن دنیا کی سی جیسی بیماری
گناہ وغیرہ ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب قبر کی سی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي
تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا م ت س ع یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی اور کاہلی سی اور نامردی اور بخل اور بہت بڑھاپی سی اور عذاب قبر کی سی یا
اللہ دی نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہین لوگون مین سی جو پاک کرتی ہین نفس کو
تو کارساز ہی اوسکا مددگار ہی اوسکا یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری علم سی کہ نہ نفع دی یعنی
جو علم دین کا نہ ہو یا علم بی عمل ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اللہ سی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور قانع نہ ہو اللہ کی
دی پر اور حارص ہو دنیا پر اور اوس دعا سی کہ نہ قبول کیجاوی اور خلاف مرضی حق کی ہو نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن
ابی شیبہ نی ف دوسری معنی لا یخشع کی یہہ ہین کہ اطمینان و تسکین پاوے دل ساتھ ذکر اللہ کی اور نہ گھبرا کرے
ساتھ اوس چیز کی مقصود سکی اللہ تعالی نے حکم فرمایا اور منع فرمایا کہ انا ذکر لعلی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛ د س ق حب یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہون یا تنگی معیشت
مین ہوا ور فتنہ سینہ کی سی یعنی عقاید فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر کیسی نقل کے یہہ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ
ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ؛ م خ س ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ غلبہ تیری کے
کہ نہین کوئی معبود مگر تو اس سی کہ گمراہ کری تو مجکو توہی ہی زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگی نقل کے
یہہ مسلم بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ؛ خ ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مشقت بلا کیسی اور پالینی بدبختی
کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی بسبب مصیبت میری کی نقل کے یہہ بخاری نی ف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مشقت بلا کی قلت مال کی اور کثرت اولاد کی سبب ہے اور مراد بری تقدیر
سے بری چیز ہی کہ تقدیر سی حاصل ہو کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ؛ م د س ق ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سی
کہ کی مینی یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین کی مینی یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی نہو نقل کی یہہ مسلم
ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ؛ س
مص ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین کے
امور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین جانتا ہون مین نقل کی یہہ نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ؛ م د س
یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اور ناگہانے
عذاب تیری کی سی اور سب غصہ تیری سی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد و نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ؛ ت د س

طس ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی سماعت اپنی کے یعنی بری جہوٹی باتین نہ سنون
اور برائی بینائی اپنی کے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکہون اور برائی زبان اپنی کے یعنی کلام بی معنی اور فحش نہ بکون
اور برائے دل اپنی کے یعنی عقاید باطل اور حسد وغیرہ نہ ہون اور برائے منی اپنی کے یعنی زنا مین نہ خرچ ہو نقل کے یہہ
ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ؛ د س ق مس ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری فقر و فاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سی کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا
جاؤن مین نقل کے یہہ ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ
لَدِیْغًا د س مس ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مکان گرنی سی یعنی مکان وغیرہ مین نہ دب جاؤن
اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گر پڑنی بلندی کے سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری ڈوبنی سی اور جلنی سے
اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ حیران کری مجہکو شیطان نزدیک مرنی کی
یعنی وسوسی ڈالے اور گمراہ کری اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹہہ پہیر کر یعنی
جہاد سی بہاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین سانپ بچہو کی کاٹی سی نقل کی یہہ ابوداود
نسائی حاکم نی **ف** غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکہتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلئی مانگی کہ وہ وقت
نازک ہوتا ہی مبادا بی صبری کری اور شیطان قابو پا کر گمراہ کردی کذا ذکرہ الفخر ح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ ت حب مس وَالْاَدْوَاءِ ت ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری بری اخلاق سی اور بری عملون سی اور بری خواہشون سی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان
حاکم نے اور ترمذی کے روایت مین یہہ بہی ہی اور بری بیماریون سی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ
مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجھسی بھلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسی وہ چیز تیری نبی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اور پناہ پکڑتی مین
ہم ساتھ تیرے برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اور تجھسی مدد
مانگی گئی ہی اور تجہپر ہی کفایت یعنی تو ہی سبھون کو کافی ہی اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ابوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی بہت سی دعا کی مجہی یاد نرہی مین نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنی بہت سی دعا کی کہ مجہی یاد نرہی فرمایا کہ بتاتا
ہون تمکو ایسی دعا کہ سب دعائین اوسمین آجاوین پہر اللہم انا نسالک سارے دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہی نہ ذکر
الفخر ح اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ س حب
مس ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری ہمسایہ بری سی بیچ گہر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا
یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہان سی اور جگہ چلا جاتا ہی برائی اوسکی سہل ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ ؛ س حب مس ؛ پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی کفر سی اور قرض سی
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ
الْاَعْدَاءِ ؛ مس حب ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری بہت قرضدار ہونیسی اور غلبہ دشمن
کیسی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مص مص وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ مص
مص وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَاَنْ
اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَنَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؛ مس ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری
اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اور بہوک سی پناہ مانگتا ہون

ہوک سی کیونکہ وہ بری ہمخواب ہی یعنی سبب اوسکی حضور اور خاطر جمعی میں فتور آتا ہی اور سبب ضعف کی عبادت سے
باز رہتا ہی نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سی کہ بری خصلت پوشیدہ ہے
اور کاہلی سی اور بخیلی سی اور نامردی سی اور بہت بڑہاپی سی اور اس سی کہ پہیرا جاؤں طرف خوار تر عمر کی اور
فتنہ دجال سی اور عذاب قبر سی اور فتنہ زندگانی اور موت سی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہیں تجہسی عمل کہ لازم
کرین بخشش تیری کو اور مانگتی ہیں عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عہدہ حکم تیری سی خلاصی دین اور محفوظ رہنا
ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد کو پہونچنا ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ حص یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی علم
نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کی یہہ ابن حبان نی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا یُسْمَعُ ۔ مص ص ص
یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سی کہ نہ چڑہایا جاوی آسمان پر
یعنی نہ قبول ہو بسبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس بات سی کہ نہ مقبول ہو
نقل کی یہہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ
دِیْنِنَا ۔ صح ص یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہیں ساتہہ تیری اس سی کہ پہرین ہم ایڑیوں اپنی پر یعنی مرتد
ہو جاویں بعد ایمان کی یا فتنہ میں ڈالی جاویں دین اپنی سی یعنی دین میں قصور آ جاوے نقل کی یہہ موقوفاً بخاری مسلم نے
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ
فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ۔ م ہم پناہ مانگتی ہیں ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی پناہ مانگتی ہم ساتہہ اللہ کی فتنون سے
جو ظاہر ہوی اون میں سی اور جو پوشیدہ ہیں یعنی آئندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہیں ہم ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال سی
نقل کی یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ۔ مص ص یا اللہ تحقیق
میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس کی کہ نہ سیر ہو اور

اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ان چار دن سی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے
اور طبرانی نی اوسط میں اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي ط یا اللہ بخش میری لئی
سب گناہ میری جو چوک کر کی ہیں اور جو جان کر کی ہیں نقل کی یہ طبرانی نی اوسط میں اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کی یہ طبرانی نے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط یا اللہ تحقیق
میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی بری عقاید اور کینہ اور
حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر سی نقل کی یہ طبرانی نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ
وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامِ
ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بری دن سی یعنی جسمیں برائے دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سی
اور بری ساعت سی یعنی جسمیں تیری یاد سی غافل ہوؤں اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی اور ہمسایہ بری
سی گہر سکونت کی نقل کی یہ طبرانی نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ
الْأَسْقَامِ ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور جذام سی اور
بری بیماریوں سی نقل کی یہ ابو داود نسائی ابن ابی شیبہ نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مخالفت سی اور نفاق سی اور
بری خلقوں سی نقل کی یہ ابو داود نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بہوک سی پس تحقیق
وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کی یہ ابو داود نی
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری چار چیز سی میں علم کی نہ نفع دی

اور اوس وسی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہہ ابوداود نے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ

یا اللہ پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت میں بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو

عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي

فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي خ م ص ن ۔ یا اللہ بخش اسطی میری گناہ کہ جو کہ کئی ہیں اور انجانی

سی کئی ہیں اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ کہ تو بہت جانتا ہی اوسکو مجھ سی نقل کی یہہ بخاری

مسلم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي خ

۔ یا اللہ بخش میری لئی گناہ کہ قصداً کئی ہیں اور ہنسی سی کئی ہیں اور چوک کر کئی ہیں اور جان کر کئی ہیں اور یہہ سب

میری پاس موجود ہیں یعنی یہہ عاجزی اور اقرار ہی گناہوں کا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت میں

یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ خ م ۔ تو ہی آگے

کرنی والا یعنی ساتھ رحمت اور بخشش اپنے کی اور تو ہی پیچھے رکھنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری

مسلم نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي مص ۔ یا اللہ بخش میری لئی

گناہ جو قصداً کئی ہیں اور ہنسی سی کئی ہیں اور چوک کر کئی ہیں اور جان کر کئی ہیں اور یہہ سب میری پاس موجود ہیں نقل کی یہہ ابن

ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ

الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ یا اللہ دھو مجھ سی گناہ میری

ساتھ پانی برف اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہوں سی جیسی کہ پاک کیا تو نی کپڑی سفید کو میل سی اور دور

ڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں میری کی جیسی کہ دوری کی تو نی درمیان مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ بخاری

مسلم نی اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ م س ۔ یا اللہ پھیرنی والی دلوں کی پھیر دل ہمارے

طاعت اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نسائی نی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ م س ۔ یا اللہ راہ دکھا مجھکو اور استقامت دی مجھکو

راہ مستقیم پر نقل کی یہہ مسلم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ م ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سی

تجھسی ہدایت اور استقامت نقل کی یہہ مسلم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
م ت ق یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بی پروائی خلق سے
اور تونگری کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ
دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ
خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ م یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ جو بچاوی کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری کہ
جسمین زندگانی میری ہی اور سنوار میری لئی آخرت میری کہ جسمین بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطی میری ہر نیکی مین یعنی اسکی سبب سے نیکی بہت کرون اور کر موت کو راحت میری لئی ہر برائی سے
نقل کی یہہ مسلم نی ف دین بچاو کام کا اسلئی ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سے ہوتی ہی اور بچاو نفس مین
اور مال مین اسی سے حاصل ہوتا ہی اور باعث بچنی کا گناہوں سے اور عذاب آخرت کی سے ہی یہان کامل اور سنوار
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونی سے ہوتا ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث اصلاح آخرت کا ہی موت کو
راحت ہر برائی سے کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سے نکل جانیکا ہو مجھی اوس سے پہلی مار کہ راحت
پاؤن کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ص د وَاھْدِنِیْ م یا اللہ بخش مجھکو
اور رحم کر مجہ پر اور عافیت دے مجھکو اور روزی دی مجھکو نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین
یہہ بھی آیا ہی اور سیدھی راہ دکہا مجھکو رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا
تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا
لَکَ رَھَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ
دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ت د ق ملاحب ص حص
ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنوں کی میری ضرر پر
یعنی نہ غالب کر مجہ پر اونکو منع کر کی تیری عبادت سی یعنی شیاطین انس وجن کو اور مدد دے مجھکو دشمن یعنی نفس اور شیطان
اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجہ پر اور مکر کر میری لئی اوپر اور نہ مکر کر اونکی لئی میری ضرر پر اور

سیدھی راہ دکھا مجکو اور آسان کر راہ سیدھی چلنی میری لئی اور مدد دے مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجپر ای پروردگار

میری کر مجکو ہون تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجسی بہت ڈرنی والا تیری بہت اطاعت

کرنے والا واسطی تیری فروتنی کرنیوالا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنے والا ای رب

میرے قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان یا جواب

منکر نکیر کا اور سیدھی کر زبان میری یعنی سوای حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آوی اور راہ دکہا دل میری کو اور

نکال کینہ میری سینہ کا نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو اور اللہ

تعالی کی مکر سی مراد ہے بہجنا بلادن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکرا الظہر اللہم اغفر لنا

وارحمنا وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لنا شأننا

کلہ ف یعنی یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی نیک طاعت کی کہ تا تیری رضا کی

اور قبول کر ہمسی اعمال ہمارے اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہمارے لئی سب کام ہمارے

نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو داود نی اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واہدنا سبل السلام

ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا

وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا

شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتممہا علینا ف یعنی یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہمارے کی یعنی تا آپس مین دوستی

رکہین اور اصلاح کر درمیان ہمارے اور دکہا ہمکو راہین سلامتی کی اور نجات دی ہمکو کفر کی اندہیرون سی طرف

ایمان کی روشنی کی اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچہہ ظاہر ہوی ہون ان مین سی یعنی جو ہو چکی ہین ان کو بخش دی اور جو

کچہہ چہپی ہین یعنی جو ابہی نہین ہوی ان سی بچا اور برکت دی ہمارے لئی سماعتون ہماری مین اور بینائیون ہماری مین

اور دلون ہمارے مین اور بیبیون ہمارے مین اور اولاد ہمارے مین اور قبول کر توبہ ہماری کیونکہ تحقیق توہی ہی بہت قبول کرنی

والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنیوالا نعمت اپنی کا تعریف کرنیوالا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اسکو

ہمپر نقل کی یہہ ابو داود و ابن حبان حاکم طبرانی نی اللہم انی اسئلک الثبات فی الامر [illegible]

قابلیہا

الرشد واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسألك لسانا صادقا وقلبا سليما واعوذ
بك من شر ما تعلم واسألك من خير ما تعلم واستغفرك لما تعلم انك انت علام الغيوب

ت حب مس ص مر . ف یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجھسی
قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجھسی شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجھسی زبان
سچی اور دل سلامت یعنی پاک بری عقائد اور برے اخلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی جانتا
تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجھسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بہلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجھسی اوس
گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق توہی ہی جاننی والا پوشیدگیون کا نقل کی یہہ ترمذی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما انت اعلم بہ منی مس لا الہ الا انت ف یا اللہ بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کی مینی اور پیچھی کی مینی
اور جو پوشیدہ کی مینی اور ظاہر کی مینی اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجھسی نقل کی یہہ حاکم احمد نے اور
ایک روایت احمد کی مین یہہ ہی آیا ہی نہین کوئی معبود مگر تو اللھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول
بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا
مصائب الدنیا ف یا اللہ نصیب کر ہماری لیی ڈر اپنی سی وہ چیز کہ حائل ہووے تو سبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان
گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سے تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ پہنچاوی
تو سبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو سبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی
ف یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی
آسان ہون مثلا جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بہرہ سا رہیگا اور پیر یا جو کوئی یقین
کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین دنیا کی مصیبتین نا پایدار ہین اوسکو دنیا کی مصیبتین آسان ہو جاوینگی پس
ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا
واجعلہ الوارث منا ف اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کی اور بینائیون ہماری کی

اور قوت ہماری کی جب تلک کہ زندہ رکھی تو ہمکو اور کر فائدہ مند یکو وارث ہمارا ف یعنی باقی رکھ

اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میرے ہونگی یا باقی رکھ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ

هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ت س

صس ف اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سے بدلا لین اور کسی پر زیادتی نہ کرین اور مدد

کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کے ہمسی اور نکر مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث

نقصان دین کے ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہماری کے اور نہ نہایت

رغبت ہماری کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف دنیا کو نہایت

علم ہماری کا نکر یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر مین نہ رہین بلکہ دی تمام غم و فکر امور آخرت کی کہ اوس کی فخر زد ایت

ہی مشکوۃ مین کہ کم تھی یہہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھین مجلس سی یہان تلک کہ پڑھین یہہ دعا واسطی

یارون اپنی کی یعنی اکثر اوقات مجلس مین یہہ پڑھتی تھی اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا

وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س صس

یا اللہ زیادہ دی ہمکو علم اور عمل اور نعمتین اپنی اور نہ کم کر نعمتین ہمسی اور بزرگ قدر رکھ ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دی ہمکو

خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر کسیکو

ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسی ساتھ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ت ف یا اللہ دلمین ڈال میری ہدایت میری اور بچا مجکو

برائی نفس میری کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ بس بو حب ف یا اللہ

بچا مجکو برائی نفس میری کی سی حکم کر میری لئی لو پر بھلائی کام میرے کی یا اللہ بخش میرے لئی وہ گناہ

کہ پوشیدہ کئی تھی اور جو ظاہر کئی تھی اور جو چوک کر کے کئے تھے اور جو جان کر کے کئے تھے اور

ہمیشہ بعضی نسخون مین زیادہ ہی یا یہ لفظ فی نصح مصابیح مین پایا ... جامع مین ... فقری او حصین ... قارسا

سینے اور جزنا دانی سی کہنی سینے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ ت ؛ مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی عافیت دنیا اور
آخرت مین نقل کے یہہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ ؛ ت مس ؛ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجسی توفیق بہلائیون کی کرینکے اور چہوڑنی برائیون کی اور دوستی محتاجونکی یعنی مین اونکو دوست رکہون
یا وہ مجہی دوست رکہین اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحم کری مجپر اور جب چاہی تو ساتہہ کسی قوم کی فتنہ پس مار مجکو
غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکہتا ہی تجکو اور مانگتا ہون محبت اوس
عمل کی کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے ف روایت ہی مشکوۃ کی
باب المساجد مین حاصل مختصر اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نے مجکو فرمایا
تین بار کہ ای محمد کس چیز کی ثواب لیجاتی ہین فرشتی آپسمین جہگڑتی ہین یعنی وہ کہتا ہی مین لیجاؤن اور وہ کہتا ہی
مین لیجاؤن پہر مجہی علم اوسکا دیا کہا یعنی کفارات کی لئی جہگڑتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہین وہ کہا
یعنی قدم رکہنی طرف جماعات کی اور بیٹہنا مسجدون مین بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا
وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پہر کس چیز کے لئی جہگڑتی ہین عرض کیا یعنی درجاتکی لئی
فرمایا وہ کیا ہین کہا یعنی کہانا کہلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کے اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین پہر
اللہ تعالی نی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی یعنی اور ایک اور روایت مین ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ای محمد نماز
کے بعد یہہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچہہ الفاظ بنسبت اسکی کم ہین اور بعض لفظون مین فرق ہے
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ؛ ص ؛ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی محبت

تیری ہی اور محبت اوسکی کہ دوست رکہی تجہکو اور محبت اوس عمل کی کہ پہونچاوی مجہکو محبت تیری کو یا اللہ کر
محبت اپنی بہت پیاری طرف میرے محبت جان میری کے اور اہل میری کے اور ٹہنڈی پانی کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
ف محبت ٹہنڈی پانی کی ویسی ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت ویسی رکہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
یہہ دعا داود علیہ السلام کی یہی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي
حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ ۞ یا اللہ نصیب کر مجہکو محبت اپنی اور محبت
اوس شخص کی کہ نفع دی مجہکو محبت اوسکی تیری پاس یا اللہ پس جیسی کہ نصیب کی تونی مجہکو وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون میں
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز میں کہ دوست رکہتا ہی ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کہ عطا فرمائی
ہی اوسکو سبب شکر اور عطا کا کر خرچ کرون اوسکو تیرے راہ میں اور خوشنودی تیری میں اَللّٰهُمَّ وَمَا
زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ ۞ یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکہی تونی مجہسی یعنی دی
اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون میں پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو
نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر بغیر
مانع کی تیری عبادت ہی میں مشغول رہون اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِي ت مس ر ۞ یا اللہ فائدہ مند کر مجہکو ساتھ
سماعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجہسی یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجہکو اوپر اوس شخص کے
کہ ظلم کری مجہپر اور لی اوسی کینہ اور بدلہ میرا نقل کی یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ
قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ت مس ا مص ۞ ای پہیرنی والی دلونکی ثابت رکہہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ مص حب
مس ۞ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہون تجہسی وہ ایمان کہ تغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فنا ہو یعنی نعمت
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ بلند تر درجہ بہشت

بہشت کی کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہہ معنی نہین ہین کہ اونکا سا
درجہ ملی بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ توفیق اچھی عملونکی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہو آمین آمین
رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا مس ت ر یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین اور ایمان بیچ نیک خلق کی اور مراد پانی کہ پیچہی لاوے تو اوسکی چہٹکارا
اور رحمت تجہسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجہسی اور خوشنودی نقل کی یہہ نسائی حاکم نی
اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ ص س یا اللہ فائدہ دی مجھکو ساتھہ اوس
چیز کی کہ سکہائی تونی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکہا مجھکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجھکو یعنی اوسی قدر سیکہون کہ فائدہ مند
ہو اور نصیب کر مجھکو وہ علم کہ نفع دی تو مجھکو ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نسائی نی اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ
وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق مس یا اللہ نفع دی مجھکو ساتھہ اوس چیز کی کہ سکہائی تو نی
مجھکو اور سکہا مجھکو وہ چیز کہ نفع دی مجھکو اور زیادہ کر مجھکو علم شکر ہی اللہ تعالی کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ تعالی کی
حال دوزخ والونکی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف اس سی مراد یہہ ہی کہ ہر حال پر شکر کرنا نعمت ہان برخلاف
کبہی اگر دنیا مین کوئی تمام عمر بہی گرفتار رہی تو بنجات پانا دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین اور جب کرتا ہی شکر کو کذا ذکر
المحرر اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ
خَیْرًا لِّیْ وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا
یَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰی بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ
اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا
بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ س مس ا ط یا اللہ بحق جاننی اپنی کی علم غیب کو اور
بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکہہ مجھکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجھکو جب جانی تو مرنیکو
بہتر میری لئی اور مانگتا ہون تجہسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین

اور مانگتا ہون تجہسی وہ نعمت کہ نہ فنا ہو اور ٹھنڈک آنکھہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا ساتہہ
تقدیر کی اور خنکی زندگانی کی پیچہی مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور
شوق طرف ملنی تیری کی اور پناہ مانگتا ہون تجہسی سختی ضرر کرنیوالی سی یعنی بیماری اور فقر سی کہ جسمین صبر نہو اور فتنہ گمراہ کرنیوالی سی یعنی زیادتی
مال و جاہ کی کہ گمراہ کری یا اللہ آراستہ کر ہمکو ساتہہ زینت ایمان کی اور کر ہمکو راہ دکہانیوالی راہ پانیوالی نقل کی یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی
ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق بات کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہون یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل
عوام کی نہ ہون کہ خفگی مین بُرا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹھنڈک آنکہون کی یعنی لذت اون کی یا باقی
رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہمیشگی نماز کے اور اولی یہہ ہی کہ مراد بہلائی دونون جہان کی مراد لین
اور راہ پانیوالی یعنی جیسی اورون کو اچہی راہ بتا دین آپ ہی اوسپر عمل کرین ایسی نہون خود رافضیحت
و دیگری را نصیحت کذا ذکرہ الحرزرح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے
کہا کہ تمنی تخفیف کی نماز مین انہون نے کہا کہ مجہی کچہہ ضرر نہین ہی کہ مین نی اوسمین دعا پڑہی ہی کہ سنی مینی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر یہہ دعا پڑہے اللہم بعلمک الغیب آخر تلک کذا فی النسائی اور
شیخ عبدالحق رح نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ
مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ
عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ
وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا مَا عَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ
قَرَّبَ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ اَعَاذَ مِنْہُ
تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا ق ص بک عبدک
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان اوس جہان مین اور اس جہان مین
جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوسکی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری تمام برائیون سی اس
جہان مین اور اوس جہان مین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوسکی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی

برای اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی بندی تیرے نبی اور نبی تیرے نبی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہشت اور
وہ چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری دوزخسی اور اوس چیز سی
کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ کری تو ہر تقدیر میری لئی بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نی وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رَشَدًا اص مانگتا ہون مین تجہسی
یہہ کہ جو چیز حکم کیا تو نی میری لئی امر سے کری تو انجام اوسکا اچہا نقل کی یہہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ حب مس یا اللہ اچہا کر انجام ہمارا سب
کاموں مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِا
لْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ
بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ حب مس یا اللہ نگاہ رکہہ مجہکو
ساتہہ اسلام کی کہڑی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی بیٹہی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی سوتی
اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کی دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ہر بہلائی کہ خزانی
اوسکے بیچ ہاتہہ تیرے کی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهِ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ حب مس یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری
برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی اور مانگتا ہون تجہسی تمام
بہلائیان جو کہ بیچ ہاتہہ مین ہین نقل کی یہہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ
یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی اعمال کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سلامتی ہر
گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہہ حاکم طبرانی نی
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط یا اللہ نہ چہوڑ ہماری لئے

کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کری تو اوسکو
اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر کہ روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنے والی سب رحم کرنی والوں
سی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر میں اور کتاب الدعا میں اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ ؛ ص ١ ✻ یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنی
اسطرح عبادت کریں گویا تجکو دیکھتی ہیں نقل کی یہہ حاکم احمد نی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ
حُسْنِ عِبَادَتِكَ ؛ د ✻ یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر
نقل کی یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ
ص ✻ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتھ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت دے
میری لئی اوسمیں اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غایب ہی یعنی مال و اہل میری حفاظت اپنی میں رکھ نقل کی یہہ حاکم
نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ
ص ✻ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی با ایمان اور پھرنا کہ خوار نہو یعنی دن
حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي وَخُذْ
اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي وَاِنِّي ذَلِيلٌ
فَاَعِزَّنِي وَاِنِّي فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي ؛ ص مع ✻ یا اللہ تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوت دی بیچ حاصل
کرنے خوشی اپنی کی ناتوانی میری کو اور کھینچ طرف بھلائی کی بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت رضا
اصل مقصود میرا ہو نہ دنیا کو یا اللہ تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوی کر مجکو اور تحقیق میں ذلیل ہوں پس عزت
دی مجکو اور تحقیق میں محتاج ہوں پس رزق دی مجکو نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب ھذا ما سأل محمد ربہ ؛ ط ص + یا اللہ توہی
پہلی تہا پس نہی کوئی چیز پہلی تیری اور توہی آخر ہی پس نہیں کوئی چیز پیچھے تیری اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری
ہر زمین کی چلنی والی ہی کہ بال پیشانی اوسکی کی تیری ہاتھ مین ہین یعنی تیری اختیار مین ہی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ تیری گناہ سی اور کاہلی سی اور عذاب قبر اور فتنہ قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے
گناہ سے جگہہ حاضر ہونے سی اور قرض سے ؛ یا اللہ پاک کر مجھکو گناہون میری سے جیسی کہ پاک کیا
تونے کپڑا اسفید میل سی یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کی جیسی کہ دوری
کے تونے درمیان مشرق اور مغرب کے یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب اپنی
سی یعنی یہہ بھی حضرت کی دعا ہی جن کو نقل کیا ہے طبرانی نے کبیر و اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَسْئَلَۃِ
وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ ۝
وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ
وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ
وَجَوَامِعَہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ
وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی
مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ
خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ ؛ ص ط ط ص + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی بہتر مین سوال
یعنی چیزین سوال کی گئین اور اچھی دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھی عمل اور اچھا ثواب لوہ اچھی زندگانی اور اچھا
مرنا اور ثابت رکھہ مجھکو یعنی اسلام پر اور بہاری کر بوجہہ اعمال میری یعنی میزان اعمال ؛ اور ثابت کر ایمان اور

رکھہ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میری اور مانگتا ہون تجہسی درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی سری بہلائی کی اور انتہائین اوسکی اور بہلائیان
جامع یعنی جو کہ دین و دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور بہلائی
اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین عضاسی اور بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین دل سی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پوشیدہ ہے
یعنی مقدر ہی ہونا اوسکا آخرت مین اور بہلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہی یعنی واقع ہوئی دنیا مین اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ بلند کری تو ذکر میرا اور دور کری تو بوجہہ گناہ میرے کا
اور اچہا کری تو حال میرا اور پاک کری تو دل میرا اور محفوظ رکہی تو ستر میرا یعنی بدکاری سی اور روشن کری تو
دل میرا اور بخشی تو میری لئی گناہ میرے اور مانگتا ہون تجہسی درجے بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی یہہ کہ برکت دی تو میرے لئی بیچ سماعت میری مین اور بینائی میری مین اور روح میرے مین اور ظاہر میری مین
اور باطن میرے مین اور اہل عیال میری مین اور زندگانی میری مین اور مرنے میری مین اور عمل میری مین اور قبول کر تو
نیکیان میرے اور مانگتا ہون تجہسی درجے بلند بہشت کی قبول کر نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نی کبیر و اوسط مین

اللّٰہُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ صس طس یا اللہ کر بہت
فراخ روزی اپنی مجہ پر نزدیک بڑہاپی میرے کی اور تمام ہونی عمر میری کی نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نے
اوسط مین اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ حب ۔ یا اللہ بخش میرے لئی گناہ میرے
اور چوک میرے اور دانستہ گناہ میری نقل کی یہہ ابن حبان نے یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ
الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ یَعْلَمُ
مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَكَایِیْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ
عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِیْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا
بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِیْ وَعْرِهٖ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ آخِرَهٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَهٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ

يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ ط حص + اے وہ شخص کہ نہیں دیکھ سکتیں اوسکو آنکھیں اور نہیں پہونچتی ہیں کُنہ ذات اور صفات اوسکی کو گمان اور نہیں تعریف کر سکتے اوسکی تعریف کرنیوالے اور نہیں متغیر کرتے ہیں اوسکو حادثے اور نہیں ڈرتا ہے وہ گردشوں زمانے کی جانتا ہے وہ وزن پہاڑونکی اور پانی دریاؤں کے اور گنتی بوندیوں مینہہ کی اور گنتی پتے درختونکی اور گنتی اوس چیز کی کہ اندھیرا کیا ہے اوسپر رات نے اور روشن ہوا اوسپر دن یعنی سب چیزیں دنیا کی اور نہیں چھپا سکتا اوس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو یعنی اوسکے علم میں ہر حال سامنے موجود ہے اور نہ چھپاتی ہے ایک زمین دوسرے زمین کو اور نہ دریا اوس چیز کو کہ گہراؤ اوسکے میں ہے اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکے ہے یعنی کان اور مدفن کر اچھی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا آخر عمل کو اور بہتر دنوں میرے کا اوس دنکو کہ ملاقات کروں میں تجھسے اوسمیں نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط میں

يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ط + اے مددگار اسلام کے اور مسلمانوں کے ثابت رکھ مجھکو اسلام پر یہانتک کہ ملوں میں تجھسے نقل کی یہہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ط حب مس + یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے راضی ہونا ساتھ تقدیر کے اور ٹھنڈک زندگانی کے بعد مرنے کے اور لذت نظر کے طرف مونہہ تیرے کے اور شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینے والے کے اور نہ فتنہ گمراہ کرنے والے کی نقل کی یہہ طبرانی نے کبیر و اوسط میں

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ط ا

یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت سے نقل کی یہہ احمد طبرانی نے مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ الْبَلَاءُ ط جسکی ہووے یہہ دعا یعنی اللہم احسن عاقبتنا تو مرتا ہے پہلے اسکی کہ پہنچے اوسکو بلا نقل کی یہہ طبرانی نے ف یعنی جو شخص یہ دعا پڑھا

کرتا ہی تا دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلا سی کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نی کہ یہ حدیث بزرگ
قدر ہی لایق ہی کہ مداومت کیجاوی اوپر اس تحقیق یہ مجرب ہی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَایَ
وَغِنَا مَوْلَایَ ط ا ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بی پروائی اپنی خلق سی اور بی پروائی
دوستون اور بہائیون اور مددگارون اپنی کی نقل کی یہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً
نَقِیَّةً وَمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَلَا فَاضِحٍ ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچہا اور پہرنا کہ خوار نہو اور نہ فضیحت کرنیوالا نقل کی یہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ ط ٭ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت
مین نقل کی یہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ
اِلَیْهَا مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ٭ یا اللہ برکت دی مجکو دین میری مین وہ جو ہی بچاو کام میری کا اور آخرت میری
مین کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری مین کہ جسمین وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کی ہین اور
کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیی ہر برائی سے
نقل کی یہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ
اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ٭ یا اللہ کر مجکو بہت صبر کرنیوالا اور کر مجکو بہت شکر کرنیوالا اور کر
مجکو بیچ آنکہون میری کی چہوٹا یعنی تا غرور نہ آوی اور بیچ آنکہون اور لوگون کی بڑا یعنی تا ذلیل نہون نقل کی
یہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ
عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچہی عمل اور چہوڑنا بری باتون کا اور دوستی محتاجون کی اور یہ کہ توفیق
توبہ کی دی تو مجکو اور اگر چاہی تو ساتہہ بندون اپنی کی فتنہ یعنی بلا اوتارنی چاہی اوپر تو مانگتا ہون
یہ کہ اوٹہا لی تو مجکو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی نہیں اوترنی بلا سی اور نقل کی یہ بزار نی ٭

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ؁ ط طس * یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کی یہہ طبرانی
نی کبیر و اوسط مین اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ؁ طس * یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا
بَرَکَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَکَنَهَا ؁ طس * یا اللہ رکہہ زمین ہماری مین برکت اوسکی اور زینت
اوسکی یعنی جو چیز سبب زینت کی ہی جیسی تروتازہ کر اور رکہہ سبب خاطرجمعی رہنی والون اوسکی کا یعنی فریاد کو
پہنچ اونکی تا نفس اونکی آرام پکڑین نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ فَلَا
شَیْءَ دُوْنَکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ ؁ مص * یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجہسی بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہین تہی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہین کوئی چیز پیچہی
تیرے اور تو ظاہر ہی پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہین کوئی چیز نیچی تیرے یہہ کہ ادا کرے
تو ہمسی قرض اور یہہ کہ بی پروا کری تو ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِیْکَ
لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ؁ حب * یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجہسی اون کامونکی
کہ مناسب و بہتر ہون میری لئی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی نقل کی یہہ ابن حبان نی
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِیْکَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ
اَنْتَ رَبِّیْ اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ
مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ ؁ مص * یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجہسی گناہون اپنی کی لئی اور رہنمائی چاہتا ہون
تجہسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون
طرف تیری پس توبہ قبول کر میری کیونکہ تحقیق توہی ہی رب میرا یا اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سوا تیری اوروں کی
خواہش نہ رکہون اور کر بی پروائی میری سینہ میرے مین اور برکت دی میرے لئی اوس چیز مین کہ نصیب کی تو نی مجہکو اور قبول

کر مجھسی استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق توہی ہی پروردگار میرا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے یَا مَنْ اَظْهَرَ

الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ

التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا

كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا

اَسْئَلُكَ بِاللّٰهِ اَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ ای وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور کی بندونکی و ڈھانکی برائی ای وہ شخص کہ نہین پکڑتا ہے

بسبب گناہونکی یعنی بمجرد صادر ہونے اونکی کی مواخذہ نہین کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا

اور نہین پردہ دری کرتا کسی کی ای بہت عفو کرنی والی ای اچھی درگذر کرنی والی ای عام کرنی والی بخشش کے ای

کہولنی والے ہاتھوں قدرت کی ساتھہ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی ای صاحب ہر راز کی یعنی ہر رازدار کا راز اور مناجات

جانتا ہی ای جائے ہو بخی ہر شکوہ کی ای اچھی درگذر کرنیوالے گناہوں سی ای بہت دینی والے ای ابتدا کرنی والے

نعمتونکی پہلے مستحق ہونے اونکی کی یعنی پہلی طاعت و عبادت کرنی سی دیتا ہی ای پروردگار ہمارے اور ای صاحب

ہمارے اور ای مالک ہمارے اور ای نہایت رغبت ہماری کی یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہین مانگتا ہون

تجھسی ای اللہ یہہ کہ نہ جلاوے تو صورت میری ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** منتہی کل شکوی مین اشارہ ہی

اسپر کہ سوا اوسکی کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کہولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا اِنَّمَا اَشْكُوْ

بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ یعنی مین تو کہولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکرہ الفخر تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ

فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ

اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا

فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ

الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ❊ پورا ہوا نور شریف

ہدایت تیری کا پس سیدہی راہ دکھائی تونی پس تیرے ہی لئی تعریف ہی بڑی ہوی بردباری تیری پس بخشا تونی

بندونکو پس تیری ہی لئی تعریف ہی فراخ ہوا دست قدرت تیرا ساتھہ انعام کی پس دیا تونی ہر کسی کو پس تیری ہی

ہی لئی تعریف ہی ای رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگ ہی ذاتونکی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی رتبونکا اور بخشش
تیرے افضل بخششون کی ہی اور بہت گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہی توای رب ہمارے پس ثواب دیتا ہے
اور نافرمانی کیا جاتا ہی توای رب ہمارے پس بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعا عاجزکی اور دور کرتا ہی تو ضرر کو
اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بخشتا ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی توبہ اور نہین بدلہ دیتا ہی نعمتون تیری کا کوئی
اور نہین پہنچ سکتا تعریف تیری کو کلام کسی کلام کرنی والے کا نقل کے یہہ ابو یعلی نے اور موقوفاً ابن ابی
شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ؛ ط ؛ یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہین مالک ہے رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی یہہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ
ا س ط ؛ یا اللہ بخش میرے لئی گناہ کہ چوک کر کئی ہین اور وہ کہ قصداً کئی ہین اور وہ کہ پوشیدہ کئی ہین اور وہ
کہ ظاہر کئی ہین اور وہ کہ نادانستہ کئی ہین اور وہ کہ دانستہ کئی ہین نقل کی یہہ احمد بزار طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ا ط ؛ یا اللہ بخش ہمارے
لئی گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہمارے اور قصداً گناہ ہماری اور چوک ہمارے اور دانستہ گناہ ہمارے
اور یہہ سب گناہ موجود ہین نزدیک ہمارے نقل کے یہہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَائِي وَعَمْدِي
وَهَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيْمَا اَحْرَمْتَنِي ؛ طس ؛ یا اللہ بخش میرے لئی
چوک میرے اور دانستہ گناہ میرے اور بیہودگیان میرے اور قصداً گناہ میرے اور محروم نکر مجھکو برکت اوس چیز
کیسی کہ دی تو نے مجھکو اور نہ فتنہ مین ڈال مجھکو بیچ اوس چیز کی کہ محروم کیا تو نے مجھکو یعنی نہ دینی کو سبب فتنہ کا نکر
کہ بی صبری وغیرہ کرون نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي ؛ ا
ص ؛ یا اللہ اچھی کی تو نے صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی یہہ احمد ابو یعلے نے رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاهْدِنِي فِي السَّبِيْلِ الْاَقْوَمِ ؛ اص ؛ ای رب میرے بخش اور رحم کر اور دکہا مجھکو راہ سیدہی
یعنی دین کی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ

خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ ؛ ت س ق حب مس ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سی
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہیں دیا گیا ہی پیچھے یقین کی کوئی چیز بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت
ایمان کی درجہ عافیت ہی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ
شَيْئًا اَدْعُو اللّٰهَ بِهٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْئَلُهٗ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
؛ ط ۔ حضرت عباس روایت کرتی ہیں کہ عرض کیا میں نی ای رسول اللہ کی سکہاؤ مجکو کچہہ تا دعا کروں میں اللہ کی
ساتھہ اوسکی پس فرمایا مانگ پروردگار اپنی سی عافیت پس ٹہیرا میں چند روز پہر حاضر ہوا میں پس عرض کی
میں نی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو کچہہ تا مانگوں میں اوسکو اپنی پروردگار عزوجل سی پس فرمایا ای چچا میری مانگ اللہ
سی عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی یہہ طبرانی نی يَا عَمِّ اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ ؛ ط ۔
ای چچا میری بہت دعا کر ساتھہ عافیت کی نقل کی یہہ طبرانی نی مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا
اَفْضَلَ مِنْ اَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ ؛ ذ ۔ نہ مانگی اللہ تعالی سی بندوں نی کوئی چیز بہتر اس مانگنی سی کہ
بخشی اللہ اونکو اور عافیت دی اونکو نقل کی یہہ بزار نی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُعَلِّمُنِيْ دَعْوَةً اَدْعُوْ بِهَا
لِنَفْسِيْ قَالَ بَلٰى قُوْلِي اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ
مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ؛ ا ۔ عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نی یا رسول اللہ سکہاتی نہیں تم مجکو
ایک دعا کہ دعا کروں میں ساتھہ اوسکی اپنی لئی فرمایا ہاں سکہاتا ہوں کہہ ای اللہ پروردگار نبی کے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں بخشدے میری لئی گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ چیزیں کہ غصہ دلاتی ہیں مثل حسد
وغیرہ کی دور کر اور بچا مجکو گمراہ کرنے والی فتنوں سی جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو نقل کی یہہ احمد نے
لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ
حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ؛ ط ۔ نہ کہی ایک تم میں کا یا اللہ سمجہا مجکو دلیل میری اسلئی کہ تحقیق کافر سے
سمجہایا جاتا ہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نہ ہی حجت مانگی و لیکن کہی یا اللہ سمجہا مجکو دلیل ایمان کے

یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکی نقل کی یہہ طبرانی نی **فضل الصلوٰۃ والسلام**
عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ یہہ بیان ہی فضیلت درود وسلام بہیجنی کا پیغمبر خدا پر
اونپر بہتر درود اور سلام ہووے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ
اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِلثَّوَابِ ؛ صب ادت س ص
نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر کہ ہوگی یہہ مجلس اونپر
سبب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہوئین بہشت مین واسطی ثواب کی نقل کی یہہ ابن حبان احمد
ابوداود و ترمذی نسائی حاکم سنے **ف** الثواب متعلق حسرت کا ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور
درود کا دیکہینگے پشیمان ہوئینگی کہ کاشکی تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتی حنفی رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث
سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ہر شخص اہل مجلس مین سی یہہ دونون کام کری اگر ایک سی بہی فوت ہوگا تو باعث
حسرت کا اسکو ہوگا کرنا ایک کا اور ون کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ جو شخص
نہ کریگا اوسکو حسرت ہوگی اسکو نہین ہونیکی اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ
مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ؛ دس ق حب ؛ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بہیجو مجہپر درود دن جمعہ کے
پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہی مجہپر نقل کے یہہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی **ف**
معنی حدیث کی یہہ ہین کہ درود بہت بہیجا کرو خصوصًا دن جمعہ کی کہ درود تمہارا جب پڑہتی ہو مجہپر عرض
ہوتا ہی اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کی اور مناسبت ہی اسکو حضرت سی کہ یہہ سید الایام
ہی اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور ادنی درجہ کثرت کا تین سی یا سو بار ہی کذا ذکرہ الشیخ
الحق رح لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ ؛ مس ؛
نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی دن جمعہ کی مگر عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی جلدی بخلاف اور دنونکی
کہ شاید کچہہ توقف بہی ہوتا ہو نقل کی یہہ حاکم نی مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ؛ د ؛ نہین کوئی سلام بہیجتا ہی مجہپر مگر کہ پہیرتا ہی اللہ مجہپر روح میری

یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف اسپر شبہہ آتا ہی کہ عقیدہ
اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زندہ
نہین ہین وقت سلام کی روح آجاتی ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ روح پہرانی سی مراد ہی کہ حضور جناب باریتعالے
مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس سی افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتے ہین تا جواب سلام کا
دی پس یہہ مراد نہین ہی کہ بدنسی روح مبارک جدے ہی اوسوقت آجاتی ہی کذا ذکرہ الفخر اَوۡلَى النَّاسِ
بِي يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ اَكۡثَرُهُمۡ عَلَيَّ صَلوٰةً ۔ ت حب ۔ قریب تر ادمیونکا ساتھہ میری دن قیامت کے
یعنی رتبہ مین بہت بہیجنی والا اونکا ہی مجپر درود کو دنیا مین نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی اَلۡبَخِيۡلُ مَنۡ
ذُكِرۡتُ عِنۡدَهٗ فَلَمۡ يُصَلِّ عَلَيَّ ۔ ت س حب حس ۔ بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس
اوسکی یعنی نام لیا جاوی میرا پس نہ درود بہیجی مجپر نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی اَكۡثِرُوۡا
الصَّلوٰةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكوٰةٌ لَكُمۡ ۔ ص ۔ بہت بہیجو مجپر درود پس تحقیق درود بہیجنا زکوٰۃ ہے
تمہاری لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہونکا ہی نقل کے یہہ ابویعلی نے رَغِمَ اَنۡفُ رَجُلٍ
ذُكِرۡتُ عِنۡدَهٗ فَلَمۡ يُصَلِّ عَلَيَّ ۔ ت حب مس ط ۔ خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجپر نقل کے یہہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نی ف
ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوے ہر بار
درود بہیجی مگر علما رح نی لکہا ہی کہ ایک بار واجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہی کذا ذکرہ الفخر رح مَنۡ ذُكِرۡتُ
عِنۡدَهٗ فَلۡيُصَلِّ عَلَيَّ ۔ س طس ص ی ۔ جسکے پاس ذکر کیا جاؤن مین پس چاہئی کہ درود بہیجی مجپر نقل
کے یہہ نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نی فَاِنَّهٗ مَنۡ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ عَشۡرًا ۔ ی ۔ پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی یہہ ابن سنی نی مَنۡ ذَكَرَنِيۡ فَلۡيُصَلِّ عَلَيَّ ۔ ص ۔ جو کوئی یاد کری مجکو اور نام لی میرا
پس چاہئی کہ درود بہیجی مجپر نقل کے یہہ ابو یعلی نی اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيۡنَ يُبَلِّغُوۡنِيۡ عَنۡ اُمَّتِي السَّلَامَ

عن حیص ص* بتحقیق اللہ تعالی کی لیٔی کتنی فرشتی ہین زمین پر پہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کی
طرف سی سلام نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونیکا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سی غافل نہوں کیونکہ جہانسی مجپر درود و سلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکرہ الفخر الرازی لقیت
جبرئیل فبشرنی وقال ان ربک یقول من صلی علیک صلیت علیہ ومن سلم علیک
سلمت علیہ فسجدت للہ شکرا ۲ صس ا* بتحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا بتحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بہیجی تجپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جو کوئی سلام بہیجی تجپر سلام
بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لیٔی نقل کی یہہ حاکم احمد نی یا رسول اللہ ارایت ان
جعلت لک صلوتی کلہا قال اذا یکفی ہمک ویغفر ذنبک الحدیث ت ص ا* عرض
کیا ابی بن کعب نے یا رسول اللہ بتحقیق مینی کیا واسطی درود تمہارے کی تمام وقت دعا درود اپنی کا فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی اب کفایت کی جاویگی سارے مہمات دینی اور دنیای تیری اور بر آوینگی حاجتین تیری اور بخشی
جاویگی گناہ تیری نقل کی سارے حدیث سابقہ روایت ترمذی حاکم احمد کے ف سارے حدیث یون ہی کہ
ابی بن کعب نی عرض کیا کیا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بہیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطے
درود آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لیٔی معین کیا ہی مینی فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتہای حصہ وقت درود اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے
زیادہ کری بہتر ہی تیری لیٔی پہر عرض کیا کہ آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا
بہتر ہی تیری لیٔی پہر عرض کیا کہ دو تہای کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہای سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیرے
لیٔی جب اونہون نے عرض کیا اجعل لک صلوتی کلہا یعنی تمام وقت اپنی ورد کا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس
فرمایا جیسی کہ مذکور ہی بیان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا
اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ وشرح الفخر من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا ۱ صر دس

یعنی ہمک دنیا و آخرت کفایت کیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے

ط ۔ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی طبرانی
نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما
یرضیک یا محمد انہ لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد
من امتک الا سلمت علیہ عشرا س حب ص ص ی ۔ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
یعنی صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب
تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ درود بھیجون
مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت
عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات ۔ س حب ص ط ۔ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار
بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کیجاتے ہین اوس کی دس گناہ اور بلند کیجاتی ہین اوسکی لئی
دس درجے بہشت مین نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کے
مین یہہ بہی آیا ہی وکتب لہ بہا عشر حسنات ۔ س ط اور لکہی جاتی ہین اوسکی لئی بسبب اوسکی
دس نیکیان من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ
سبعین صلوۃ ۔ ۲ ۔ جو کوئی درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتی
اوسکے ستر درود یعنی بہت بہیجتی ہین نقل کی یہہ احمد نے کیفیۃ الصلوۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ
وسلم تقدمت ۔ اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی گذری یعنی بعد
ذکر التحیات کی قال علی رضی اللہ عنہ کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم وآل محمد علی فرمایا حضرت علی نی راضی ہو اللہ اوسی کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سی یعنی قبول نہین ہوتی
یہان تلک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کی یہہ طبرانی نے
اوسط مین وعن عمر رضی اللہ عنہ ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء

حتی تصلی علی نبیک ف یعنی اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق دعا ٹہری جاتی ہی
درمیان آسمان و زمین کی نہیں چڑہتا اوس سی کچہ یہانتک کہ درود بہیجی تو اپنی نبی پر نقل کیا یہ ترمذی نے
ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بہیجنی پر اور درود مقبول ہی تو بوسیلہ اوسکی دعا بہی قبول ہوتی ہی

کذا ذکر الفخر وقال الشیخ ابو سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ اذا سألت اللہ حاجۃ

فابدأ بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوۃ علیہ صلی

اللہ علیہ وسلم فان اللہ سبحانہ بکرمہ یقبل الصلوتین وھو اکرم من ان یدع ما بینھما کہا
شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگی تو اللہ تعالی سی کوئی حاجت پس شروع کر دعا کو ساتہ درود
بہیجنی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کر جو کچہ چاہی تو پہر تمام کر دعا کو ساتہ درود بہیجنی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
کیونکہ بتحقیق اللہ پاک ذات ساتہ کرم اپنی کی قبول کرتا ہی دونوں درود کو یعنی اول و آخر کی اور وہ بزرگتر ہی اس سے
کہ چہوڑ دے دعا بیچ کو کہ درمیان اون دونوں کے ہی ف یعنی بطفیل درود کی دعا بہی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ
عبد الرحمن ہی بڑی اولیا اور فضلائی شام سی ہیں دو سو پندرہ میں انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتیں درود شریف کی حد
اسکی اور بہی آئی ہیں کہ تقسیم قلم میں آنا اونکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہیں اللہ تعالی ہم سبکو ان پر
عمل نصیب کری فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بہیجی مجہ پر کتاب میں یعنی لکہا ہی کتاب میں ہمیشہ فرشتی بخشش مانگتی
رہتی ہیں اوسکی لئی جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب میں رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور حمد کی رب اپنی کی اور
درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی اوسنی خیر جگہ اوسکی سی درود شریف
کے پڑہنی سی مٹا جاتی ہی دور ہوتی ہی دمی یعنی بہی بروا ہوتا ہی لوگوں سی جابر بن سمرہ اپنی باپ سی روایت
کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ آیا حضرت پاس ایک
آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کی فرمایا سچی بات اور ادا امانت
عرض کیا اوسنی کچہ اور بہی فرمائی فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا یعنی یا رسول اللہ
کچہ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بہیجنا مجہ پر کہ وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

کہ اللہ کی فرشتی ہین سیر کرنی والی جب ڈہونڈتی ہین وہ ذکر کی حلقہ پر بیٹہین ایک دوسری کو کہتا ہی بیٹہ جاؤ
پس جب لوگ دعا کرتی ہین وہ فرشتی آمین کہتی ہین پس جب یہہ درود بہیجتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ
بہی درود بہیجتی ہین اُنکی ساتہہ یہان تلک کہ فراغت پاتی ہین پہر کہتا ہی بعضا اُنکا بعضی کو خوشوقتی ہووے اُنکو
کہ پہرتی ہین یہہ اوس حال مین کہ بخشی گئی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بہول جاؤ تم کچہہ پس
درود بہیجو مجہہ پر یاد آجاویگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمٰعیل نی کتاب ترغیب مین ساتہہ سند جید صحیح کی کہ
پہنچی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تلک کہ کہا اونہون نی جسکو ہووے حاجت طرف اللہ تعالی کی پس چاہیے کہ روزہ
رکہی بدہ اور جمعرات اور جمعہ کو اور طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری اور اول وقت جمعہ کی نماز کی لیے جاوی پس تصدق
کری کچہہ یعنی اللہ کی نام پر کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑہ چکی پڑہی اَللّٰہُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ الَّذِی لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِی مَلَأَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِی عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَہِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی
جگہہ حاجت اپنی بیان کری پس تحقیق قبول کیجاویگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتی تہی عبد اللہ کہ یہہ دعا
اولاد انکو نہ سکہانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتہہ اسکی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹہنی کا
ارادہ کرتی مجلس سی کہتی صلی اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیائہ اور کہا ہی بعضی علما نی حدیثون سی استنباط
کر کر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی جسکی لیی پل صراط پر اور درود کی سبب ہی قدم باقی رہنی اللہ تعالی
بندی کی لیی تعریف اچہی کو درمیان آسمان و زمین والون کی کیونکہ درود بہیجنی والا طالب ہی اللہ سی اسکا کہ اپنی
رسول پر تعریف کری اور اکرام کری اونکا پس جسیا ہی جس عمل سی ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسی جزا
ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اسکی کا
اور درود سبب ہی پہنچنی رحمت خدا کا اور درود سبب ہی دوام محبت کا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور درود سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتہہ پڑہنی والی درود کی اور درود سبب ہی ہدی

بندے کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکیکی اور وہ سبب ہے واسطے عرض ہونے نام اسکیکی رو برو دی سول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنے کا اوس سی اور صلوۃ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بندیکی طرف سی دعا ہی اور دعا و سوال بندیکی رب اپنی سی دو طرح کی ہی
ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالیٰ سی مانگی اور دوسری یہ کہ ثنا کری اوسکی دوست پر
تو نہیں شک ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھی گا اسکو اور رسول اوسکا بہی دوست رکھی گا اسلئے کہ اپنی حاجت
نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنی حوائج پر پس اگرچہ فائدہ
درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تہا کہا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فواید درود
بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بسیار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور
مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات مین تو مینی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس کثر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا ہین
پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنی نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح ہنیئہ المولف اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بھیجی مجپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ واسد ہوگی
مجپر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو سبب کثرت درود انکی سے مجپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم میں
کا دن قیامت کی ہولون اوسکی سی اور مواضع اوسکی سی بہت بہیجنے والا تمہارا ہووی گا مجپر درود کو اور
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ درود بہیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون
کو پانی ٹہنڈی سی آگ کو یعنی ٹہنڈا پانی جیسی آگ کو بجہاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا فی
الشفاء اور درود بہیجنا واجب ہی جب کہ ذکر جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ جو کوئی
چاہی یہ کہ پیوے ساتہ پیالے پورے کے حوض مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
تو پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور ایک روز کسی منزل

کہ اونہوں نے امام شافعی سے بعد مرنے کے خواب میں حال اونکا پوچھا پس کہا اونہوں نے کہ بخش دیا مجکو رب میرے نے
اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول میں کتابوں اپنی سے اللھم صل علی محمد و علی آل
محمد کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و صل علی محمد و علی آل محمد کلما غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون اور
ایک بزرگ سے منقول ہے کہ لوگ کشتی میں سوار ہوئے پس چلی ہوا تیز اور گہیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج مارے دریا نے
اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت میں تہے کہ ایک شخص نے اسی حال میں
کچھہ سوتا تہا اچانک جاگتا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکہاتے ہیں اوسکو یہہ درود واسطے دفع فتنہ
اور حصول نجات کے اور فرماتے ہیں کہ سکہا یاروں اپنے کو پس پڑہیں اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہے کہ جب ہشیار
ہوا میں تو سکہایا میں نے لوگوں کو اور وہ پڑہنے لگے پس اہلوہ کیا ہزار بار پڑہنے کا پس میں سو بار پڑہا تہا کہ نجات
پائی اور موجیں ٹہر گئیں وہ یہہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال
والآفات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السیات و ترفعنا بھا عندک
اعلی الدرجات و تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات و بعد الممات انک علی
کل شیء قدیر اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھہ دیکھنے
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں مشرف ہوتا ہے اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ
اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی لہ اللھم صل علی روح محمد فی الارواح و علی جسد محمد
فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنے کلام
داوانی کے کہتا ہے مصنف رح اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل
ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم
انک حمید مجید ☆ ☆ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسے رحمت بہیجی تو نے
ابراہیم پر اور تابعداروں ابراہیم کی پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کے
اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسے کہ برکت اوتاری تو نے اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعداروں ابراہیم کے

کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کَمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ

کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کی جبکہ یاد کریں اونکو

یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کی جب کہ غفلت کریں ذکر اونکی میں غفلت کرنے والے

یعنی ہمیشہ رحمت بھیج اسلئی کہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سی خالی نہیں اور سلام بھیج بہت اَللّٰھُمَّ

بِحَقِّہٖ عِنْدَکَ اَنَّہٗ فَرَّجَ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِھِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْھِمْ مَنْ لَّا یَرْحَمُھُمْ فَقَدْ حَلَّ بِھِمْ مَا لَا

یَرْفَعُہٗ غَیْرُکَ وَلَا یَدْفَعُہٗ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنَّا یَا کَرِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کی کہ ثابت ہی نزدیک تیری دور کر خلق سی جو پہنچا اوپر انکے اور نہ مسلط کر اوپر اون شخص کو کہ نہ رحم

کری اوپر ان پس تحقیق اوتری ہی اوپر ان وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو

کوئی سوا تیری یا اللہ دور کر سختی ای بزرگ ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والوں سی قَالَ مُؤَلِّفُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِیِّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فِیْ عُمُرِہٖ وَبَدَنِہٖ وَاَخَذَ بِیَدِہٖ فِیْ شِدَّتِہٖ فَرَغْتُ مِنْ

تَصْنِیْفِ ھٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ

الظُّھْرِ الثَّانِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ بِمَدْرَسَتِی الَّتِیْ

اَنْشَاْتُھَا بِرَاْسِ عَقَبَةِ الْکَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ حَمَاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ بِلَادِ

کہا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کری اللہ تعالی اوپر عمر اوسکی اور بدن اوسکی اور پکڑی ہاتھ

اوسکا بیچ سختی اوسکی کی فراغت پائی مینی ترتیب اس حصن حصین کی سی کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولوں صلی اللہ

علیہ وسلم کیسی دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسویں ۲۲ ذی الحجہ باحرمت کی سنہ سات سو اکیانوین ہجری مدرسہ میں

بیچ اوس مدرسہ اپنی کی کہ بنایا تہا مینی اوسکو سر راہ عقبہ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دمشق کی کہ محفوظ

ہی آفات و بلیات سی بچاوی اوسکو اللہ تعالی آفتوں سی اور تمام مسلمانوں کی شہروں کو وَھٰذِہٖ وَجَمِیْعُ اَبْوَابِ

دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُسَدَّدَةٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْخَلْقُ یَسْتَغِیْثُوْنَ عَلَی الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِیْ

جَھْدٍ عَظِیْمٍ مِّنَ الْحِصَارِ وَالْبَلَدُ مَحْفُوْظَةٌ وَالْاَیْدِیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَةٌ وَقَدْ

أصابني ما أصابني بالبلدة وغيب الكرة وكل أحد خائف على نفسه وأهله وماله وجل من
ذنوبه وسوء أعماله وقد تحصنت بما يقدمه عليه فجعلت هذا الحصن وثيق كنت على
الله تعالى وهو حسبي ونعم الوكيل پورا ہوا یہ تصنیف اوس حال میں تمام ہوی کہ سب در و دیوار دمشق کی بزرگی گئی تہی بلکہ مضبوط
کئی گئی تہی جالت بہت بری تہی اور خلایق فریاد کرتی تہی یعنی جناب باری تعالیٰ میں اوپر دیواروں قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے
تہی سبب محاصرہ کرنی ظالموں کی اور بار ڈالا گیا تہا یعنی قلعہ کی اندر آتی تہی اور تہا ہاتہ طرف اللہ تعالیٰ کی ساتہہ
عاجزی کے اوبہی ہوتی تہی اور بتحقیق جلایا گیا تہا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تہا اکثر اوسکا اور ہر ایک ڈر رہتا تہا اوپر نفس اپنی
اور گہر والوں اپنی کی اور مال اپنی کی ڈرنی والا تہا گناہوں اپنی سی اور برے کاموں اپنی سی اور بتحقیق پناہ پکڑتی تہی ساتہ اوس چیز کی قدرت
طاقت انکی تہی پس کیا میں نے اس کتاب کو پناہ اپنی اور سونپا میں نے کام اپنا اللہ تعالیٰ پر اور وہ کفایت ہے مجھکو اور اچہا ہے کارساز وقد
أجزت رواية ولدي أبا الفتح محمدا وأبا بكر أحمد وأبا القاسم عليا وأبا الخير محمدا وفاطمة وعائشة وسلمى
وخديجة روايته عني مع جميع ما يجوز لي روايته وكذلك أجزت أهل عصري والحمد لله
وحده أولا وآخرا وظاهرا وباطنا وصلواته على سيد الخلق محمد وآله وصحبه و
وسلم وبتحقیق اجازت دی میں نے اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمیٰ اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکی مع تمام اوس چیز کی کہ جایز ہی واسطی میرے روایت
اوسکی اور اسیطرح اجازت دی میں نے اپنی وقت کی لوگوں کو اور سب تعریف اللہ ہی کی لئی ہے ایک ہی وہ اول
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتیں اوسکی نازل ہوویں اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہیں اور اولاد انکی اوپر
اصحاب انکی پر اور سلام اوسکا ہو وان سب پر اللهم اغفر لي ولمؤلفه ولكاتبه ولمن قرأ فيه
ولمن دعا لهم بالخير ولسائر المسلمين والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا وعلى آل محمد
وسلم حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير یا الہی بخش اس کتاب کی مصنف کو اور لکھنے والے اسکی کو
اور اوسکو پڑھی آمین اور اوسکو کہ دعا کری انکی لئی ساتہ خیر کی اور سب مسلمانوں کو اور سب تعریف خدای یگانہ کی لئی ہے
اور رحمت بھیجی اللہ اوپر سردار ہمارے کہ حضرت محمد ہیں اور اوپر تمام بعد والوں حضرت محمد کی اور سلام بھیجے اوپر ان کے

ولدی محمد

علی قاری کی شرح میں تین لفظ سلمیٰ تک ہے اور بعضی نسخوں میں بجائے سلمیٰ کی جادہ علامت نسخی ادعیہ [illegible] ۱۲۰۳

ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہی **للہ الحمد تمام ہوا بیان حصن حصین کا**

اب شروع ہوتا ہی **خاتمۃ الکتاب** کہ مشتمل ہی چھتیون خوش مضمونونکو لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا بحسب قدر ہو سکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووے نجاست گناہونسی اور تاثیر عبادتکی بوجہ احسن حاصل ہو جب جانا چاہئی کہ جہانسی حدیث شروع ہوتی ہی اوسپر خط کہینچ دیا ہے تا معلوم ہو کہ حدیث اوچلی اور اصل کتاب مین سر حدیث پر ہر جائی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی مثل پہلی حدیثکی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بسبب اسطی خوف درازگیکی اوسکو ذکر نہین کیا ہے اور فقط متن حدیث پر کفایت کیا

یہہ کتاب ہی رقاق کا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ ۝ اَلدُّنْیَا

دو نعمتین کہ ٹوٹی مین ہین اونمین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا

سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ۝ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَحُجِبَتِ

قیدخانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈہانکی گئی آگ ساتھ خواہشون نفسانیکی اور ڈہانکی گئی جنت

بِالْمَکَارِہِ ۝ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْہَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ

ساتھ مشقتونکی ہلاک ہووی بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوے

رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی

خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہووے ہلاک ہووے اور سرنگون ہووے اور جب کانٹا چبہی پس نہ نکالا جاوی خوشحالی ہے

لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ

واسطی اوس بندہ کی کہ پکڑنی والا ہے باگ گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی غبار آلودہ ہین قدم اوسکے

اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

اگر ہوا حکم اگلی فوج مین رہنیکا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہوا حکم پچھلی فوج مین رہنیکا رہتا ہی پچھلی فوج مین

إن استأذن لم يؤذن وإن شفع لم يشفع ٭ قوله لهو الفقر أخشى
اگر اذن چاہتی کسی کے ہان آنے کی ہی نہیں اذن دیا جاتا اور اگر سفارش کرتا ہی کسیکی نہیں قبول کیجاتی بس قسم ہے اللہ کی نہیں محتاجی کا در کرتا ہون
عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان
تمپر لیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہہ کہ فراخ کیجاوی تمپر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اونپر کہ تھی
قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما أهلكتهم إن رسول
پہلی تمہاری پس رغبت کرو تم اوسمین جیسیکہ رغبت کی اونہون نے اوسکی اور ہلاک کری وہ تمکو جیسی کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا قد أفلح
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق آل محمد کا قوت تحقیق نجات پائے
من أسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه يقول العبد مالي
اوسنی کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفایت اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتہہ اوس چیز کی کہ دی اوسکو کہتا ہی بندہ مال میرا
مالي إن ماله من ماله ثلث ما أكل فأفنى أو لبس فأبلى
مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی ہی تین چیزین ہین جو کچہہ کہایا بس فنا کر دیا یا پہنا بس پرانا کیا
أو أعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس ٭
یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کی ہی اور جو سوا اسکی ہی پس وہ جانیوالا ہے اوسکی ہی اور چھوڑیگا اوسکو لوگونکی لئی
يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه
ساتھ جاتی ہین مردی کی تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتہہ اوسکی ایک ساتھہ جاتی ہین اوسکے
أهله وماله وعمله فيرجع أهله وماله ويبقى عمله ٭
اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پہرتے ہین اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا
أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا
کون تم مین کا ہی کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سی عرض کی صحابہ نے ای رسول خدا نہیں ہم مین

أحد إلا ماله أحب إليه من مال وارثه قال فإن ماله

کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہی طرف اوسکی مال وارث اپنی سے فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہے

ما قدم ومال وارثه ما أخر ليس الغنى عن كثرة العرض

جو آگی بہیجا اور مال وارث اوسکی کا وہ ہی جو پیچھی چہوڑا نہیں ہی تونگری کثرت اسباب سے

ولكن الغنى غنى النفس عن أبي هريرة قال قال رسول الله

ولیکن تونگری تونگری نفس کی ہی ف روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن

صلے اللہ علیہ وسلم نے کون لیتا ہی مجہسے یہ باتین پس عمل کری اونپر

أو يعلم من يعمل بهن قلت أنا يا رسول الله فأخذ بيدي

اور سکہاوی اوسکو کہ عمل کری اونپر عرض کی مینی مین لونگا ای رسول اللہ کے پس پکڑ حضرت نی ہاتہ میرا

فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن أعبد الناس وارض

پس گنین پانچ باتین پس فرمایا پرہیز کر حرام چیزون سے ہوگا تو بہت عابد لوگون کا اور راضی ہو

بما قسم الله لك تكن أغنى الناس وأحسن إلى جارك تكن

ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی اللہ نی تیری ہوگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوگا

مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر

مومن اور دوست رکہہ واسطے لوگون کی وہ چیز کہ دوست رکہی تو نفس اپنے کے لئی ہوگا مسلمان اور نہ بہت

الضحك فإن كثرة الضحك تميت القلب إن الله يقول

ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہی دل کو تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی

يا ابن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسد فقرك

ای بیٹی آدم کی فارغ ہو میری عبادت کی واسطے بہر دونگا سینہ تیرا بی پرواہی سی اور بند کرونگا محتاجگی تیری

وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ۔ ذُكِرَ رَجُلٌ

اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بہرونگا ہاتھ تیرا شغل سی اور بند کرونگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ اٰخَرُ

نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادتکی اور مشقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا

بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ

ساتھ ورع کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت برابر کرو عبادتکو ساتھ ورع کی مراد رکھتی تھی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اور حال مین کہ وہ نصیحت کرتی تھی اسکو غنیمت گن پانچ

قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ

پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑہاپی اپنی کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنے کو

قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ۔ مَا

پہلے محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنے کی اور زندگی اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہین

يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ

انتظار کرتا ایک تم مین کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بہلانیوالی کا یا بیماری فاسد کرنیوالی کا یا

هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ

بڑہاپی سخت کا یا موت ناگہان آنیوالی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی

اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۔ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

یا انتظار کرتا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ تر آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہے

مَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا ۔ لوگاں

لعنت کی گئی وہ چیز کہ اس مین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کر دی ذکر اللہ کی اور عالم یا طالب علم کو سوائے

الدُّنیا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقی کافرا منها شربة

دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سی ایک گھونٹ

من احب دنیاه اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنیاه فآثروا ما

جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اوسچیز کو کہ باقی رہنی والی ہی

یبقی علی ما یفنی: لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرهم: ما ذئبان جائعان

اوپر فانی کی یعنی دعا کی لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا نہیں ہیں دو بھیڑیی بھوکی

ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه: لا تتخذوا

کہ چھوڑی جاویں بیچ ریوڑ بکریوں کی تباہی کرنی والی زیادہ واسطی اوسکی حرص آدمی کی اوپر مال اور شرف کی واسطی دین اوسکی کی مت پکڑو

الضیعة فترغبوا فی الدنیا ما انفق مؤمن من نفقة الا اجر فیها

باغ اور کہیتی پس رغبت کروگی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نی کچھہ خرچ کرنا مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسمیں

الا نفقته فی هذا التراب: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکانکی بنانی میں تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

خرج یوما ونحن معه فرای قبة مشرفة فقال ما هذه قال

نکلی ایک دن اور ہم ساتھہ اونکی تہی پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی کسنی بنایا عرض کیا

اصحابه هذه لفلان رجل من الانصار فسکت وحملها فی

اصحاب اونکی نی کہ یہ واسطی فلانی شخص کی ہی انصار میں سی پس چپ رہی حضرت اور رکہا اس قصہ کو

نفسه حتی لما جاء صاحبها فسلم علیه فی الناس فاعرض عنه

اپنی دل میں یہانتک کہ جب آیا بنانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگون کی پس منہ پہیرا حضرت نی اوس سی

صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیه والاعراض عنه

کیا اوسنی یہہ کئی بار یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نی غضب بیچ حضرت کی اور اعراض اون سی

فشكى ذلك إلى أصحابه وقال والله إني لأنكره رسول الله صلى

پس شکوہ کیا اسکا طرف یاروں مقرب اونکی کی اور کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق میں البتہ غصہ دیکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم قالوا اخرج فرأى قبتك الرجل إلى قبته فهدمها حتى

وسلم کو کہا یاروں نے نکلی حضرت پس دیکھا گنبد تیرا پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس ڈھایا اوسکو یہاں تک

سوّاها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم

کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کی پس نکلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن

فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكى إلينا صاحبها إعراضك

پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانے والے اوسکی نے یعنی منہ پھیرنے تمہارے کا

فأخبرناه فهدمها فقال أما إن كل بناء وبال على صاحبه

پس خبر دی ہمنے اوسکو پس ڈھایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اوپر بنانے والی اوسکی کی

إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه ليس لابن آدم حق في

مگر جو ضروری مراد رکھتی ہے مگر جو ضرور ہے اوس سے نہیں ہی واسطی ابن آدم کے حق بیچ

سوى هذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري به عورته و

سوائے ان چیزوں کی گھر کہ رہی اوسمیں اور کپڑا کہ ڈھانکی ساتھ اوسکے ستر اپنا اور

جلف الخبز والماء ✱ جاء رجل فقال يا رسول الله دلني

خشک روٹے یعنی بغیر سالن کے اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا اے رسول خدا بتا دو مجھکو

على عمل إذا أنا عملته أحبني الله وأحبني الناس قال ازهد

ایک عمل کہ جب کروں میں اوسکو دوست رکھی مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجھکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر

في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس

دنیا میں دوست رکھیگا تجھکو اللہ اور بے رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگوں کی ہی یقینا دوست رکھیں گے تجھکو لوگ

نَامَ عَلَى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَارَسُوْلَ
سوئی آنحضرت بوری پر پس اوٹھی حال یہہ کہ تحقیق نشان پڑگیا تہی بیچ بدن اونکی کی پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ
اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا
کاشکے تم حکم کرتے ہمکو سو کہ بچھاتے ہم واسطے تمہارے اور کرتے پس فرمایا کیا ہے مجکو ساتہہ دنیا کی اور نہین مین ساتہہ دنیا کی
اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ❊ قَالَ اَغْبَطُ
مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کی پہر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا لایق رشک کی آنحضرت نے
اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ
دوستون میری کی نزدیک میری البتہ مومن ہے سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سی
اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا
اچہی سے عبادت رب اپنی کی اور فرمانبرداری کی اوسکی پوشیدگی مین اور تہا غیر مشہور
فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا
لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ اونگلیون کے اور تہا رزق اوسکا بقدر حاجت کے
وَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ
پس صبر کی اوسپر پہر نقد کیا حضرت نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی
قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّتْ تُرَاثُهٗ ❊ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ
کم ہوئین رونیوالیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجہپر رب میرے نے کہ کردی میرے لئی
بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا
نالہ مکہ کا سونا پس عرض کیا مینے کہ ای رب میری ولیکن سیر ہون مین ایکدن
وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ
اور بہوکا ہون مین ایکدن پس جب بہوکا ہون مین گڑگڑاون طرف تیری اور یاد کرون تجکو

وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ ٭ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ

اور جب سیر ہوؤں میں حمد کروں تیری اور شکر کروں تیرا جو کوئی صبح کرے تم میں سے باامن جان اپنی میں

مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا

باعافیت بدن اپنے میں نزدیک اوسکی قوت ایکدن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکی لئی دنیا تمام

مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ

نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سے کفایت ہیں ابن آدم کو کتنے نوالے کہ سیدھی کریں پیٹھ

صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ

اوسکی پس اگر ہی ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی رکھی کھانیکی لئی اور تہائی پانی کی لئی اور تہائی دم ایکی لئی

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا

سنا آنحضرت نی ایک شخص کو ڈکار لیتی ہوئے پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی ف پس تحقیق بہت لوگونکا بھوک میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا ٭ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کے بہت پیٹ بھرنے والا اونکا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطی ہر امت کی فتنہ ہے

وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ ٭ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہے لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے

فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ

پس کھڑا کیا جاویگا آگے اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو دیا تہا میں تجکو مال اور مالک کیا تہا میں تجکو اور انعام کیا

عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ

میں تجپر پس کیا کیا تو نی پس کہیگا الٰہی رب میرے جمع کیا میں اوسکو اور بڑہایا میں اوسکو اور چھوڑا میں نے اوسکو بہت

مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْ

اوس چیز کا کہ تہا پس پہیر مجکو دنیا میں تیرے پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکہا مجکو جو آگے بہیجا تو نے پس کہیگا

[illegible]

رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني اليك به كله فاذا عبد

اى رب ميرے جمع كيا ميں اسكو اور بڑهايا ميں اسكو اور چهوڑا ميں اسكو زياده اوس چيز كا كه تها پس پهير مجهكو اوس طرف تيرى ساته اوس سب كے …

لم يقدم خيرا فيمضي به الى النار * ولا تزول قدما ابن ادم يوم القيامة

كه تحقيق وه بنده نهين آگے بهيجى اوس نى كوئى بهلائى پس حكم كيا جاويگا اوسكو طرف دوزخ كى نهين ٹلتى … قدمين ابن آدم كے دن قيامت كے

حتى يسأل عن خمس عن عمره فيما افناه وعن شبابه فيما ابلاه وعن

يهانتك كه پوچها جاويگا پانچ چيزوں سے عمر اوس كى كس چيز مين فنا كيا اوسكو اور جوانى اوسكى كه كس چيز مين صرف كيا اوسكو اور

ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وماذا عمل فيما علم * ما تزهد

مال اوسكى كى كهان سے كمايا اسكو اور كس چيز مين خرچ كيا اوسكو اور كيا عمل كيا اوس چيز كا جان لى كى نهين بے رغبتى كرتا

عبد في الدنيا الا انبت الله الحكمة في قلبه وانطق بها لسانه

بنده دنيا مين مگر كه پيدا كرتا هى الله تعالى دانائى بيچ دل اوسكى كى اور بلواتا هى ساته اوسكى زبان اوسكى كو

وبصره عيب الدنيا وداءها ودواءها واخرجه منها سالما

اور دكهاتا هى اوسكو عيب دنيا كے اور بيمارى اوسكى فنا اور دوا اوسكى اور نكالتا هى اوسكو اوس سى سالم

الى دار السلام * قال قد افلح من اخلص الله قلبه للايمان وجعل قلبه

طرف بهشت كى فرمايا آنحضرت نى تحقيق نجات پائى اوسنى كه خالص كيا الله تعالى نى دل اوسكا ايمان كى ليئى اور كيا دل اوسكا

سليما ولسانه صادقا ونفسه مطمئنة وخليقته مستقيمة

سالم اور زبان اوسكى سچى اور نفس اوسكا خاطر جمع والا اور طبيعت اوسكى سيدهى

وجعل اذنه مستمعة وعينه ناظرة فاما الاذن فقمع

اور كيا كان اوسكى كو سننے والا حق كا اور آنكه اوسكى كو ديكهنے والى دليلون صانع كى پس ليكن كان پس قيف هى

واما العين فمقرة لما يوعى القلب وقد افلح من جعل قلبه

اور ليكن آنكه پس ٹهيرانى والى هى واسطى اوس چيز كى كه نگاه ركهتا هى دل اور تحقيق نجات پائى جسنى كيا دل اوسكا

وَاَعِيَا: اِذَا رَاَيْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ

نگہبان یعنی ہوشروع کا جب دیکھی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا ہی بندی کو دنیا سی اوسکے گناہوں پر

مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی پس سوا اسکی نہیں کہ وہ ڈھیل دینی ہی پھر پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا

پس جب بھولی کا ذکر جو کچھ نصیحت دی گئی ہی ساتھ اوسکی کھولی ہمنی اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے یہانتلک کہ جب خوش ہوئے

بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ: اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ

ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی پکڑا ہمنی اونکو ناگاہ پس اوسوقت وہ متحیر ناامید ہوئے تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفہ مین سی مرا اور چھوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

یہ ایک داغ ہے کہا راوی نی پھر مرا اور پس چھوڑین اوسنی دو اشرفیاں پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو داغ ہین ف اور روایت ہی حضرت معاویہ سی کہ تحقیق وہ داخل ہوئی اپنی ماموں کی آگے

اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ

کہ ابی ہاشم بن عتبہ تھے خبر پوچھتی تھی اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رولایا تجکو

يَا خَالُ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ

ای ماموں کیا درد ہے کہ بیقرار کرتا ہی تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین یوں

لٰكِنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ

ولیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی طرف ہمارے یعنی صحابہ کی ایک وصیت یہ

اُخُذُ بِهِ قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا یعنی اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہی وہ کہا سنا یعنی حضرت کو کہ فرماتی تہی سوا اسکی نہیں کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال سے خادم

وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی ہی اور تحقیق میں گمان کرتا ہون اپنی کو کہ تحقیق جمع کیا یعنی بہت مال روایت ہے ام درداء

قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا اوسنی کہ کہا میں ابی درداسی کیا ہی تجکو نہیں مانگتا تو حضرت سی جیسی کہ مانگتا ہے فلانا

فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ

بس کہا اوسنی کہ اس لئی نہیں مانگتا میں کہ سنا ہی میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق آگی تمہاری

عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

گہاٹی سخت ہی نہیں گذرنے کی اوس سی بوجہل بس دوست رکہتا ہون میں یہہ کہ ہلکا ہون میں اوس

الْعَقَبَةِ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

گہاٹی کے لئی کیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے

قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہی دنیادار نہیں سالم رہتا

الذُّنُوْبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ

گناہون سی جو کوئی طلب کری دنیا حلال واسطی بچنی کے لئی سوال سے اور

وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

خبرگیری کرنی کے لئی اہل اپنے پر اور مہربانی کرنی کی لئی ہمسایہ اپنی پر تو ملی گا اللہ تعالی سی دن قیامت کی

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اس حال میں کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودہوین رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال واسطی

مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ

حال یہہ کہ جمع کرنیوالا ہے مال فخر کرنیوالا ہے ریا کار تو ملیگا اللہ تعالی سے اسحال مین کہ وہ اوسپر غصہ ہوگا دنیا گھر اوسکا

لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ

کہ نہین گھر واسکے لئی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اونکی لئی آخرت مین اور اسکو جمع کرتا ہی شخص کہ نہین ہی عقل اسکو شراب جامع ہی

وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

اور عورتین جال شیطان کے ہین اور محبت دنیا کی سر ہر گناہ کا ہی کہا راوی نے اور سنا مینی حضرتکو کہ فرماتے تھے

اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى ۞ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ

پیچھے ڈالو عورتون کو اس لئی کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نی تحقیق بہت خوف اور سچ کا ڈرتا ہون مین

عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ

امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی یعنی حیوۃ مین پس ای پر خواہش پس کی ہی حق سے اور

اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ

ای پر دراز سے آرزو کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانے والے ہے

وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ

اور یہہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطی ہر ایک کے ان دونوں مین سے بیٹے ہین

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ

پس اگر سکو تم یہہ کہ نہ ہو تم بیٹے دنیا کے پس ہو پس تحقیق تم آج بیچ

فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ ۞

گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کی ہوگے اور نہین عمل

تمت

خاتمة الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث حمدش هر حادث را درین عالم حدوث از مضیق سهو حد انفت سن بر فسر از صحو
بر بلیغ مسن میرساند و نعت کریمی که شرح متن انعام تا منش خاص و عام را درین خرابه پر شر و شور و معرکه
یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت میگرداند بر هر عاقل با هر ظاهر و با هر باد که ادنی ترین نمونه کرم نبی
خیر المکرمین حصن حصین واقع گردید سبحان الله از هر سطرش هزاران هزار انهار فوائد کثیره و بحار
عوائد وفیره سر بموج کشیده شمائم ورود وروده عائش بمشام هر کسی که جاگزین لبهایش را موجه دریای
قبول گردانید مگر عوام از ادراک خاصه ادعیه لاجواب و دیگر لوازمش بسبب عدم وقوف واقف
مواقف حرمان دارند از عدم تیسر نسخ ظفر جلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدة المحدثین
مولوی محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد دهلی باین انها زبان حال بر یکی طالب خواهان انهم اطبع
او امر شرع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان روح الله روحه بیمن بام
الجنان در بیت السلطنت لکهنو محله محمود نگر زیر اکبری دروازه بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه ۱۲۶۰ الف
و مائتین زائد علی الستین من هجرة النبی خیر الوری آن کتاب ممتنع الجواب را مع چند اوراق
خاتمه ملحقه جناب شارح ممدوح دامت فیوضه در احادیث صحیحه که در دلش ثمر بی رغبتی فر خرفات
دنیوی است در مطبع خود معروف بمصطفائی بعد صحت و صفائی زیب انطباع داد و ان شاء الله العزیز
بر وقت حصول فرصت اشاعة للمنافع شاهد خاتمه موصوفه را علحده متحلی بحلیه طبع خواهد نمود حق سبحانه
جل شانه جمله ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان مطبع مطبوعه را بتحصیل احکام برکت
انجامش مفتخر ابدی و مستسعد سرمدی و محصوران حصار ضلالت را از افتتاح ابواب معنی این حصن حصین
هدایت در دنیا دلی با تباعش غنی و در عقبی از بوادی عقبات فانی بمعموره نجات گرداناد

اللهم وفقنا على حفظه بالصدق واليقين واحفظه عن عيون ...

قطعه تاریخ خاتمه زادهٔ طبع وقاد و ذهن نقاد میر ناصر علی نصیر سلمه الله القدیر

شرح متین حصن حصین چون ظفر جلیل ... از انطباع نافع هر اهل دین شده
تاریخ او دلا از سر انبساط زود ... خوان فتح باب معنی حصن حصین شده ۱۲۶۰

قطعه تاریخ سرزدهٔ طبع برادر عزیز و فرزند تمیز عبد الرحمن خان سلمه المنان

طرفه از انطباع این نسخه ... شاد هر خاطر ملول شده
سالش انگار بی سر انکار ... شرح حصن حصین قبول شده ۱۲۶۰

ایضاً منه

منطبع گردید شرح نافع حصن حصین ... قاری و سامع از و منزل گزین عافیت
بی سر اندیشه سال انطباعش هر عقل ... گفت کهف مومنان حصن حصین عافیت ۱۲۶۰

قطعه تاریخ از نتایج افکار مولوی رضی الدین صاحب سلمه الغفار

این کتاب پر از مطالب دین ... طبع شد چون بصحت و تزئین
گفت هاتف بمن ز روی یقین ... شده مطبوع شرح حصن حصین ۱۲۶۰

قطعه تاریخ طبع حدیث شریف ظفر جلیل من نتایج افکار بندهٔ مستهام دولت رام کاتب نسخه هذا

این کتاب است واجب التعظیم ... که بتوصیف بعدیل آمد
بود دشوار آنچه از دستم ... زود در عرصهٔ قلیل آمد
گر صفا و جلا بچشم عدو ... هر حروفش بلا دلیل آمد
انطباع یافت هم بدین سرعت ... که نه از بال جبرئیل آمد
از سر هوش و نیز بای عقل ... گفت دولت ظفر جلیل آمد ۱۲۵۴

تمت تمام شد بعون عنایت الهی کتاب بدیل ظفر جلیل در حدیث من تالیف مولوی قطب الدین صاحب بتحریر بتاریخ بست سیوم ماه اگست ۱۸۷۱ء مطابق چهارم ماه جماد الثانی سنه ۱۲۸۸ هجری نبوی

فہرست ظفر جلیل